قسم، نذر، غلاموں کی آزادی، اسلامی سزاؤں اور کلماتِ کفر کا بیان

بہارِ شریعت

حصہ نہم (9)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
شعبہ تخریج

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۵ ط

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

آزاد کرنے کا بیان

عتق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لونڈی، غلام ہیں نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یوہیں فقہ کے اور بھی بعض ایسے ابواب ہیں جن کی زمانۂ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کیے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ نیز ہماری اس کتاب کے اکثر بیانات میں باندی، غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل پہلوتہی کی جائے (1) لہٰذا مختصراً چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام و احکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَکُّ رَقَبَۃٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَۃٍ ۙ﴿۱۴﴾ ﴾ (2)

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کریگا اسکے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالٰی اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔'' سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالٰی عنہما کو سنائی اونھوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس۱۰ ہزار دیتے تھے۔ (3)

حدیث ۲: نیز صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے عرض کی،

......یعنی غلام آزاد کرنے کا بیان چھوڑ دیا جائے۔

......پ۳۰، البلد: ۱۳، ۱۴.

ترجمۂ کنز الایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا، یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

......"صحيح البخاري"، كتاب العتق، باب في العتق وفضله، الحديث: ۲۵۱۷، ج۲، ص ۱۵۰.

کس گردن (1) کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کرسکوں؟ فرمایا: کہ ''کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو، اس کا کام کردو۔'' میں نے کہا، اگر یہ نہ کروں؟ فرمایا: ''لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔'' (2)

حدیث ۳: بیہقی شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، ایک اعرابی (3) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ تمھارے الفاظ کم ہیں، مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑاؤ۔'' عرض کی، یہ دونوں ایک ہی ہیں؟ فرمایا: ''ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اوسے تنہا آزاد کردے اور گردن چھوڑانا یہ کہ اوس کی قیمت میں مدد کرے۔'' (4)

حدیث ۴: ابوداود و نسائی واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے، جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کرلیا تھا۔ ارشاد فرمایا: ''اس کی طرف سے آزاد کرو، اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اوس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔'' (5)

حدیث ۵: بیہقی شعب الایمان میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے (6) میں سفارش کی جائے۔'' (7)

مسائل فقہیّہ

غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اوس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ

......یعنی غلام لونڈی۔

......"صحیح البخاري"، کتاب العتق، باب أيّ الرقاب أفضل، الحدیث: ۲۵۱۸، ج۲، ص ۱۵۰.

......دیہاتی۔

......"شعب الإیمان"، باب في العتق ووجه التقرب إلی اللہ عزوجل، الحدیث: ۴۳۳۵، ج۴، ص ۶۵، ۶۶.

......"سنن أبي داود"، کتاب العتق، باب في ثواب العتق، الحدیث: ۳۹۶۴، ج۴، ص ۴۰.

......یعنی غلام آزاد کروانے۔

......"شعب الإیمان"، باب في التعاون علی البر والتقوی، الحدیث: ۷۶۸۳، ج۶، ص ۱۲۴.

جس سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اوس کا مالک ہو جائے تو مِلک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔(1) (درمختار)

مسئلہ ۱: آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں: واجب، مندوب، مباح، کفر۔

قتل و ظہار و قسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے، مگر قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے، یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔

مندوب وہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے لیے آزاد کرے اوس وقت کہ جانب شرع (2) سے اوس پر یہ ضروری نہ ہو۔

مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔

کفر وہ کہ بتوں یا شیطان کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا، مگر اوس کا یہ فعل کفر ہوا کہ ان کے نام پر آزاد کرنا دلیل تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔(3) (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۲: آزاد کرنے کے لیے مالک کا حر،(4) عاقل، بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگرچہ ماذون یا مکاتب ہو، آزاد نہیں کر سکتا اور مجنون یا بچہ نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا، بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے کہ جنون کی حالت میں، میں نے آزاد کر دیا تھا اور اوس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا، بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تُو آزاد ہے تو اس کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔(5) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اگر نشہ میں یا مسخرہ پن(6) سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کر دیا جب بھی آزاد ہو گیا۔(7) (درمختار)

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج٥، ص٣٨٨، ٣٩٣، ٤٠٣.

......شریعت کی طرف سے۔

......"الفتاوی الهندية"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیره شرعًا... إلخ، ج٢، ص٢.

و"الجوهرة النيرة"، کتاب العتا ق، الجزء الثانی، ص١٣٢.

......آزاد۔

......"الفتاوی الهندية"، کتاب العتاق، الباب الاول فی تفسیره شرعًا... إلخ، ج٢، ص٢.

......ہنسی مذاق۔

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج٥، ص٣٩٠، ٤٠٦.

مسئلہ ۴: آزاد کرنے کو اگر مِلک (1) یا سببِ ملک (2) پر معلق کیا مثلاً جو غلام کہ فی الحال اس کی ملک میں نہیں اوس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہوجاؤں یا تجھے خریدوں تو تُو آزاد ہے اس صورت میں جب اوس کی ملک میں آئیگا آزاد ہوجائے گا۔ اور اگر مورث (3) کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی مِلک میں ہے اوس سے کہا کہ اگر میرا مورث مرجائے تو تُو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موتِ مورث سببِ ملک نہیں۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۵: زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہوجائیگا۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۶: طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہوجائیگا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں:

تُو آزاد ہے۔ حُر ہے۔ اے آزاد۔ اے حُر۔ میں نے تجھ کو آزاد کیا، ہاں اگر اوس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کہا یا نام حُر ہے اور اے حُر کہہ کر پُکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر نام آزاد ہے اور اے حُر کہہ کر پکارا یا نام حُر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہوجائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں۔ نیت کی ضرورت نہیں، میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا، میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے۔ اور اگر یوں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ اتنے کو بیچا تو اب قبول کی ضرورت ہوگی اگر قبول کریگا تو آزاد ہوگا اور اوتنے دینے پڑینگے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر۔ تیری گردن۔ تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہوگیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا اور اگر تہائی، چوتھائی، نصف وغیرہ کو آزاد کیا تو اوتنا آزاد ہوگیا اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگرچہ عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگرچہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہونے کے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگرچہ اس نیت سے نہ کہا ہو۔ اور اگر کہا اے میرے بیٹے، اے میرے بھائی، اے میری بہن، اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں۔ تو میری ملک سے نکل گیا ان میں بغیر نیت آزاد

......مالک ہونا۔ ......مالک ہونے کا سبب۔

......میراث چھوڑنے والا۔

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، ج۵، ص۳۹۱.

......"ردالمحتار"، کتاب العتق، ج۵، ص۳۹۰.

نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔ (1) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۷: الفاظ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگرچہ نیت ہو یعنی یہ آزادی کے لیے کنایہ بھی نہیں۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۸: ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی ان میں کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائیگا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہوا تو اوتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائیگا۔ (3) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا (4) مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت اوسکی ملک میں ہو اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: لونڈی حاملہ تھی اوسے آزاد کیا تو اوس کے شکم (6) میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوگی، مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہولے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوگی وہ اوس لونڈی کے مالک کی مِلک ہوگی اور جو اولاد مولیٰ (8) سے ہوگی وہ آزاد ہوگی۔ (9) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۲: یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اوتنا ہی آزاد ہوگا یہ اوس صورت میں ہے کہ جب وہ

---

(1) ......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتا ق، الباب الاول في تفسيره شرعًا... إلخ، ج٢، ص٣.

و"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٣٩٢-٤٠١، وغيرهما.

(2) ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٤٠١.

(3) ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٤٠٣، وغيره.

(4) ......یعنی موقوف۔

(5) ......"الدر المختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٤٠٦.

(6) ......پیٹ۔

(7) ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٤٠٧.

(8) ......مالک۔

(9) ......"الدرالمختار"، كتاب العتق، ج٥، ص٤١٤.

حصہ معین ہو مثلاً آدھا۔ تہائی۔ چوتھائی۔ اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہوگا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے، لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اوتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اوس میں سعایت کرائیں گے یعنی اوس غلام کی اوس روز جو قیمت بازار کے نرخ(1) سے ہو اوس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اوتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اوس وقت پورا آزاد ہو جائیگا۔(2) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۳: یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ اس کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا۔ نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ نہ دو سے زیادہ نکاح کر سکے۔ نہ مولیٰ(3) کی بغیر اجازت نکاح کر سکے۔ نہ اُن معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی۔ نہ ہبہ کر سکے۔ نہ صدقہ دے سکے مگر تھوڑی مقدار کی اجازت ہے۔ اور نہ کسی کو قرض دے سکے۔ نہ کسی کی کفالت کر سکے۔ اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔(4) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہے اون میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی مکان وخادم وسامان خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اوس سے اپنے حصہ کا تاوان لے یا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا یہ اپنے حصہ کی قدر سَعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سَعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اوس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال(5) کے اندر ہو تو آزاد ہے۔(6) (درمختار وغیرہ)

......بھاؤ۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص٤١٦.

......آقا، مالک۔

......"ردالمحتار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص٤١٦.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج٢، ص٩.

......مال کے تیسرے حصہ۔

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، باب عتق البعض، ج٥، ص ٤١٨، وغیرہ.

مسئلہ ۱۵: جب ایک شریک (1) نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو اوس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا مَہر میں دینے کا حق نہیں۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سَعایت (3) شروع کرادی تو اب تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر غلام اثنائے سَعایت میں مرگیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: تاوان لینے کا حق اوس وقت ہے کہ اوس نے بغیر اجازت شریک آزاد کر دیا اور اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں کا (6) ایک آزاد ہے تو اوسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اُسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائے گا۔ اور بیان سے قبل ایک کو بیع کیا (7) یا رہن رکھا (8) یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لیے معین ہوگیا۔ اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا (9) اور ایک مرگیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہوگیا اور اگر مولیٰ خود مرگیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آزاد اور آدھے باقی میں دونوں سَعایت کریں۔ (10) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اُس نے اوسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کا علم ہوا قبول کرلیا تو اوسی وقت آزاد ہوگیا۔ یہ نہیں کہ جب ادا کریگا اوسوقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو اتنا ادا کردے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہوگیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہوگئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کردے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اوتنے ادا نہ کردے مولیٰ اوسے بیچ سکتا ہے۔ (11) (درمختار)

......ایک غلام کے دو یا زیادہ مالک آپس میں شریک کہلاتے ہیں۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج۲، ص ۹.

......یعنی قیمت ادا کرنے کے لیے محنت مزدوری۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثاني في العبد الذي يعتق بعضه، ج۲، ص ۱۰.

......المرجع السابق، ص۱۲.

......یعنی تم میں سے۔ ......بیچ دیا۔ ......یعنی گروی رکھا۔ ......نہ اس قسم کا کوئی عمل کیا۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب الثالث في عتق احد العبدين، ج ۲، ص۱۸-۲۰.

......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب العتق على جعل ... إلخ، ج ۵، ص ٤٤٤-٤٤٦.

مدبّر و مکاتب و اُمّ وَلد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ ﴾(1)

جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمھارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو اونھیں مکاتب کردو، اگر اون میں بھلائی دیکھو اور اوس مال میں سے جو خدا نے تمھیں دیا ہے، کچھ اونھیں دیدو۔

حدیث ۱: ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے، غلام ہی ہے۔''(2)

حدیث ۲: ابوداود وترمذی وابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اوس سے پردہ کرے۔''(3)

حدیث ۳: ابن ماجہ وحاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: جس کنیز(4) کے بچہ اوس کے مولیٰ(5) سے پیدا ہو، وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔(6)

حدیث ۴: دارقطنی وبیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''مدبر نہ بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔''(7)

مسائل فقہیّہ

مدبر اوس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مرجاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔(8)

......پ ۱۸، النور: ۳۳.

......"سنن أبي داود"، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدّي... إلخ، الحديث: ۳۹۲٦، ج ٤، ص ۲۸.

......"سنن أبي داود"، كتاب العتق، باب في المكاتب يؤدّي... إلخ، الحديث: ۳۹۲۸، ج ٤، ص ۲۸.

......لونڈی۔ ......مالک۔

......"سنن ابن ماجه"، أبواب العتق، باب امهات الاولاد... إلخ، الحديث: ۲۵۱۵، ج، ص ۲۰۲.

......"السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب المدبر، باب من قال لا يباع المدبر الحديث: ۲۱۵۷۲، ج ۱۰، ص ۵۲۹.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب العتاق، باب التدبير، الجزء الثاني، ص ۱۳٦.

مسئلہ۱: مدبر کی دو۲ قسمیں ہیں: مدبر مطلق۔ مدبر مقید۔ مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا مثلاً اگر میں مروں تو تُو آزاد ہے اور اگر کسی وقتِ معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اُس سال یا اِس مرض سے مرنا ضرور نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مرجانا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سو۱۰۰ برس پر مروں تو تُو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ اب سے سو۱۰۰ برس تک زندہ نہ رہے گا۔ (1) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۲: اگر یہ کہا کہ جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگرچہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو یہ نیت اس کی مانی جائیگی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔ (2) (درمختار)

مسئلہ۳: مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں۔ نہ ہبہ کرسکتے نہ رہن رکھ سکتے نہ صدقہ کرسکتے ہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ۴: مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مولیٰ کی مِلک ہے (4) اس کو آزاد کرسکتا ہے مکاتب بناسکتا ہے اوس سے خدمت لے سکتا ہے مزدوری پر دے سکتا ہے، اپنی ولایت سے اوس کا نکاح کرسکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اوس سے وطی (5) کرسکتا ہے۔ اوس کا دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو وہ ام ولد ہوگئی۔ (6) (درمختار)

مسئلہ۵: جب مولیٰ مرے گا تو اوس کے تہائی مال (7) سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہوگیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہوگیا باقی کے لیے سعایت کرے اور اگر اس کے علاوہ مولےٰ کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد، باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے۔ (8)

......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس فی التدبير، ج٢، ص٣٧، وغيره.

......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب التدبير، ج٥، ص٤٥٦.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس فی التدبير، ج ٢، ص٣٧.

......اپنے آقا کی ملکیت میں ہے۔ ......مجامعت، ہمبستری۔

......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب التدبير، ج ٥، ص ٤٦٠، ٤٦٣.

......مال کے تیسرے حصہ۔ ......یعنی باقی دو حصوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے محنت مزدوری کرے۔

یہ اوس وقت ہے کہ وُرَثہ (1) اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دیدیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کُل آزاد ہے۔ اور اگر مولیٰ پر دَین ہے کہ یہ غلام اوس دین میں مُستَغرق (2) ہے تو کل قیمت میں سعایت کرکے قرض خواہوں کو ادا کرے۔ (3)(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: مدبر مقید کا مولیٰ مرا اور اوسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائیگا ورنہ نہیں۔ اور ایسے مدبر کو بیع و ہبہ و صدقہ وغیرہا کرسکتے ہیں۔ (4)(عالمگیری)

مسئلہ ۷: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مرگیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہوگیا اگرچہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔ (5)(عالمگیری)

مسئلہ ۸: مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو مدبر نہ ہوا، لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا۔ (6)(عالمگیری)

مسئلہ ۹: مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے، جبکہ وہ مدبرہ مطلقہ ہو اور اگر مقیدہ ہو تو نہیں۔ (7)(درمختار)

مسئلہ ۱۰: مدبرہ لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہوگئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی اگرچہ اوس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔ (8)(درمختار)

مسئلہ ۱۱: غلام اگر نیک چلن ہو (9) اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونیکے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائیگا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے عقد کتابت کی درخواست کرے تو اوس کی درخواست قبول کرلینا بہتر ہے۔ عقد کتابت کے یہ معنے ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہدے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے اب یہ مکاتب ہوگیا

......میت کے مال میں سے حصہ پانے والے۔ ......گھرا ہوا۔

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التدبیر، ج٥، ص ٤٦١، وغیرہ.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب العتاق، الباب السادس فى التدبير، ج ٢، ص٣٧.

......المرجع السابق، ص ٣٨. ......المرجع السابق، ص ٣٨.

......"الدرالمختار"، کتاب العتق، باب التدبیر، ج ٥، ص ٤٦٣.

......المرجع السابق.

......یعنی با اخلاق اور اچھے کردار والا ہو۔

جب کل ادا کر دیگا آزاد ہو جائیگا اور جب تک اوس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔(1) (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲: مکاتب نے جو کچھ کمایا اوس میں تصرف کرسکتا ہے(2) جہاں چاہے تجارت کے لیے جاسکتا ہے مولےٰ اوسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگرچہ عقدِ کتابت میں یہ شرط لگا دی ہو کہ پردیس نہیں جائیگا کہ یہ شرط باطل ہے۔(3) (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: عقد کتابت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کر دے یا اوس کی قسطیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔(4) (مبسوط)

مسئلہ ۱۴: نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خریدنا بیچنا نہیں جانتا تو اوس سے عقد کتابت نہیں ہوسکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید و فروخت کرسکے تو ہوسکتا ہے۔(5) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کرسکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت کے اپنا نکاح نہیں کرسکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں، ہاں تھوڑی سی چیز تصدق(6) کرسکتے ہیں جیسے ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت(7) اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔(8) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۶: مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا پھر دونوں سے عقد کتابت کیا اب اون کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ(9) اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔(10) (جوہرہ)

......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب الجزء الثاني، ص ١٤٢ـ١٤٣، وغيره.

......یعنی اپنی مرضی سے خرچ کرسکتا ہے۔

......"المبسوط" للسرخسي، كتاب المكاتب، ج ٤، الجزء الثامن، ص٣.

......المرجع السابق، ص ٤، ٥.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص١٤٣.

......صدقہ، خیرات۔ ......ضمانت۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ١٤٣ ـ ١٤٤.

......کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص١٤٤، ١٤٥.

مسئلہ ۱۷: مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کرسکتا اگر وطی کریگا تو عقر لازم آیگا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہو تو اوسے اختیار ہے کہ عقد کتابت باقی رکھے اور مولیٰ سے عقر لے یا عقد کتابت سے انکار کرکے ام ولد ہوجائے۔ (1) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۸: مولےٰ نے مکاتب کا مال ضائع کردیا تو تاوان لازم ہوگا۔ (2) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۹: ام ولد کو بھی مکاتبہ کرسکتا ہے اور مکاتب کو آزاد کردیا تو بدل کتابت ساقط ہوگیا۔ (3) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۰: ام ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس نے اقرار کیا یا زمانۂ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔ (4) (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۱: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ بلکہ کچا بچہ پیدا ہوا جس کے کچھ اعضا بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کرلے تو لونڈی ام ولد ہے۔ (5) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو یہ مولےٰ ہی کا قرار دیا جائیگا جبکہ اُس کے تصرف میں ہو اب اس کے لیے اقرار کی حاجت نہ ہوگی البتہ اگر مولےٰ انکار کردے اور کہہ دے کہ یہ میرا نہیں تو اب اوس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اوس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: ام ولد سے صحبت (7) کرسکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اوس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لاکر دے ام ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے مگر اس کے لیے استبرا (8) ضرور ہے اور ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اوسے خیرات کرسکتا ہے بلکہ کسی طرح

......"الجوهرة النيرة"، كتاب المكاتب، الجزء الثاني، ص ١٤٥، ١٤٨، ١٤٩.

......المرجع السابق، ص ١٤٥.

......المرجع السابق، ص ١٤٨.

......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب الإستيلاد، ج ٥، ص ٢٤٨.
و"الجوهرةالنيرة"، كتاب العتاق، باب الإستيلاد، الجزء الثاني، ص ١٣٩.

......"الجوهرةالنيرة"، كتاب العتاق، باب الإستيلاد، الجزء الثاني، ص ١٣٨، ١٣٩.

......"الدرالمختار"، كتاب العتق، باب الإستيلاد، ج ٥، ص ٤٧٣.

......ہمبستری۔

......رحم کا نطفہ سے خالی ہونا۔

دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔ (1) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مولیٰ کی موت کے بعد اُم ولد بالکل آزاد ہوجائے گی اوس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔ (2) (عامہ کتب)

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ ﴾ (3)

اللہ (عزوجل) کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرانے کی کھالو (یعنی ان امور کے نہ کرنے کی قسم نہ کھالو) اور اللہ (عزوجل) سُننے والا، جاننے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ ﴾ (4)

جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں اون کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ (عزوجل) نہ اون سے بات کرے، نہ اون کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ اونھیں پاک کرے اور اون کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ ﴾ (5)

......"الجوھرة النیرة"، کتاب العتاق، باب الإستیلاد، الجزء الثانی، ص ۱۳۸.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب العتاق، الباب السابع فی الإستیلاد، ج ۲، ص ۴۵.

......"الجوھرة النیرة"، کتاب العتاق، باب الإستیلاد، الجزء الثانی، ص ۱۳۹.

......پ ۲، البقرة: ۲۲۴.

......پ ۳، اٰل عمران: ۷۷.

......پ ۱۴، النحل: ۹۱.

اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرو جب آپس میں معاہدہ کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ (عزوجل) کو اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ﴾ (1)

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہ کہیں جمنے کے بعد پاؤں پھسل نہ جائے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲ ﴾ (2)

تم میں سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینگے، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ (عزوجل) تمھاری مغفرت کرے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ (عزوجل) کی قسم کھائے یا چپ رہے۔'' (3)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔'' (4)

حدیث ۳: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اوسکی زبان پر جاری ہوجائے) وہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہہ لے اور

......پ ۱۴، النحل: ۹۴.

......پ ۱۸، النور: ۲۲.

......"صحیح البخاري"، کتاب الأیمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم، الحدیث: ۶۶۴۶، ج ۴، ص ۲۸۶.

......"صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب من حلف باللات والعزی... إلخ، الحدیث: ۶-(۱۶۴۸) ص ۸۹۵.

جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں، وہ صدقہ کرے۔"(1)

حدیث ۴: صحیحین میں ثابت بن ضَحّاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص غیر ملّتِ اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہوجائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اوس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کریگا، اوسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جایگا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اوسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے، اللہ تعالٰی اوس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا(2)۔"(3)

حدیث ۵: ابوداود و نسائی و ابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔"(4)

حدیث ۶: ابن جریر ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہوجاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔"(5)

حدیث ۷: دیلمی اونھیں سے راوی، کہ فرمایا: "یمینِ غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔"(6)

حدیث ۸: ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔"(7)

حدیث ۹: بخاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

......"صحيح البخاري"، كتاب الأيمان والنذور، باب لا يحلف باللات... إلخ، الحديث: ٦٦٥٠، ج٤، ص٢٨٨.

...... یعنی مال میں بہت کمی کرے گا۔

......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه... إلخ، الحديث: ١٧٦ـ(١١٠)، ص ٦٩.

......"سنن النسائي"، كتاب الأيمان والنذور، باب الحلف بالبراءة من الاسلام، الحديث: ٣٧٧٧، ص٦١٦.

......"كنزالعمال"، كتاب اليمين والنذر، الحديث: ٤٦٣٧٦، ج١٦، ص٢٩٧.

......"كنزالعمال"، كتاب اليمين والنذر، الحديث: ٤٦٣٧٨، ج١٦، ص٢٩٧.

......"جامع الترمذي"، ابواب النذور والأيمان، باب ما جاء في الإستثناء في اليمين، الحديث: ١٥٣٦، ج٣، ص١٨٣.

فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! ان شاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اوس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کرونگا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔“(1)

حدیث ۱۰: امام مسلم و امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اوس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔“(2)

حدیث ۱۱: صحیحین میں اونھیں سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”خدا کی قسم! جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اوس پر قائم رہے تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے، بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔“(3)

حدیث ۱۲: قسم اوس پر محمول ہوگی، جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔(4)

مسائل فقہیّہ

قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے(5) کہ قصد و بے قصد(6) زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب ہے(7) اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔(8) (تبیین وغیرہ)

مسئلہ۱: قسم کی تین قسم ہے: غموس۔ لغو۔ منعقدہ۔ اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آگیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقۃً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں، غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی

......”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمینًا ...إلخ، الحدیث: ۷-(۱۶۴۹)، ص ۸۹۵.

......”صحیح مسلم“، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمیناً ...إلخ، الحدیث: ۱۱-(۱۶۵۰)، ص ۸۹۷.

......”صحیح البخاری“، کتاب الأیمان، باب قول اللّٰہ تعالٰی، الحدیث ۶۶۲۵، ج۴ ص ۲۸۱.

......”سنن ابن ماجه“، کتاب الکفارات، باب من ورّی فی یمینه، الحدیث ۲۱۲۰، ج۲، ص ۵۵۱.

......یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے۔

......ارادتاً اور بغیر ارادہ کے۔

......بہت بُری بات ہے۔

......”تبیین الحقائق“، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۱۸، ۴۱۹، وغیرہ.

نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اوس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آگیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لیے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔ (1)

جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنیے:

مسئلہ ۲: غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (2) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳: بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اون کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اوس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اوس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر (3) کی قسم کھائی کہ اوس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (4) (مبسوط)

مسئلہ ۴: منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئیگا اگرچہ اوس کا توڑنا شرع (5) نے ضروری قرار دیا ہو۔ (6)

مسئلہ ۵: منعقدہ تین قسم ہے: یمین فور۔ مرسل۔ موقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اوس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اوس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اوس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اوس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اوس نے

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص٤٩٢-٤٩٦.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول فى تفسيرهاشرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول فى تفسيرهاشرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص٤٩٢-٤٩٧وغيرهما.

...... معاملہ، کام۔

......"المبسوط"للسرخسي، كتاب الأيمان، ج٤، الجزء الثامن، ص١٣٣، ١٣٤.

...... شریعت۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول فى تفسيرهاشرعاً...إلخ، ج ٢، ص ٥٢.

کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اوس وقت اوس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اوس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اور اوس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اوسی روز ناشتہ کیا ہو۔

اور موقت وہ ہے جس کے لیے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا اسمیں اگر وقت معین (1) کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اوسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر اوس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مرگیا یا اوس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اوس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ (2) سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اوسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (3)(جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۶: غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً (4) اور بلا مجبور کیے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (5)(تبیین)

مسئلہ ۷: قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا مسلمان، عاقل، بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اوس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

...... مقررہ وقت۔

......یعنی ظاہری صورت حال۔

......"الجوھرة النیرة"، کتاب الأیمان، الجزء الثاني، ص ۲٤۷.

...... جان بوجھ کر۔

......"تبیین الحقائق"، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ٤۲۳.

اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہو گا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اوسے روک سکتا ہے لہٰذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔

اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ محال عادی ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہو گا تو قسم نہ ہو گی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اوس نے کہا کہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ (1) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اون میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اوس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عزوجل) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اوس کی قسم کھائی ہو گئی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اوس کی کبریائی (2) کی قسم، اوس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اوس کی عظمت کی قسم، اوس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف (3) کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میں یہ کام نہ کروں گا۔ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اوس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ ویسا ہی ہے جیسا اوس نے کہا۔'' یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یوہیں اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اوس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ (4) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۹: یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہو گا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو۔ اوس کی لعنت ہو، اوس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو،

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول في تفسيره شرعاً ...إلخ، ج ٢، ص ٥١.

و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في يمين الكافر، ج ٥، ص ٤٩٠.

......عظمت، بڑائی۔ ......قسم۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ٢، ص ٥٢-٥٤.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في الفرق ...إلخ، ج ٥، ص ٤٩٩-٥٠٣، وغيرها.

خدا کی پھٹکار(1) ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔(2)

مسئلہ ۱۰: جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عزوجل) نے جس چیز کو حلال کیا اوسے کون حرام کر سکے مگر اوس کے برتنے سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔(3) (تبیین)

مسئلہ ۱۱: تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین(4) ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔(5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: اگر اس کو کھاؤں تو سوئر کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔(6) (مبسوط)

مسئلہ ۱۳: غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمھاری قسم، اپنی قسم، تمھاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمھارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرش الٰہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔(7)

مسئلہ ۱۴: خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اوس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اوس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا لفظ فاصل قرار نہ دیا جائیگا۔(8) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نا اُمید ہوں، یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔(9) (عالمگیری)

......لعنت۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ٥٤.

......"تبيين الحقائق"، كتاب الأيمان، ج ۳، ص ٤٣٦.

...... قسم۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج۲، ص٥٨.

......" المبسوط" للسرخسي، كتاب الأيمان، ج ٤، الجزء الثاني، ص١٤٣.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الاول في تفسيرها ...إلخ، ج ۲، ص ٥١.

......المرجع السابق، الباب الثاني فيما يكون يميناً ...إلخ، الفصل الاول، ج۲، ص ٥٧، ٥٨.

......المرجع السابق، ص٥٨.

مسئلہ ۱۶: اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اوس پر شرف ہو(1) تو قسم نہیں۔ (2)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اوس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اوتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ(3) میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کرونگا پھر دوبارہ اوسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اوس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ (4)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: واللہ اوس سے ایک دن کلام نہ کرونگا۔ خدا کی قسم اوس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اوس سے سال بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد(5) دو دن تک ہے۔ (6)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمھیں خدا کی قسم یہ کام کردو تو اس کہنے سے اوس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں ایک شخص کسی کے پاس گیا اوس نے اوٹھنا چاہا اوس نے کہا خدا کی قسم نہ اوٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اوس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (7)(عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اوس نے کہا ہاں پھر اوس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اوس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمھاری عورت کو طلاق ہے اوس نے جواب میں کہا مگر تمھاری اجازت سے تو اوس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اوس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے، لہٰذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ (8)(عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم

......فضیلت ہو۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون يمينًا ... إلخ، الفصل الاول، ج٢، ص ٥٨.

......یہ الفاظِ قسم ہیں، یعنی اللہ کی قسم، اللہ کی قسم۔

......"الفتاوی الهندية"، المرجع السابق، ص٥٦.

...... مدت۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون يمينًا ... إلخ، الفصل الاول، ج٢، ص٥٧، ٥٨.

......المرجع السابق، ص٥٩، ٦٠.

...... المرجع السابق، ص٥٩.

کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اوس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمھارے یہاں دعوت میں نہیں آؤنگا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اوس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (3) (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝۲۲۵ ﴾ (4)

اللہ (عزوجل) ایسی قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہوجائیں ہاں اون پر گرفت کرتا ہے جو تمھارے دلوں نے کام کیے اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۲ ﴾ (5)

بیشک اللہ (عزوجل) نے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ (عزوجل) تمھارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۸۹ ﴾ (6)

---

[1] ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينًا ... إلخ، الفصل الاول، ج٢، ص٦٠.

[2] ......المرجع السابق.

[3] ......المرجع السابق.

[4] ......پ٢، البقرة: ٢٢٥.

[5] ......پ٢٨، التحريم: ٢.

[6] ......پ٧، المآئدة: ٨٩.

اللہ (عزوجل) تمھاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں اون قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اوس کے اوسط میں سے یا اونھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جو ان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ (عزوجل) اپنی نشانیاں تمھارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

مسائل فقہیّہ

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اوس کی کیا کیا صورتیں ہیں، لہٰذا اب اوس کے احکام کی تفصیل سنیے:

مسئلہ ۱: قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اون کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (1)

مسئلہ ۲: غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اون تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا اونھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس۱۰ مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت (2) و تملیک (3) دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع (4) جَو یا ان کی قیمت کا مالک کردے یا دس۱۰ روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اوس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ۶۰ مسکین تھے یہاں دس۱۰ ہیں۔ (5)

مسئلہ ۳: کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ

......"تبیین الحقائق"، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۳۰.

......کھانے کی اجازت دے دینا۔ ......مالک بنا دینا۔

......ایک صاع تقریباً 4 کلو 100 گرام کا ہوتا ہے اور نصف صاع تقریباً 2 کلو 50 گرام کا ہوتا ہے۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارة الیمین، ج ۵، ص ۵۲۳.

پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جاسکے، لہٰذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لیے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ(1) یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا(2)۔ یوہیں ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے۔ یوہیں ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو، جائز نہیں۔(3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہیے اوس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں(4) یا ایک صاع جَو کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں ایک کپڑا دسؔ ہی مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے۔ یوہیں اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اوس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔(5) (مبسوط وغیرہ)

مسئلہ ۵: نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پُرانا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کرسکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔(6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اوسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔(7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دیدیے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ یا برابر قیمت کا ہے تو جائز ہے یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائیگا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں(8) ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا دسوں کو کپڑے دیے۔(9) (ردالمحتار)

......شلوار کی ایک قسم۔ ......وہ قمیص جس میں کالر نہ ہو۔

......"الدرالمختار و ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ٥، ص ٥٢٤.

......گندم۔

......"المبسوط"، للسرخسي، کتاب الأیمان، باب الکسوۃ، ج ٤، الجزء الثامن ص ١٦٤، وغیرہ.

......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ٥، ص ٥٢٤.

......المرجع السابق، ص ٥٢٥.

......سستا، کم قیمت۔

......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ٥، ص ٥٢٤.

مسئلہ ۸: اگر ایک مسکین کو دسوں کپڑے (1) ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق (2) طور پر دیدیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس۱۰ دن میں دیے یعنی ہر روز ایک کپڑا تو ہوگیا۔ (3) (مبسوط)

مسئلہ ۹: مسکین کو کپڑا یا غلہ یا قیمت دی پھر وہ مسکین مرگیا اوراس کے پاس وہ چیز وراثۃً (4) پہنچی یا اوس نے اسے ہبہ کردیا یا اس نے اوس سے وہ شے خریدلی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہوگیا۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: پانچ صاع گیہوں دس۱۰ مسکینوں کے سامنے رکھ دیے اونھوں نے لُوٹ لیے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کرلی تو ادا ہوگیا جیسا کہ زکوۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز (7) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ (8) (طحطاوی)

مسئلہ ۱۲: اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے خواہ ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہوئے یا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اوس کا مؤاخذہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔ (9) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گیہوں، جَو، خرما (10)، منقے (11) کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کا ہونا ضرور ہے اوس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔ (12) (جوہرہ)

......یعنی دس۱۰ کپڑے۔ ......علیحدہ علیحدہ۔

......"المبسوط" للسرخسي، كتاب الأيمان، باب الكسوة، ج ٤، الجزء الثامن، ص ١٦٥.

......یعنی وراثت میں ملی۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٦٣.

......المرجع السابق. ......ابھی تک۔

......"حاشية الطحطاوي على الدرالمختار"، كتاب الطلاق، باب الكفارة، ج٢، ص ١٩٨.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص ٥٢٥.

......کھجور، چھوہارا۔ ......سوکھی ہوئی بڑی کشمش۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٢.

مسئلہ۱۴: رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس۲۰ دن شام کا کھانا کھلائے۔(1)(جوہرہ)

مسئلہ۱۵: اگر غلام آزاد کرنے یا دس۱۰ مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے(2) تین روزے رکھے۔(3)(عامۂ کتب)

مسئلہ۱۶: عاجز ہونا اوس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُوس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کرسکتا۔(4)(جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ۱۷: اپنا تمام مال ہبہ کردیا اور قبضہ بھی دیدیا اور اوس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر ہبہ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہوگیا۔(5)(درمختار)

مسئلہ۱۸: جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑا دے سکے اگرچہ خود مقروض یا مدیون ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا ہاں اگر قرض اور دَین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہوجائیگا۔ اور مبسوط میں امام سرخسی رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اگر کل مال دَین میں مستغرق(6) ہو تو دَین ادا کرنے سے پہلے بھی روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اوس کی اِحتیاج(7) ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔(8)(جوہرہ)

مسئلہ۱۹: ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کردیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگا تار تین

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ٢٥٣.

......لگا تار۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص ٢٥٣.

......المرجع السابق، وغيرها.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٦.

......یعنی ڈوبا ہوا، گھرا ہوا۔

......ضرورت۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

روزے رکھے۔(1) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اوس کے مورث (2) کا انتقال ہوگیا اور اوس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کے لیے کافی ہے۔(3) (درمختار)

مسئلہ ۲۱: کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو اوس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضرور نہیں۔(4) (جوہرہ)

مسئلہ ۲۲: اپنی مِلک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یوہیں اگر مورث مر گیا اور اسے اوس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھے بعد کو اوس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ مال سے ادا کرے۔(5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا اوروں پر دین ہے تو اگر وصول کرسکتا ہے وصول کرکے کفارہ ادا کرے روزے ناکافی ہیں۔ یوہیں اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دَین مہر باقی ہے اور شوہر دَین مہر دینے پر قادر ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ نہ ہوگا اور اگر اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے، یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہوسکتا ہے۔(6) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اوسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔(7) (جوہرہ)

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٦.

......وارث بنانے والا۔

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٦.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان مطلب: كفارة اليمين، ج٥، ص٥٢٦.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يميناً... إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٢.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٣.

مسئلہ ۲۵: ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔ (1) (مبسوط)

مسئلہ ۲۶: قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لیے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہوگئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو دو فطرہ کے برابر دیا یا دو کپڑے دیے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ (2) (مبسوط)

مسئلہ ۲۷: اوس کے ذمہ دو کفارے تھے اور فقط ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اوس نے پہلے تین روزے رکھ لیے پھر دوسرے کفارے کے لیے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر قادر تھا اوس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔ (3) (مبسوط)

مسئلہ ۲۸: دو۲ کفارے تھے ایک کے لیے کھانا کھلایا اور ایک کے لیے کپڑے دیے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہوگئے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہوگیا کہ باقی پانچ کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑا اور یہ شخص اتنا بوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ روزہ رکھنے کی اُمید ہے تو اگر کوئی چاہے اوس کی طرف سے دس۱۰ مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہوجائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ اس کے ذمہ چونکہ تین روزے تھے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: مرجانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اوس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اوس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔ (7) (عالمگیری)

......"المبسوط"، للسرخسي، كتاب الأيمان ، باب الصيام، ج ٤ ،الجزء الثامن، ص ١٦٦ .

......المرجع السابق، ص١٦٧ .

......المرجع السابق ، ص ١٦٨ .

......" الفتا وى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب العاشرفي الكفارة، ج ١، ص ٥١٤ .

......"الفتا وى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون...إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص ٦٣ .

...... المرجع السابق ، ص ٦٤ .

...... المرجع السابق ، ص ٦٤ .

مسئلہ ۳۲: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کفارہ اونھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۳۴: کفارۂ قسم کی قیمت مسجد میں صرف (3) نہیں کرسکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کرسکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دیجا سکتی۔ (4) (عالمگیری)

منّت کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ﴾ (5)

جو کچھ تم خرچ کرو یا منّت مانو، اللہ (عزوجل) اوس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ۝ ﴾ (6)

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منّت پوری کرتے ہیں اور اوس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و امام احمد و حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو یہ منّت مانے کہ اللہ (عزوجل) کی اطاعت کریگا تو اوس کی اطاعت کرے یعنی منّت پوری کرے اور جو اوس کی نافرمانی کرنے کی منّت مانے تو اوس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منّت کو پورا نہ کرے۔“ (7)

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيما يكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج٢، ص٦٤.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٢٧.

......خرچ۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثانی فيمايكون ...إلخ، الفصل الثانی، ج٢، ص ٦٢.

......پ٣، البقرة: ٢٧٠. ......پ٢٩، الدهر: ٧.

......"صحيح البخاري"، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر في الطاعة... إلخ، الحديث: ٦٦٩٦، ج٤، ص٣٠٢.

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اوس منّت کو پورا نہ کرے، جو اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اوس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔''(1)

حدیث ۳: ابوداود ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں منّت مانی تھی کہ بُوانہ (2) میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس نے دریافت کیا؟ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت ہے جس کی پرستش (3) کی جاتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اپنی منّت پوری کر اس لیے کہ معصیت (4) کے متعلق جو منّت ہے اوس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منّت جس کا انسان مالک نہیں۔''(5)

حدیث ۴: نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ''منّت دو قسم ہے، جس نے طاعت کی منّت مانی، وہ اللہ (عزوجل) کے لیے ہے اور اوسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منّت مانی، وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اوسے پورا نہ کیا جائے۔''(6)

حدیث ۵: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ اوس کے متعلق دریافت کیا؟ لوگوں نے عرض کی، یہ ابواسرائیل ہے اس نے منّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کریگا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ ''اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔''(7)

حدیث ۶: ابوداود و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''گناہ کی منّت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''(8)

حدیث ۷: ابوداود و ابن ماجہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

......"صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ... إلخ، الحدیث: ۱۶۴۱، ص ۸۹۱.

......ایک جگہ کا نام ہے۔ ......عبادت۔ ......گناہ۔

...... "سنن أبي داود"، کتاب الأیمان و النذور، باب ما یؤمر به من الوفاء بالنذر، الحدیث: ۳۳۱۳، ج۳، ص ۳۲۲.

......"سنن النسائي"، کتاب الأیمان و النذور، باب کفارة النذر، الحدیث: ۳۸۵۰، ص ۶۲۷.

...... "صحیح البخاري"، کتاب الأیمان و النذور، باب النذر فیما لا یملك... إلخ، الحدیث: ۶۷۰۴، ج ٤، ص ۳۰۳.

...... "جامع الترمذي"، کتاب النذور والأیمان، باب ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: ان لا ...إلخ، الحدیث: ۱۵۲۹، ج۳، ص۱۷۹.

فرمایا: ''جس نے کوئی منّت مانی اور اوسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا، مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھونگا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منّت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منّت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔''(1)

حدیث ۸: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ اون کی ماں کے ذمہ منّت تھی اور پوری کرنے سے پہلے اون کا انتقال ہوگیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فتویٰ دیا کہ یہ اوسے پورا کریں۔(2)

حدیث ۹: ابوداود و دارمی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) میں نے منّت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالٰی آپ کے لیے مکہ فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ اُنھوں نے ارشاد فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' دوبارہ پھر اوس نے وہی سوال کیا، فرمایا: کہ ''یہیں پڑھ لو۔'' پھر سوال کا اعادہ کیا(3) حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے جواب دیا: ''اب تم جو چاہو کرو۔''(4)

حدیث ۱۰: ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں، کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن نے منّت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اوس میں اس کی طاقت نہ تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''تیری بہن کی تکلیف سے اللہ (عزوجل) کو کیا فائدہ ہے، وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔''(5)

حدیث ۱۱: رزین نے محمد بن مُنتَشِر سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربانی کردوں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا، اونھوں نے فرمایا: کہ مسروق (6) سے

...... ''سنن أبي داود''، کتاب الأیمان و النذور، باب من نذر نذراً لا یطیقه، الحدیث: ۳۳۲۲، ج۳، ص۳۲۶.

...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأیمان و النذور، باب من مات وعلیه نذر، الحدیث: ۶۶۹۸، ج۴، ص۳۰۲.

......یعنی تیسری بار پھر اس نے وہی سوال کیا۔

...... ''سنن أبي داود''، کتاب الأیمان و النذور، باب من نذر أن یصلي في بیت المقدس، الحدیث: ۳۳۰۵، ص۳۱۹.

...... ''سنن أبي داود''، کتاب الأیمان و النذور، باب من رأی علیه کفارة... إلخ، الحدیث: ۳۲۹۵، ۳۳۰۳، ص۳۱۶۔ ۳۱۹.

......ایک مشہور تابعی بزرگ اور حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے تلمیذ رشید ہیں۔ (تھذیب التھذیب)

پوچھو، مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئیگا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے، ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دیدے۔ (1)

مسائل فقہیّہ

چونکہ منّت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لیے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اوس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔ روزہ کے بیان میں ہم نے منّت کی شرطیں لکھ دی ہیں اون شرطوں کو وہاں سے معلوم کرلیں۔

مسئلہ ۱: منّت کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اوس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منّت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اوس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اوس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اوتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے، اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲: منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد (3) اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کر لیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت (4) ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جس منّت میں شرط ہو اوس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منّت پوری کرنا ہے اور ایک صورت

...... "مشكاة المصابيح"، باب في النذور، الفصل الثالث، الحديث: ٣٤٤٥، ج ١، ص ٦٣١.

...... "الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٣٧، ٥٤٢.

...... ارادہ۔ ...... پرہیزگار، متقی۔

...... "ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في أحكام النذر، ج ٥، ص ٥٤٢.

میں اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہو وہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: منّت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵: منّت مانی اور زبان سے منّت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اوتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر[3] کے دے۔ یوہیں اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اوتنوں کو کھلائے اور تعداد اوس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس (۱۰) فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار اون کو دے۔ اور فقیر کو کھلانے کی منّت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔[4] (بحر، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶: یہ منّت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منّت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اوس پر ضرور نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۷: نماز پڑھنے کی منّت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منّت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منّت ہے تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو نماز پڑھنے کی منّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منّت مانی تو منّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔[7] (عالمگیری)

...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا وما لا يكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٦٥.

...... "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، ج ٤، ص ٤٩٩.

...... صدقۂ فطر کے برابر یعنی نصف صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت وغیرہ۔

...... "البحر الرائق"، كتاب الأيمان، ج ٤، ص ٤٩٩.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا وما لا يكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٦٥، وغيرهما.

...... "البحر الرائق"، كتاب الايمان، ج ٤، ص ٥٠٠.

...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا وما لا يكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص ٦٥.

...... المرجع السابق.

مسئلہ ۹: آٹھ رکعت ظہر کی منّت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دوسو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوٰۃ ہے تو دس۱۰ روپے زکوٰۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: سو۱۰۰ روپے خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوس کے پاس اوس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اوتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب (2) ہے کہ بیچے تو سو روپے ہوجائیں گے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو۱۰۰ نہ ہونگے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کردے منّت پوری ہوگئی اور اگر اوسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کردیے یا اوس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیے منّت پوری ہوگئی یعنی خاص اوسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور۔ یوہیں اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقرا پر خیرات کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقرا کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کردینے سے بھی منّت پوری ہوجائیگی۔ یوہیں اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص اونھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اوتنے ہی دوسرے روپے دیدیئے منّت پوری ہوگئی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منّت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منّت پوری ہوگئی یعنی جس منّت میں شرط نہ ہو اوس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کرسکتا ہے اور جس میں شرط ہے اوس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جائیکے ادا کیا تو منّت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہوجائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کردیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص (5) دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو (6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: اگر میرا یہ کام ہوجائے تو دس۱۰ روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ دس۱۰ روپے کا خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔ (7) (درمختار)

......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص٦٥.

......یعنی سامان وغیرہ۔

......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناومالايكون يمينا...إلخ، الفصل الثاني، ج ٢، ص٦٥.

......" الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٤٥ وج٣، ص٤٨٧.

......یعنی فقیروں کو مخصوص کرنا۔

......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، مطلب: في احكام النذر، ج ٥ ص٥٣٧، ٥٤٠.

......"الدر المختار"، كتاب الايمان، ج ٥، ص ٥٤٦.

مسئلہ ۱۴: دس۱۰ روپے دس۱۰ مسکین پر خیرات کرنے کی منّت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں۱۰ روپے دیدیے منّت پوری ہوگئی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: یہ کہا کہ مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے دس۱۰ مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس۱۰ مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس۱۰ کے لیے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منّت پوری ہوجائیگی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اونٹ یا گائے ذبح کرکے اوسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منّت مانی اور اوسکی جگہ سات۷ بکریاں ذبح کرکے گوشت خیرات کردیا منّت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منّت پوری نہ ہوگی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو ایک بکری ذبح کردے منّت پوری ہوجائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منّت مانی تو منّت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منّت مانی تو یہ منّت نہ ہوئی اوسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔ (4) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے (5) یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا توشہ (6) یا شاہ عبدالحق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے (7) جس میں کنبہ (8) اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہوکر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے (9) باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناو مالايكون يمينا... إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٦.

...... المرجع السابق.

...... المرجع السابق.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيمايكون يميناو مالايكون يمينا... إلخ، الفصل الثاني، ج٢، ص٦٥.
و"الدر المختار"، كتاب الايمان، ج٥، ص٥٤٣-٥٤٤.

......مسجد یا مزار کے طاق میں چراغ جلا کر پھول وغیرہ چڑھانا۔

......کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا جو عرس وغیرہ کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

......یعنی رات بھر جاگتے ہیں۔

......خاندان۔

......ایک قسم کے دف کا نام جسے گلے میں ڈال کر بجاتے ہیں۔

فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلا وا دینا اور اس کے لیے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔

مسئلہ ۱۹: عَلَم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس (1) کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات (2) جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منّت سخت جہالت ہے ایسی منّت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔

مسئلہ ۲۰: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منّت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منّتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات (3) منّتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات (4) کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مرجائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منّتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کرلو کہ یہ منّت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ ایچ پیچ (5) سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

مسئلہ ۲۱: منّت یا قسم میں انشاء اللہ کہا تو اوس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاء اللہ کا لفظ اوس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہوگیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہوگیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یوہیں ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہما یہ سب ان شاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہوجاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اوس کو بیچنے کا اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال انشاء اللہ خیرات کردینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے، مثلاً نیت کی کہ کل انشاء اللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔ (6) (درمختار)

......وہ مجلس جس میں شہداء کربلا کے مصائب وشہادت کا نوحہ خوانی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

......لغو و ناجائز۔ ......یعنی بے ہودہ رسمیں، الٹی سیدھی رسمیں۔

......فضول خیالات۔ ......یعنی مکروفریب۔

......"الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الأيمان مطلب: النذر غير المعلق ...إلخ، ج٥، ص ٥٤٨.

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱: قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی اون لفظوں کے بول چال میں جو معنے ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لیے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اوس میں گیا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہوگئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اوس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اوس حصہ میں گیا جواب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلّہ کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اوس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (5) (عالمگیری)

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... إلخ، ج ٢، ص ٦٨.

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، مبحث مهم: فی تحقیق... إلخ، ج٥، ص ٥٥٠.

......"الدر المختار"، کتاب الایمان، ج٥، ص٥٥٤.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین... إلخ، ج ٢، ص ٦٨.

......المرجع السابق.

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اوس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے مکان میں جانا نہ کہیں گے۔ یوہیں اگر مکان کے باہر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اوس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اوس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اوس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (2) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤنگا اور اوس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اُٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۸: دو مکان ہیں اور اون دونوں پر ایک بالاخانہ ہے اگر بالاخانہ کا راستہ اس مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے مکان سے ہے تو اوس میں شمار کیا جائیگا۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اوس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اوترے، اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑی لگا کر دیوار سے اوترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لیے دیوار توڑی گئی ہے اوس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اوس کی چوکھٹ (6) پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان ،الباب الثالث فی الیمین...إلخ ،ج ۲ ،ص ٦٨.

......"الفتاوی الهندیة"،المرجع السابق.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، مبحث مهم: فی تحقیق ...إلخ،ج٥، ص٥٥٧.

......" الدر المختار" ، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الدخول ...إلخ ،ج٥، ص ٥٥٤، ٥٥٨.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان ،الباب الثالث فی الیمین ...إلخ،ج٢،ص ٦٩.

......" الدر المختار"، کتاب الأیمان،باب الیمین فی الدخول ...إلخ،ج٥،ص ٥٥٤_٥٥٩.

و"حاشیةالطحطاوی علی الدرالمختار"، کتاب الأیمان،باب الیمین فی الدخول...إلخ،ج٢، ص ٣٤٤.

......دروازے کا فریم جس میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو۔ (1) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔ یوہیں اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اوٹھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: صورت مذکورہ میں اگر چت (3) یا پٹ (4) یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اگر اکثر حصہ بدن کا اندر ہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا رہا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا رہا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اوٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔ (6) (جوہرہ، عالمگیری) مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اوس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائیگا تو ٹوٹ جائیگی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا، اگر چوکھٹ دروازہ سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا مکان کے اندر درخت ہے اوس پر چڑھا اور جس

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٥٩، وغيره.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...إلخ، ج٢، ص٦٩.

......پیٹھ کے بل۔ ......اوندھا۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...إلخ، ج٢، ص٦٩.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب الأيمان، الجزء الثاني، ص٢٥٦.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...إلخ، ج٢، ص٦٨، ٦٩.

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٦٨.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ...إلخ، ج٢، ص٦٩.

شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: ایک شخص نے دوسرے سے کہا، خدا کی قسم! تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آیا یا یہ قسم کھانے والا خود اوس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہ رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اوٹھا کر مسجد سے باہر لایا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی اگرچہ دل میں نکالنے پر خوش ہو۔ زبردستی کے معنے یہاں صرف اتنے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اوٹھا کر باہر کر دے اگرچہ یہ نہ جانا چاہتا تو وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اوس نے دھمکی دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تمھارے پاس آؤں گا تو اوس کے مکان یا اوس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اوسکی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اوسکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مرگیا تو اوس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اوس کے پاس آنا نہیں ہوسکتا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ میں تمھارے پاس کل آؤنگا اگر آنے پر قادر رہا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٥٩.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين ... إلخ، ج ٢، ص ٧٠.

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج٥، ص٥٧٧.

......" الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الايمان، باب اليمين في الدخول ... إلخ، مطلب: حلف لايسكن فلانا، ج٥، ص٥٦٧.
و" الفتاوى الهندية "، كتاب الأيمان، الباب الرابع في اليمين ... إلخ، ج٢، ص٧٨.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٧٢.

...... المرجع السابق.

مثلاً جنون یا نسیان (1) یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہا پیش نہ آئے تو آؤں گا لہٰذا اگر بلا وجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اوسے سنے اور سمجھے اگر اوس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اوس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اوس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یوہیں اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑکنے کے لیے کہا جا تو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لیے کھڑی ہوئی اوس نے لوگوں سے کہا، چھوڑو اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اوس نے کہا فقیر کو ٹکڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لیے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اوس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اوس سے کہا، خدا کی قسم! تُو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی۔ ہر بار اجازت زوجہ کے لیے درکار ہے اور زوجہ کو بھی اگر ایک بار اجازت عام دیدی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب کبھی تو چاہے جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لیے کافی ہے۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ بغیر اجازتِ زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مرگیا تو قسم جاتی رہی۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: عورت سے کہا، خدا کی قسم! تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اوسی وقت تک ہے کہ عورت اوس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔ (6) (ردالمحتار)

......بھول جانا۔

......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج۵، ص۵۷۳.

......"الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا باذنی، ج۵، ص۵۷۴.

......"رد المحتار"، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا باذنی، ص۵۷۵.

...... المرجع السابق. ......المرجع السابق، ص۵۷۵.

مسئلہ ۲۶: اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہ رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہٰذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لیے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لیے نکلا، چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ فلاں محلّہ میں نہ جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوس محلّہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلّہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤنگا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں اون میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اور اوس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کسی مُلک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، روہیل، کھنڈ وغیرہا تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہوگیا (5) تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لیے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اوسکا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً (7) اوس میں رہتا ہو۔ یوہیں جو مکان اوس کی مِلک میں ہے اگرچہ اوس میں رہتا نہ ہو، اوس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ (8) (عالمگیری)

......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، ج٥، ص ٥٧٦.

......المرجع السابق، ص ٥٦٨.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

......المرجع السابق.

......یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتیں چار چار کی بجائے دو پڑھنا واجب ہوگیا۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

......عارضی طور پر۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ٢، ص ٧٠.

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک ہی دوکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے بلکہ کرایہ پر دے دی ہے تو اب اوس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت (1) کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی مِلک (2) میں ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اوس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤنگا تو اوس مکان کے کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان (5) جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی ہاں اگر دالان یا کمرہ کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔ (6) (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کے دو۲ مکان ہیں ایک میں رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کے سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ (7) سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: قسم کھائی کہ زید کے خریدے ہوئے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک مکان خریدا پھر اوس سے اس قسم کھانے والے نے خرید لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے خرید کر اس کو ہبہ کر دیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (9) (خانیہ، بحر)

......رہائش۔ ......ملکیت۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج۲، ص ۷۱.

...... المرجع السابق.

......بڑا اور لمبا کمرا جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں، برآمدہ۔

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...إلخ، ج ٤، ص ٥١١.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج ۲، ص ۷۱.

......یعنی ایسی بات جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے، ظاہری حال۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج ۲، ص ۷۱.

......"الخانية"، كتاب الأيمان، فصل في الدخول، ج ۱، ص ۳۱۹.

و"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...إلخ، ج ٤، ص ٥١٢.

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک زید اوس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤنگا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے کسی سے مکان عاریۃً لیا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی، ہاں اگر مالکِ مکان نے اپنا کل سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت (2) اوس مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور زید کا خود کوئی مکان نہیں بلکہ زید اپنی زوجہ کے مکان میں رہتا ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی مکان ہے تو عورت کے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کے مکان میں نہیں جائیگا اور عورت کا خود کوئی مکان نہیں ہے بلکہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے تو اس مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور خود عورت کا بھی مکان ہے تو شوہر والے مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ حمام میں نہانے کے لیے نہیں جائیگا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لیے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (خانیہ)

مسئلہ ۴۱: قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کو اس مکان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اوس مکان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اب اگر پھر کبھی اوس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ (6) (بحر)

مسئلہ ۴۲: قسم کھائی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دونگا اگر وہ مکان قسم کھانے والے کی مِلک میں نہیں ہے

......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج ۲، ص ۷۱.

......رہنے سہنے کا ساز وسامان۔

......" الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرھا، ج ۲، ص ۷۱.

...... المرجع السابق.

......" الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الأیمان، فصل فی الدخول، ج ۱، ص ۳۱۹.

......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول والخروج، ج ۴، ص ۵۱۳.

تو زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضرور ہے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ (1) (بحر)

مسئلہ ۴۳: زید و عمرو(2) سفر میں ہیں زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے مکان میں نہیں جائیگا عمرو کے ڈیرے(3) اور خیمے یا جس مکان میں اُترا ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: قسم کھائی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے(5) اب وہاں سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ کھڑا کیا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں لکڑی کا زینہ(6) یا منبر ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائیگا یعنی جس نے اوس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا قسم ٹوٹ گئی۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں مکان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہ جاؤں گا اور اوس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: قسم کھائی کہ جب تک زید اس مکان میں ہے میں اس مکان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لیکر اوس مکان سے چلا گیا پھر اوس مکان میں آگیا تو اب اُس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اوس کے اصطبل (10) میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (11) (بحر)

مسئلہ ۴۸: قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اوس گلی کے کسی مکان میں گیا مگر اوس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اوس مکان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔ (12) (بحر)

......" البحر الرائق "، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول والخروج، ج٤، ص ٥١٤.

......اِسے عَمْر پڑھتے ہیں واو نہیں پڑھا جاتا۔ ......قیام گاہ، گھر۔

......"الفتا وى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧١.

......یعنی لگایا ہوا ہے۔ ......سیڑھی۔

......"الفتا وى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧١.

......المرجع السابق، ص٧٣.

......"الفتا وى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٤.

......گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

......" البحر الرائق "، كتاب الأيمان، باب اليمين...إلخ، ج ٤، ص ٥٠٨.

......المرجع السابق، ص ٥١١.

مسئلہ ۴۹: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائیگا اور مالک مکان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (1) (بحر)

مسئلہ ۵۰: قسم کھائی کہ فلاں مکان میں یا فلاں محلّہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اوس مکان یا محلّہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اُس مکان یا محلّہ سے چلا گیا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اوس وقت پوری ہوگی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے سامان اوس قدر لے جائے جو سکونت (2) کے لیے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اوس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری سامان کو لے کر اوس مکان میں جائیگا قسم ٹوٹ جائیگی، مگر یہ اوس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی زبان میں اگر خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچے یا سامان خانہ داری ابھی وہیں ہیں تو وہ مکان اس کی سکونت کا قرار پائیگا اگرچہ اوس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس مکان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا مکان نہیں اور فارسی یا اُردو میں اگر خود اوس مکان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اوس مکان میں رہتا ہے اگرچہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اوس مکان میں موجود ہو اور جس مکان میں چلا گیا اوس مکان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگرچہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہٰذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی، اردو کا یہ۔ (3) (عالمگیری، بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۱: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اوسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا تابع (4) ہے مثلاً بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کہ شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد فوراً خود اوس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اوسے مقید کرلیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ پہلی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ

---

(1) ...... "البحر الرائق"، كتاب الايمان، باب اليمين... إلخ، ج ٤ ، ص ٥١٢.

(2) ...... رہائش۔

(3) ...... "الفتا وى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٤، ٧٥.

و "البحر الرائق"، كتاب الايمان ، باب اليمين... إلخ، ج٤، ص ٥١٤، ٥١٦.

و "الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول... إلخ، ج٥، ص ٥٦١.

(4) ...... ماتحت۔

(5) ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٤.

بند ہے اور دیوار توڑ کر نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو عذر نہیں۔ (1)

مسئلہ ۵۳: قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ کئی دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہو۔ یوہیں اگر اوسی وقت سے سامان اوٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لیے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا یا سامان خود ڈھو کر (2) لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد ڈھل جاتا (3) اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردو میں قسم ہے تو اوس کا مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لیے کافی ہے اگرچہ سامان وغیرہ لیجانے میں کتنی ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔ (4) (درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۵۴: قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئیگا قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور سامان لینے کو وہاں آئیگا تو اگرچہ کئی دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال میں یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم میں نہیں۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس مکان میں نہیں رہے گا اور اوس مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اوٹھوا کر اوس مکان کے دو۲ حصے جدا جدا کر دیے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت (8) کا

......" الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص ٧٥.

......اٹھا کر۔ ......یعنی جلدی دوسری جگہ منتقل ہو جاتا۔

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...إلخ، ج ٥، ص٥٦٣.

و"الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان، فصل في المساكنة ...إلخ، ج١، ص٣٢٥.

......" الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص٧٥، ٧٦.

......المرجع السابق، ٧٦. ......المرجع السابق، ص٧٦.

......یعنی آنے جانے۔

دروازہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اوس مکان میں رہتا تھا وہ شخص زبردستی اوس مکان میں آکر رہنے لگا اگر یہ فوراً اوس مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ گئی اگرچہ اوس کا اس مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہوا اور اگر مکان کو معین نہ کیا مثلاً کہا فلاں کے ساتھ کسی مکان میں یا ایک مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی مکان کی تقسیم کر کے دونوں دو مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کردی گئی یا وہ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلّہ کے برابر ہو۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہ رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کرکے اوس کے مکان پر جا کر اُترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کم میں نہیں۔ (2) (خانیہ)

مسئلہ ۵۹: قسم کھائی کہ اوس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہیگا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اوس شہر کے ایک مکان میں دونوں نہ رہیں گے لہٰذا دونوں اگر اوس شہر کے دو مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس قسم سے اُس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اوس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو اگرچہ دونوں دو مکان میں ہوں تو قسم ٹوٹ گئی۔ یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہیگا اور دونوں بازار میں ایک دوکان میں بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر اوس کی نیت میں یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام نہ کرینگے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دوکان ہی میں رات کو بھی رہتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائیگی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین (5) نہ کیا کہ یہ مکان اور اوس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اوس میں رہنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کی قسم کے بعد اوس نے کوئی مکان خریدا اور اوس جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اوس شخص کا تنہا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اوس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کردیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہونگا اگرچہ کسی کا ہو تو اگرچہ بیچ ڈالا اوس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں

......"الدرالمختار"و"رد المحتار"، كتاب الأيمان ، مطلب: لا يسكن فلانا، ج٥ ، ص ٥٦٤.

......" الفتاوى الخانية"، كتاب الأيمان ، فصل فى المساكنة ...إلخ، ج١، ص ٣٢٥.

......" الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثالث فى اليمين على الدخول والسكنى وغيرها، ج٢، ص٧٦.

......المرجع السابق، ٧٧.

......مقرر، مخصوص۔

کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اوس میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لیے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لیے خریدے میں اوس میں نہ رہونگا اور یہ مکان تو عمرو کے لیے خریدا ہے تو اس کا قول مان لیا جائیگا۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹے گی لہٰذا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں گائے، بیل، بھینس کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم نہ ٹوٹے گی کہ ہندوستان میں ان پر لوگ سوار نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں سے ہو جو ان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اُونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی اور گھوڑے ہاتھی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یوہیں اگر قسم کھانے والا اون لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے یا اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے تو گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (3) (مستفاد من الدر وغیرہ)

مسئلہ ۶۴: قسم کھائی کہ کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، ہاتھی، پالکی (4)، ڈولی، بہلی (5)، ریل، یکہ، تانگہ، شکرم (6) وغیرہا ہر قسم کی سواری گاڑیاں اور کشتی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ (7)

مسئلہ ۶۵: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین یا چار جامہ (8) رکھ کر سوار ہوا یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔ (9) (عالمگیری)

...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج۲، ص۷۷.

......المرجع السابق.

...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ...إلخ، ج ٥، ص٥٨٣، وغیره.

......ایک قسم کی سواری جسے کہار اٹھاتے ہیں۔ ......دو پہیوں والی بیل گاڑی۔

......ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔

...... "الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ...إلخ، ج ٥، ص٥٨٣.

......کپڑے کا زین جس میں لکڑی نہیں ہوتی۔

...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان الباب الرابع فی الیمین علی الخروج ...إلخ، ج ٢، ص٨٠.

مسئلہ ۶۶: قسم کھائی کہ اس زین (1) پر سوار نہ ہوگا پھر اوس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اوس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں (3) آدمی کو جانور نہیں کہتے۔ (4) (فتح)

مسئلہ ۶۸: قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زبردستی کسی نے سوار کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس نے زبردستی کی اور اوس کے مجبور کرنے سے یہ خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (6) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۰: جانور پر سوار ہے اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے، ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اوس گھوڑے کو بیچ ڈالا تو اب اوس پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید و عمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: قسم کھائی کہ فلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اوس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دَین (9) نہیں جو مستغرق (10) ہو تو قسم ٹوٹ گئی، خواہ غلام پر بالکل دَین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دَین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی، اگرچہ نیت ہو۔ (11) (درمختار)

......گھوڑے کے اوپر رکھنے والی کاٹھی، پالان جس پر بیٹھتے ہیں۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع فی اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

......یعنی عام بول چال میں۔

...... "فتح القدير"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الخروج ...إلخ، ج٤، ص٣٩٤.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع فی اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

...... المرجع السابق .

و"الدر المختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص٥٨٤.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان الباب الرابع فی اليمين على الخروج ...إلخ، ج۲، ص ۸۰.

......المرجع السابق.

......قرض۔ ......گھرا ہوا۔

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الدخول، ج ٥، ص٥٨٢.

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اوتاری جاتی ہو اوس کے حلق سے اوتارنے کو کھانا کہتے ہیں، اگرچہ اس نے بغیر چبائے اوتارلی اور پتلی چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اوتارنے کو پینا کہتے ہیں، مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہیے (1) بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دار و مدار بول چال پر ہے۔

مسئلہ ۱: اُردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں، لہٰذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اوس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اوس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اوسے سُکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۴: اگر کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوگل دیا (4) تو یہ نہ کھانا ہے نہ پینا مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور مونھ میں رکھ کر اُگل دی یا یہ پانی نہیں پیے گا اور اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اوسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق (6) پی گیا اور فضلہ (7) پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یوہیں اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور اوسے مونھ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اوتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔ (8) (درمختار)

مسئلہ ۶: چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو مونھ میں رکھ کر اوس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے

......یعنی صرف اسی کو کافی نہ سمجھیں۔

......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ٤، ص ٥٣٣.

......المرجع السابق۔ ......منہ سے نکال دیا۔

......"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ٤، ص ٥٣٣.

......رس۔ ......رس چوسنے کے بعد بچا ہوا پھوک۔

......"الدر المختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ٥، ص ٥٨٥.

کے لیے تھوڑا سا کھالینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اوس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اوس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھالینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لیے مونھ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لیے اوس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لیے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہوجائے۔

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ یہ ستو(1) نہیں کھائے گا اور اوسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پیے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا(2) تو قسم نہیں ٹوٹی۔(3)

مسئلہ ۸: آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اوس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہٰذا اس سے مراد اوس کا پھل کھانا ہے۔ یوہیں پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اوسکی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلّف(4) کرکے کسی نے اوس درخت کا کچھ حصہ چھال وغیرہ کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اوسکے کھانے سے مُراد اوس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔(5) (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری(6) نہ کھاؤنگا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقے(7) کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔(8) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اوس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں

......بھنی ہوئی گندم یا جو وغیرہ کا آٹا۔ ......یعنی سوکھا کھالیا۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس فی اليمين على الأكل...إلخ، ج ۲، ص ۸۱.

......مشقت، تکلیف اٹھا کر۔

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل...إلخ، ج ٥، ص ٥٨٧۔٥٨٩.

و"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل...إلخ، ج ٤، ص ٥٣٤، وغيرهما.

......چھوٹا کچا آم۔ ......ایک قسم کی بڑی کشمش۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس فی اليمين على الأكل...إلخ، ج ۲، ص ۸۲.

ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (1) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اوس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔ (2) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو اوس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اوس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں، جو، جوار، باجرا، مکّا (3) کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (4) (بحر)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ یہ سرکہ نہیں کھائے گا اور چٹنی یا سِکَنجبِین (5) کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اوس میں سے بچہ نکلا اور اوسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (6) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اوس کی قلم لگائی (7) تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (8) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائیگا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (9) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائیگا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اون کا گوشت کھایا تو ٹوٹ جائے گی، خواہ شوربے دار ہو یا بُھنا ہوا یا کوفتہ (10)

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين ...إلخ ،ج٤،ص٥٣٤،وغيره.

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين ...إلخ ،ج٤،ص ٥٤٠.

و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان ، باب اليمين في الأكل ...إلخ ، مطلب :اذاتعذرت الحقيقة ...إلخ،ج٥ ، ص ٥٨٧.

......مکئی۔

......"البحر الرائق" ، كتاب الأيمان ، باب اليمين ...إلخ،ج٤،ص ٥٤١.

......سرکہ یا لیمو کے رس کا پکا ہوا شربت۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الخامس في اليمين على الأكل ...إلخ، ج ٢ ،ص ٨١، ٨٣.

......اس درخت کی شاخ دوسرے درخت میں لگائی۔

......"رد المحتار" ، كتاب الأيمان، مطلب فيمالووصل غصن شجرة باخرى، ج٥،ص ٥٨٨.

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ ،ج٥،ص ٥٨٩.

......قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

اور کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں کلیجی، تلی، پھیپڑا، دِل، گُردہ، اوجھڑی، دُنبہ کی چکی (1) کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائیگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یوہیں بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنبہ ان میں داخل نہیں، اگرچہ دُنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔ (3)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائیگا تو پیٹ میں اور آنتوں پر جو چربی لپٹی رہتی ہے اوس کے کھانے سے قسم ٹوٹے گی پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اوس کے کھانے سے یا دُنبہ کی چکی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اوس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ تِل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں (6) نہ کھانے کی قسم کھائی تو بُھنے ہوئے گیہوں کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا کچے گیہوں کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی مگر جبکہ

---

(1) ...... دنبے کی گول چپٹی دم اور اس کی چربی۔

(2) ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین ... إلخ، مطلب: حلف لا یأکل لحماً، ج۵، ص۵۹۳۔۵۹۵.

(3) ...... "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، ج۴، ص۵۳۹.

(4) ......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ... إلخ، مطلب: حلف لا یأکل لحماً، ج۵، ص۵۹۶.

(5) ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ... إلخ، ج۲، ص ۸۳.

(6) ......گندم۔

اوس کی یہ نیت ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائیگا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (1) (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انھیں بویا، اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں ہیں۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سنبوسے (3)، بسکٹ، شیرمال، کلچے، گلگلے، نان پاؤ (4) کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن (5) سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اوس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچا کرتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اوس کے کھانے سے مراد اوس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور اگر کھانا بیچنا اوس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اوس کی مِلک میں ہے، لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (8) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائیگا اور اوس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اوس نے توے پر ڈالی اور سینکی (9) ہے تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اوس نے فقط آٹا گوندھا ہے یا روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں، اگر یہ مراد ہے کہ اوس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤنگا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اوس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا تو اگرچہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج٤، ص٥٤٠.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل ...إلخ، ج٢، ص٨٣، ٨٦.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج٥، ص٥٩٨.

......سموسے۔ ......ڈبل روٹی۔ ......لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں۔

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار" كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، مطلب: لايأكل هذاالبرّ، ج٥، ص٥٩٨.

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، مطلب: لايأكل طعامًا، ج٥، ص٦٠٠.

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، مطلب: حلف لايكلّم عبد فلان ...إلخ، ج٥، ص٦٣٤.

......یعنی توے سے ہٹا کر آگ پر حرارت پہنچائی، پکائی۔

مگر جب اوس کی مِلک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائیگی۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائیگا تو اس میں دو صورتیں ہیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھالیا یا ہلاک ہوگیا یا قسم کھانے والا مرگیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اسکو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مرگیا یا کھانا تلف (2) ہوگیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً (4) کھاتے ہیں لہٰذا اگر مُردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اوس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھائیگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا، ٹڈی (6)، مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (7) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھائیگا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیرا، ککڑی، گاجر، وغیرہا کو میوہ نہیں کہتے۔ (9)

مسئلہ ۳۱: مٹھائی سے مراد اِمرتی (10)، جلیبی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، قلاقند، برفی، لڈو وغیرہا جن

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: لا یأکل خبزًا، ج٥، ص٥٩٩.

......ضائع۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ٢، ص ٨٤.

......عام طور پر۔

......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج٥، ص ٦٠٠.

......ایک قسم کا پروں والا کیڑا جو درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج٢، ص ٨٧، وغیرہ.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج٢، ص٨٧.

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لا یأکل فاکهة، ج٥، ص ٦٠١.

......ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مشابہ ہوتی ہے۔

کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور جہاں کا یہ محاورہ نہیں ہے وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوا ہر میٹھی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوا کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول کے آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اسکو میٹھا بھی بولتے ہیں، غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اُسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں نے دال کو بھی سالن کہتے سنا اور عربی زبان میں تو سرکہ کو بھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، رتالو(1)، اروی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلجم، گوبھی اور دیگر سبزیوں کو ترکاری کہتے ہیں جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تنہا پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری بولتے ہیں۔

مسئلہ ۳۲: قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے ہیں مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔(2)

مسئلہ ۳۳: قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اوس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔(3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائیگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی، اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔(4) (درمختار)

مسئلہ ۳۵: قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائیگا اور کوئی ایسی چیز کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔(5) (درمختار)

مسئلہ ۳۶: جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ

......کچالو۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل ...إلخ، ج ۲، ص ۸۴.

......"ردالمحتار"، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایأکل إدامًا ...إلخ، ج۵، ص ۶۰۴.

......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج۵، ص ۶۰۴.

......المرجع السابق.

ایک مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک کُل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اوس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پیے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہو مگر اوس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یوہیں یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا، اگرچہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور کُل کھا گیا ایک ذرا سی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جائیگا کہ روٹی کھالی، ہاں اگر اوس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائیگا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قسم کھائی کہ اس انار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھا لیا ایک دو دانے چھوڑ دیے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اتنے زیادہ چھوڑے کہ عادۃً اوتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائیگا اور غصب کیے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار رہا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اوسے قبول کر لیا تو اسکے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر زید سے میں نے (5) کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید مر گیا اور اوس کی کمائی کا مال زید کے وراث کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھا لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (6) (عالمگیری)

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل . . . إلخ، ج ٢، ص ٨٤، ٨٥.

......المرجع السابق، ص ٨٥. ......المرجع السابق، ص ٨٥. . ...المرجع السابق، ص ٨٧.

......یہاں غالباً "میں نے" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہو گیا ہے، جبکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "فاشترى شيئاً الحالف من المحلوف عليه. . . لا يحنث" یعنی "اگر زید سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی"۔ ....**عِلْمِیه**

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل. . . إلخ، ج ٢، ص ٨٨.

مسئلہ ۴۱: کسی کے پاس روپے ہیں، قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائیگا پھر روپے کے پیسے بُھنا لیے (1) یا اشرفیاں کر لیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: قسم اوس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانۂ آئندہ میں پائی جا سکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کردوں گا تو قسم ہوگئی اور اُسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یوہیں قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو، لہٰذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمھارا روپیہ کل ادا کرونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مرگیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں، اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اوس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرادیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یوہیں اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اوس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا، اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گرادیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔ (3) (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۴۳: عورت سے کہا اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور صبح کو عورت کو حیض آگیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اوس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔ (4) (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہوگیا۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اوسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا

......چینج کروالیے۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الخامس في اليمين على الأكل...إلخ، ج ٢، ص ٨٩.

......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، مطلب: حلف لايشرب ...إلخ، ج ٥، ص ٦١٧ـ٦٢٠.

و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٢ـ٥٥٤.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، ج ٥، ص ٦١٨.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، ج ٥، ص ٥٣٠.

کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔ (1) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سو رہا تھا، اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اوس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع (2) میں تھا اس نے اوس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے، لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید دہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یوہیں اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی، اس نے اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اوس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اوس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا کہ تُو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت کا بھائی آیا اور اوس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (4) (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کرونگا اور راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر عورت سے کہا اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت سے کلام کرے کہ اوس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداءً نہ ہوگا۔ (5) (بحر)

مسئلہ ۶: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اقرار و بشارت (7) اور خبر دینا یہ سب لکھنے سے ہوسکتے ہیں اور اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج٢، ص١٠١.

و"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٥٨٩-٥٩١.

......محفل، مجلس۔

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل ...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٧_٥٥٩.

......المرجع السابق، ص٥٥٨، ٥٥٩.

......المرجع السابق، ص٥٥٨.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج٢، ص٩٧.

......خوشخبری دینا۔

بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمھارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرونگا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ ظاہر کرنا اشارہ سے بھی ہوسکتا ہے۔ (1) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید نے دروازہ پر آکر کُنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوا یا اوس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اوس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور ایسی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اوس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مرگیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی۔ اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اوس کی مرضی تھی مگر اسے معلوم نہ تھا اور کلام کرلیا تو نہیں ٹوٹی۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لیے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا اُمراء (6) میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسروں سے لکھوایا کرتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔ (7) (درمختار، بحر)

......"الدر المختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٥.

و"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٩.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس فی اليمين علی الكلام، ج ٢، ص ٩٨.

......المرجع السابق. ......المرجع السابق.

......"الدرالمختار" كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٤.

......حکام، بادشاہ وغیرہ۔

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٦.

و"البحرالرائق" كتاب الأيمان، باب اليمين فی الأكل ...إلخ، ج ٤، ص ٥٥٩.

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے زبان سے پڑھنا مقصود نہیں، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کریگا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قولِ ثانی پر(1) فتویٰ ہے۔(2) (بحر)

مگر یہاں کا عام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا۔ لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ(3) ہونا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنے کے لیے بھی بولا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اور اوس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے تو اگر یہ پڑھنا مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لیے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے ٹوٹے گی۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہ کریگا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کریگا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔(4) (بحر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا اور ایک سے کلام کرلیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر یہ نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کریگا تو نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے(5) کلام نہ کریگا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولادِ آدم ہے تو نہیں۔(6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کریگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں۔ اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کرونگا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اوس وقت سے دوسرے دن کے اوسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹے گی۔ اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کرونگا تو اوس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اوسی وقت تک مراد ہے لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے۔ اور اگر رات میں کہا کہ قسم خدا کی فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اوس وقت سے غروب آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے

......یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر۔

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل... إلخ، ج٤، ص٥٥٩.

......ثم رأيت في ردالمحتار قال "ح" و قول محمد هو الموافق لعرفنا كما لا يخفى اھ فللّٰهِ الحمد. ١٢ منه.

...... البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل... إلخ، ج٤، ص٥٦٠.

......آدم علیہ السلام کی اولاد، مراد کسی بھی انسان۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج٢، ص٩٨.

ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے طلوع فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھائی تو اوسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کرلے۔ اور اگر کہا اس سال کلام نہ کرونگا تو سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لیے جائیں گے یعنی اوس وقت سے ختم ذی الحجہ تک۔ یوہیں اگر کہا کہ اس مہینہ میں کلام نہ کرونگا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لیے جائینگے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کرونگا تو اس وقت سے غروب آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات میں کلام نہ کروں گا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا آج اور کل اور پرسوں کلام نہ کروں گا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کرونگا اور نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کرسکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں ہے بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تین دِنوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (1) (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سُبْحٰنَ اللہِ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز (2) پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بِسْمِ اللہِ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اوسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اوسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یوہیں کیا تو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہوگئی، لہٰذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ اوسے کچہری (6) میں لیجا کر حلف دوں گا (7) مدعیٰ علیہ نے (8) جا کر اُسکے حق کا اقرار کرلیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہوگئی اور شکایت

---

[1] ......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی الأکل ...إلخ ،ج٤ ،ص٥٦١.

[2] ...... نماز سے باہر۔

[3] ......" الدرالمختار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج٥ ، ص٦٢٧.

[4] ......"ردالمحتار"، کتاب الأیمان ،باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب مهم : لایکلمه ...إلخ ،ج٥ ،ص ٦٢٨.

[5] ......المرجع السابق،مطلب :أنت طالق یوم اکلم فلانا ...إلخ ،ص٦٢٩.

[6] ......قاضی کی عدالت۔

[7] ......قسم کھلاؤں گا۔

[8] ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہو اس نے۔

نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اوس کا قرض آج ادا کر دیگا اور اوس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔ (1) (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اوس کے دوست یا اوس کی عورت سے کلام نہ کرونگا اور اوس نے غلام کو بیچ ڈالا یا اور کسی طرح اوس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت (2) ہوگئی اور عورت کو طلاق دیدی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اوس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے یا قسم کے وقت یہ اوسکا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائے گی۔ (3) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی فلاں عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں کے فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اوس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کرونگا اور اوس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کریگا اوسنے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اوس سے کلام کیا تو نہیں۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ میں اوس کے پاس نہیں پھٹکوں گا تو یہ وہی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اوس سے کلام نہ کروں گا۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص (8) سے کلام کرتے دیکھا اوس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام

...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایفارقنی ...إلخ، ج۵، ص ۶۳۲.
و "البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج۴، ص ۶۱۳.

...... دشمنی۔

...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج۲، ص۹۹.
و "الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، ج ۵، ص۶۳۳.

...... "الدرالمختار" و "رد لمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل ...إلخ، مطلب: حلف لا یکلم ...إلخ، ج۵، ص۶۳۳.

...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج۲، ص ۹۹.

...... المرجع السابق. ...... المرجع السابق.

...... یعنی غیرمحرم۔

کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اوس گھر میں رہتا ہے مگر محارم (1) میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اوس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اوس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اوسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اوس نے کہا الحمدللہ یا رنج کی سنائی اوس نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یَرْحَمُکَ اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزر لے کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کرسکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں ائمہ کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزر لے کلام نہیں کرسکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کرسکتا ہے اور رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کرسکتا۔ (5) (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ ۱: اگر کہا کہ پہلا غلام کہ خریدوں آزاد ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہوجائیگا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں۔ اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور ڈیڑھ غلام کا مالک ہوا تو جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کپڑے کی نسبت کہا کہ پہلا تھان جو خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق (6) کرے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں خریدوں آزاد ہے اور اوسکے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد

......وہ قریبی رشتے دار جن سے ہمیشہ نکاح حرام ہو۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ،الباب السادس في اليمين على الكلام ،ج٢، ص ١٠١.

......المرجع السابق، ١٠٢.　　......المرجع السابق،ص ٩٩، ١٠٢.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب السادس في اليمين على الكلام ،ج٢، ص ١٠٨.

...... صدقہ۔

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان،باب اليمين في الطلاق والعتاق، ج٥،ص ٦٤٤_٦٤٦.

ہے۔ اور اوس کا پچھلا ہونا اوس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس واسطے کہ جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ اب سے آزاد نہ ہوگا بلکہ جس وقت اوس نے خریدا ہے اوسی وقت سے آزاد قرار دیا جائیگا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہوتا۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مَہر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۴: اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اوسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کیے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اوسے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اوس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کرلے۔ لہٰذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مَہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی۔ اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگرچہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوگی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہوچکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے، اگرچہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔ (2) (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہوگئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوگئی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا، اب اس قسم کے بعد وکیل نے اوس کی عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یوہیں اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کے بعد قسم

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فى الطلاق والعتاق، ج٥، ص٦٤٦.

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فى الطلاق والعتاق، ج٤، ص ٥٧٥.

و"الدرالمختار" كتاب الأيمان ، باب اليمين فى الطلاق والعتاق، ج٥، ص٦٤٦.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب السابع فى اليمين فى الطلاق والعتاق، ج٢، ص ١١١.

کھائی کہ طلاق نہ دے گا، قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی ٹوٹی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگرچہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب وقبول نہ کروں گا۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی، ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۹: جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر (4) کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دینا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی یہ جاننے کے بعد ہے، لہٰذا آزاد نہ ہونگے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائینگے۔ (5) (تنویر الابصار)

خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ ۱: بعض عقد (6) اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہو (7) اور اس میں وکیل کو اسکی حاجت نہیں کہ یہ کہے میں فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں جیسے خریدنا، بیچنا، کرایہ پر دینا کرایہ پر لینا۔ اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل (8) کی طرف نسبت کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہنا پڑیگا کہ یہ دعویٰ میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ اوسی کو ہوتا ہے جو اوس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو مارنا۔ ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز میں نہیں خریدوں گا اور دوسرے سے خریدوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دونگا

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق، ج٢، ص١١١.

بہارِ شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل عبارت یوں ہے "قسم کھانے کے بعد عورت نے کہا میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہوگئی اور قسم بھی نہ ٹوٹی"۔ ... عِلْمِیه

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب السابع في اليمين في الطلاق والعتاق، ج٢، ص١١١.

......"البحر الرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الطلاق والعتاق، ج٤، ص٥٧٣.

......علیحدہ علیحدہ، باری باری۔

......"تنوير الأبصار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الطلاق والعتاق، ج٥، ص٦٤٩.

......یعنی بعض معاملات۔ ......واقع ہو۔ ......وکیل بنانے والا۔

اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دعویٰ نہ کرونگا اور وکیل سے دعوے کرایا یا اپنے لڑکے کو نہیں مارونگا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔ اور جو عقد اس قسم کے ہیں کہ اون کے حقوق اوسکے لیے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط (1) ہوتا ہے بلکہ حقوق اوسکے لیے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو مؤکل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ، صدقہ، وصیت، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا، عاریت لینا، یا جو فعل ایسے ہوں کہ اون کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لیے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا تقاضا، (2) دَین کا قبضہ کرنا، کپڑا پہننا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرلے یا دوسرے سے کرائے بہرحال قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کریگا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کردیا اوس وکیل نے نکاح کردیا یا ہبہ وصدقہ ووصیت اور قرض لینے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دیے یا قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اوس نے پہنا دیا یا قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا اس کے حکم سے دوسرے نے سلوائے یا مکان نہیں بنائیگا اور اسکے حکم سے دوسرے نے بنایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (3) (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کرکے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی۔ یوہیں اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا اُن لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی۔ (4) (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو۔ یوہیں اگر بائع (6) یا مشتری (7) نے اختیار واپسی کا اپنے لیے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ واجارہ کا بھی یہی حکم ہے

......معاملہ طے کرانے والا۔ ......قرض کا مطالبہ کرنا۔

......"فتح القدیر"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٤٤٤، وغیرہ.

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٥٨٠.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع...إلخ، ج٢، ص١١٣.

......"ردالمحتار" کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٥، ص٦٥٨.

......بیچنے والے۔ ......خریدار۔

کہ فاسد(1) سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔(2) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۵: قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اوس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہو گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔(3) (عالمگیری)

مسئلہ۶: صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔(4) (عالمگیری)

مسئلہ۷: قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بے اس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اوس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔(5) (عالمگیری)

مسئلہ۸: قسم کھائی کہ بیچنے کے لیے غلہ نہ خریدے گا اور گھر کے خرچ کے لیے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔(6) (بحر)

مسئلہ۹: قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اوسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔(7) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: قسم کھائی کہ فلاں سے نہیں خریدے گا اور اوس سے بیع سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔(8) (بحر)

...... یعنی ہبۂ فاسد اور اِجارہ فاسد۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع... إلخ، ج٢، ص١١٣ .

و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج٥، ص٦٦٣ .

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ... إلخ، ج٢، ص١١٣ .

...... المرجع السابق . ...المرجع السابق .

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع...إلخ، ج٤، ص٥٨١ .

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج٤، ص٥٨١ .

و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج٥، ص٦٥٨ .

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، ج٤، ص٥٨١ .

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہوگیا تو جب تک اوس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (1)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی چیز کا بھاؤ کیا (2) بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دونگا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہوگئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں۔ (3)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، بے دُھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (4)(بحر) مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ اون کے دُھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعمالی ہیں کہ اونھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدونگا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یوہیں قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لیے (5) تو نہیں ٹوٹی۔ (6)(بحر)

مسئلہ ۱۵: قسم کھائی کہ جَو نہ خریدے گا اور گیہوں خریدے ان میں کچھ دانے جَو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر اینٹ، تختہ، کڑی (7) وغیرہ کے نہ خریدنے کی قسم کھائی اور مکان خریدا، جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔ (8)(عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدیگا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ دودھ نہیں خریدیگا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (9)(بحر)

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثامن فی اليمين فی البيع... إلخ ،ج۲، ص۱۱۳.

...... قیمت لگائی۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ... إلخ ،ج۲، ص۱۱۳.

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فی البيع ...إلخ ج٤،ص٥٨١.

...... یعنی تانبے کے بنے ہوئے سکے خریدے۔

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فی البيع ...إلخ ج٤،ص٥٨١.

...... شہتیر۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان ، الباب الثامن فی اليمين فی البيع ... إلخ ،ج۲، ص۱۱٥.

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان ، باب اليمين فی البيع ...إلخ ج٤ ،ص٥٨١.

مسئلہ ۱۷: قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت (1) وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۱۸: قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائیگا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۱۹: قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہ کریگا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کریگا اور نابالغ ہوں تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کردے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ گئی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا پھر یہ پاگل یا بوہرا ہوگیا اور اس کے باپ نے نکاح کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: قسم کھائی کہ نکاح نہ کریگا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کردیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کردیا ہے تو اگر قول سے جائز کریگا ٹوٹ جائیگی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا ہے تو نہیں ٹوٹے گی۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح کرایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (8) (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اتنے ہی پر نکاح کیا، بعد کو مَہر میں اضافہ کردیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (9) (عالمگیری)

......تھال۔

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج ٤، ص ٥٨١.

...... المرجع السابق .

......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع ...إلخ ، ج ٥، ص٦٧٣.

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأیمان ، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لا یزوج عبده، ج ٥ ، ص٦٦٢.

......"الفتاوی الھندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ ، ج ٢ ، ص١١٨.

......المرجع السابق ، ص١١٧.

......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الأیمان ، باب من الأیمان، فصل فی التزویج، ج ١، ص ٣٠٠.

......"الفتاوی الھندیة"، کتا ب الأیمان ، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ ، ج٢، ص١١٨.

مسئلہ ۲۵: قسم کھائی کہ پوشیدہ نکاح کریگا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہ دیگا اور بغیر مانگے اس نے قرض دیا اوس نے لینے سے انکار کردیا جب بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لے گا اور اس نے مانگا اوس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز عاریت نہ لے گا، اوس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اوسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اوس ٹوٹے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔ (4) (ردالمحتار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ ۱: نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت کے ساتھ (5) کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام و قراءت و رکوع کر کے توڑ دی تو قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑی تو ٹوٹ گئی۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدۂ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہ ٹوٹے گی یعنی اس

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢، ص١١٩.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثامن في اليمين في البيع ...إلخ، ج ٢، ص١١٩.

......المرجع السابق.

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الدخول ...إلخ، مطلب: الأيمان مبنية ...إلخ، ج٥، ص٥٥٧.

......یعنی تمام شرائط وارکان کی پابندی کے ساتھ۔

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع ...إلخ، مطلب: حلف لايصوم ...إلخ، ج ٥، ص ٦٨٢.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب التاسع في اليمين في الحج ...إلخ، ج ٢، ص ١٢١.

سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کریگا اور تنہا شروع کردی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کرلی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی تو مقتدیوں کی نماز ہوجائیگی اگرچہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں اگر جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں لوگوں نے اسکی اقتدا کی جب بھی قسم نہ ٹوٹی اور اگر قسم کے یہ لفظ ہوں کہ نماز میں امامت نہ کرونگا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اوس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر دہنے یا بائیں کھڑے ہوکر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگرچہ ساتھ نہ کھڑا ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہوا قسم ٹوٹ گئی۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ نماز وقت گزار کر نہ پڑھے گا اور سوگیا یہاں تک کہ وقت ختم ہوگیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور وقت ہوجانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔ (5) (شرح وقایہ)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا، اگر تو نماز چھوڑے گی تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ عرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شرعاً قصداً (6) قضا کردینے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اوس نے اوس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ کہا فلاں محلّہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھیگا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اوس نے اس جگہ پڑھی جب بھی ٹوٹ گئی۔ (8) (بحر)

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٨٦.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع...إلخ، مطلب: حلف لا يؤم أحدًا، ج ٥، ص ٦٨٦.

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٠، ٦٠١.

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، مطلب: حلف لا يؤم أحدًا، ج٥، ص٦٨٨.

......"شرح الوقاية مع حاشية عمدة الرعاية"، كتاب الأيمان، ج٢، ص٢٦٣.

...... جان بوجھ کر۔

......"ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، مطلب: حلف لا يؤم أحدًا، ج٥، ص٦٨٨.

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٢.

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ ۱: قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بُن کر کپڑا طیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اوس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اوسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (1) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: انگرکھا (2)، اچکن (3)، شیروانی (4) تینوں میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یوہیں قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں۔ یوہیں پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یوہیں بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ ۳: قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اُس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اُس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یوہیں ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین (5) سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کُرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کُرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کُرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی۔ (6) (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے (7) اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ (8) کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٤.

و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: فی الفرق بین تعیین ...إلخ، ج٥، ص٦٩١.

......ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔ ......ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔

......لمبی پٹی یا کالردار جدید وضع قطع کا لباس۔ ...... چمڑے کا کوٹ۔

......"رد المحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لایلبس حلیا، ج٥، ص٦٩٤.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٤، ص٦٠٦.

......ایک قسم کا زیور۔ ......نگینہ۔

یوہیں اگر اُس پر سونے کا ملمع (1) ہو تو ٹوٹ جائیگی۔ (2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چمڑا یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اوتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا اور بچھا دیا اور اوس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی۔ اس چٹائی پر نہ سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اوس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو، ٹوٹ جائے گی (4) (درمختار، بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا اور اُس پر دوسرا تخت بچھا لیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ اس تخت کے تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اوس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (5) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸: قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اوس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔ (7) (درمختار)

---

(1) ......سونے کا پانی چڑھایا ہوا۔

(2) ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣، وغيره.

(3) ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ملطب: حلف لا يجلس ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٤.

(4) ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٣.

و "البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٤، ص ٦٠٦.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب العاشر فى اليمين فى لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

(5) ......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الأيمان، الباب العاشر فى اليمين فى لبس ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٧.

(6) ...... "الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين فى البيع ...إلخ، ج ٥، ص ٦٩٥.

(7) ......المرجع السابق، ص ٦٩٦.

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ۱: جو فعل ایسا ہے کہ اوس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اوس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہوگا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی جبکہ اوس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اوسے بھی رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر بیں نگاہیں (1) اوس کے ادراک سے (2) قاصر ہیں اور قسم کا مدار (3) حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہٰذا ایسے افعال (4) میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو: مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اوٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اوسے غسل دیا یا اوس کا جنازہ اُٹھایا یا اوسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اوس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو مارونگا یا اوس سے کلام کرونگا یا اوس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اوسے پیار کرونگا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کیے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔ (5) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ۲: قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اوس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اوس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یوہیں اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (6) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ۳: قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مرجائے۔ ہزاروں گھونسے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا۔ اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کردوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کردے تو قسم اوس وقت سچی ہوگی کہ جتنا کہا اوتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مرجائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار

......ظاہر وموجود چیزیں دیکھنے والی نگاہیں۔ ......یعنی دیکھنے سے۔ ......انحصار۔ ......یعنی کام، معاملات۔

......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، مطلب: ترد الحیاۃ ...إلخ، ج٥، ص٦٩٦ وغیرهما.

......"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ...إلخ، ج ٢، ص ١٢٨.

و"البحر الرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج٤، ص٦٠٩.

ڈالنے سے قسم پوری ہوگی۔ (1)(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۴: قسم کھائی کہ اوسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کر کے (2) اوسے ماردی تو قسم پوری ہوگئی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اوسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اوس شخص کو زخمی کردیا تو قسم پوری ہوگئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اوسے کلہاڑی یا تبر (3) سے مارونگا اور اوس کے بینٹ (4) سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (5)(عالمگیری، بحر)

مسئلہ۵: قسم کھائی کہ سَو کوڑے ماروں گا اور سَو کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اوس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہوگئی جبکہ اوسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوادیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (6)(بحر)

مسئلہ۶: کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمھیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اوس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (7)(عالمگیری)

ادائے دَین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ۱: قسم کھائی کہ اوس کا قرض فلاں روز ادا کردوں گا اور کھوٹے روپے (8) یا بڑی گولی کا روپیہ (9) جو دوکاندار نہیں لیتے اوس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اوس روز روپیہ لیکر اوس کے مکان پر آیا مگر وہ ملا نہیں تو قاضی کے پاس داخل کرآئے ورنہ قسم ٹوٹ جائیگی۔ اگر یہ روپے اوسے دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے، نہیں لیتا تو اگر اوس کے پاس اتنے قریب رکھ دیے کہ لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگئی۔ (10)(درمختار، بحر)

......"الفتاوی الهندية"، کتا ب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج۲، ص ۱۲۹.

و"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ... إلخ، ج۵، ص ۷۰۰.

......چوڑی کرکے۔ ......کلہاڑا۔ ......کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ۔

......"الفتاوی الهندية"، کتا ب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج۲، ص ۱۲۹.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦۱۰.

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦۰۹.

......"الفتاوی الهندية"، کتا ب الأیمان ، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ... إلخ، ج ۲، ص ۱۳۰.

......کھوٹے روپے۔ ......برصغیر میں برطانیہ کی حکومت میں ملکہ وکٹوریہ کی تصویر کا جوڑے دار روپیہ جو خالص چاندی کا ہوتا تھا۔

......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ... إلخ، ج۵، ص ۷۰۳.

و"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ... إلخ، ج٤، ص ٦۱۲.

مسئلہ ۲: قسم کھائی کہ فلاں روز اوس کے روپے ادا کردونگا اور وقت پورا ہونے سے پہلے اوس نے معاف کر دیا یا اوس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائیگا اور آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کرلوں گا اور اوس دن کے پہلے معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔ (1) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لیے تجھے نہ چھوڑونگا پھر قرضدار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یوہیں اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لیے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اوس روپے کو مہر قرار دیکر عورت سے نکاح کرلیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۴: قسم کھائی کہ بغیر اپنا لیے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ اُسے دیکھ رہا ہے اور اوس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو مگر جدا ہونا نہ پایا گیا۔ یوہیں اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل (3) ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اوسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اُسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر قرضدار کو مکان میں کرکے باہر سے قفل (4) بند کر دیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا۔ اور اگر قرضدار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور کنجی قرضدار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (5) (بحر)

مسئلہ ۵: قسم کھائی کہ اپنا روپیہ اوس سے وصول کرونگا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اوسی سے لے یا اوس کے وکیل یا ضامن سے یا اوس سے جس پر اوس نے حوالہ کر دیا بہرحال قسم پوری ہوجائے گی۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: قرض خواہ قرضدار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لیے نہ ہٹوں گا اور قرضدار نے آکر اوسے دھکا دیکر ہٹا دیا مگر اوس کے ڈھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم سے نہ چلا اور جب اُس جگہ سے ہٹا دیا گیا اب اوس کے بعد بغیر لیے چلا گیا تو قسم

......"الدرالمختار"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج٥، ص٧٠٦.

و"الفتاوی الهندیة"، کتا ب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدراهم، ج٢، ص١٣٤.

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج٤، ص٦١٣، ٦١٤.

......رکاوٹ، آڑ۔ ......تالا۔

......"البحرالرائق"، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج٤، ص٦١٥.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأیمان، الباب الثانی عشر فی الیمین فی تقاضی الدراهم، ج٢، ص١٣٤.

نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ میں اپنا کُل روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دیتا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گننے میں جو وقفہ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اور اس کو تھوڑا تھوڑا لینا نہ کہیں گے۔ اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لیے تو قسم ٹوٹ جائیگی مگر جب تک کہ کُل روپیہ پر قبضہ نہ کرلے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہوجائیگا اوس وقت ٹوٹے گی اوس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لیے ہیں مگر قسم نہیں ٹوٹی تھی۔ (2) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق ہے اور اوس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لیے نہیں تو طلاق نہ ہوئی۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۹: قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کرونگا اور اس نے ہبہ کیا مگر اوس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہوگئی اور اگر قسم کھائی کہ اوس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اوس نے قبول نہ کی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔ (5) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجالاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اوس نے بی بی کے پاس جانے سے منع کردیا اور یہ نہیں مانا اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا تو اس سے بھی باز آؤں گا جب تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (6) (عالمگیری)

......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤، ١٣٥.

......"الفتاوی الهندية"، كتا ب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٤، ١٣٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج٥، ص٧٠٧.

......"الدرالمختار"، كتاب الأيمان، باب اليمين في البيع... إلخ، ج٥، ص٧٠٩.

......المرجع السابق، ص٧١٤.

......"البحرالرائق"، كتاب الأيمان، باب اليمين في الضرب... إلخ ج٤، ص٦٢٠، وغيره.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأيمان، الباب الثاني عشر في اليمين في تقاضي الدراهم، ج٢، ص١٣٩.

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا (۶۸) یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُہَانًا (۶۹) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۷۰) ﴾ (1)

اور اللہ (عزوجل) کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اوس جان کو ناحق (2) قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پایگا قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اوس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ (عزوجل) اون کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دیگا اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ (۵) اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ (۶)
فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ (۷) ﴾ (3)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے اون پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا (۳۲) ﴾ (4)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِہِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللہِ اِنْ
کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْہَدْ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۲) ﴾ (5)

......پ۱۹، الفرقان: ۶۸ـ۷۰.

......یہاں پر بہارِ شریعت کے نسخوں میں ''اِلَّا بِالْحَقِّ'' کا ترجمہ نہیں تھا جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے لہذا ہم نے ''کنزالایمان شریف'' کی مدد سے متن میں ترجمہ کی تصحیح لفظ ''ناحق'' کے ساتھ کردی ہے۔...علمیہ

......پ۱۸، المؤمنون: ۵ـ۷.

...... پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲.

...... پ۱۸، النور: ۲.

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سَو کوڑے مارو اور تمھیں اون پر ترس نہ آئے، اللہ (عزوجل) کے دین میں اگر تم اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ اون کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۳﴾﴾ (1)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دُنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو اون کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں، اللہ (عزوجل) اون کو بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابن ماجہ عبداللہ بن عمر اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "اللہ (عزوجل) کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس۴۰ رات کی بارش سے بہتر ہے۔" (2)

حدیث ۲: ابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ (عزوجل) کی حدود کو قریب وبعید سب میں قائم کرو اور اللہ (عزوجل) کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمھیں نہ روکے۔" (3)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی، جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے۔) آپس میں لوگوں نے کہا، کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سفارش کریگا؟ پھر لوگوں نے کہا، سوا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا، غرض اسامہ نے سفارش کی، اس پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا: کہ "اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر اُن میں کوئی شریف چوری کرتا تو اوسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے، قسم ہے خدا کی!

---

(1) ...... پ۱۸، النور:۳۳.

(2) ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث: ۲۵۳۷، ج۳، ص۲۱۵.

(3) ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الحدود، باب اقامة الحدود، الحديث: ۲۵۴۰، ج۳، ص۲۱۷.

اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (والعیاذ باللہ تعالٰی) چوری کرتی تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"(1)

حدیث ۴: امام احمد و ابو داود عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ "جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہوجائے (2)، اوس نے اللہ (عزوجل) کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے، وہ ہمیشہ اللہ تعالٰی کی ناراضی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہوجائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اوس میں نہ ہو، اللہ تعالٰی اوسے ردغۃ الخبال میں اوس وقت تک رکھے گا جب تک اوس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔"(3)

حدیث ۵: ابو داود و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "حد کو آپس میں تم معاف کرسکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو، تمھیں درگزر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہوجائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔"(4)

حدیث ۶: ابو داود ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: "(اے ائمہ)! عزت داروں کی لغزشیں دفع کردو (5) مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کرسکتے۔"(6)

حدیث ۷: بخاری و مسلم ابو ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا، ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمایئے، دوسرے نے بھی کہا ہاں یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ ارشاد فرمایا: "عرض کرو۔" اوس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اوس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے، میں نے سَو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہلِ علم سے سوال کیا تو اونھوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائیگا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تم دونوں میں کتاب

...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب (٥٦)، الحديث: ٣٤٧٥، ج٢،ص٤٦٨.

...... یعنی رکاوٹ بن جائے۔

...... "سنن أبي داود"، كتاب الأقضية، باب فيمن يعين على خصومة ... إلخ، الحديث: ٣٥٩٧، ج٣، ص٤٢٧.

...... "سنن أبي داود"، كتاب الحدود، باب العفو عن الحدود ... إلخ، الحديث: ٤٣٧٦، ج٤،ص١٧٨.

...... یعنی معاف کردو۔

...... "سنن أبي داود"، كتاب الحدود، باب في الحد يشفع فيه، الحديث: ٤٣٧٥، ج٤،ص١٧٨.

اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے۔'' (اسکے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:) ''اے انیس! صبح کو تم اسکی عورت کے پاس جاؤ، وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔'' عورت نے اقرار کیا اور اوس کو رجم کیا۔ (1)

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرماتے سنا: کہ ''جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو، اوسے سَو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لیے شہر بدر کر دیا جائے۔'' (2)

حدیث ۹: بخاری و مسلم راوی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اون پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اوس میں آیت رجم بھی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے، رجم اوس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔'' (3)

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم وغیرہما راوی، کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا۔ یہ لوگ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہوجائیگا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا، ہم اس میں بے قصور ہیں۔) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ''توراۃ میں رجم کے متعلق کیا ہے؟'' یہودیوں نے کہا، ہم زانیوں کو فضیحت (4) اور رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔ توریت لاؤ۔ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اوس نے آیتِ رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (آیتِ رجم کو چھپالیا اور اسکو نہیں پڑھا) عبد اللہ بن سلام نے فرمایا: اپنا ہاتھ اوٹھا۔ اوس نے ہاتھ اوٹھایا تو آیتِ رجم اوس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے زانی و زانیہ کے متعلق حکم فرمایا، وہ دونوں رجم کیے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا: کہ ''جب تمھارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے؟'' یہودیوں نے کہا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف و مالدار زنا کرتا تو اوسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اوسے

...... "صحیح مسلم" کتاب الحدود، باب من اعترف ...الخ، الحدیث ٢٥ ـ (١٦٩٧)، ص ٩٣٤.

...... "صحيح البخاري"، كتاب المحاربين ...الخ، باب البكران يجلدان ...إلخ، الحديث: ٦٨٣١، ج٤، ص٣٤٧.

...... "صحيح البخاري"، كتاب المحاربين ...الخ، باب رجم الحبلى من الزنا... إلخ، الحديث: ٦٨٣٠، ج٤، ص ٣٤٣، ٣٤٥.

......ذلیل۔

رجم کرتے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی سزا تجویز کرنی چاہیے، جو امیر وغریب سب پر جاری کی جائے، لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اوس کا مونھ کالا کریں اور گدھے پر اُلٹا سوار کرکے شہر میں تشہیر کریں۔ (1)

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت وقباحت میں جو احادیث وارد ہوئیں، اون میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱: بخاری ومسلم وابوداود ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا۔'' اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ ''جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹّا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالٰی اوس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: کہ اوس شخص سے نورِ ایمان جدا ہوجاتا ہے۔ (2)

حدیث ۱۲: ابوداود وترمذی وبیہقی وحاکم اونھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جب مرد زنا کرتا ہے تو اوس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے، جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اوس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۳: امام احمد عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جس قوم میں زنا (4) ظاہر ہوگا، وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔'' (5)

حدیث ۱۴: صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اون میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ، اوس میں آگ جل رہی ہے اور اوس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ

...... "صحيح البخارى". كتاب المحاربين ...الخ، باب أحكام أهل الذمة ...الخ، الحديث ٦٨٤١، ج٤، ص٣٤٩.
و"صحيح مسلم"، كتاب الحدود، باب رجم اليهود ...الخ، الحديث (١٦٩٩) و(١٧٠٠)، ص٩٣٤، ٩٣٥، وغيرهما.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصى... إلخ، الحديث: ٢٠٢، ص ٦٩٠.
و"سنن النسائي"، كتاب قطع السارق، باب تعظيم السرقة، الحديث: ٤٨٧٦، ص٢٤٠٣.

...... "سنن أبي داود"، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، الحديث: ٤٦٩٠، ص١٥٦٧.

...... مسند امام احمد بن حنبل میں یہاں ''زنا'' کے بجائے ''ربا'' کا ذکر ہے البتہ ("مشكوٰة المصابيح"، كتاب الحدود، الفصل الثالث، الحديث: ٣٥٨٢، ج٢ ص٣١٤) میں زنا کا لفظ موجود ہے۔...علمیہ

...... "المسند" للامام احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عمرو بن العاص، الحديث: ١٧٨٣٩، ج٦، ص٢٤٥.

ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (1)

حدیث ۱۵: حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو اونھوں نے اپنے لیے اللہ (عزوجل) کے عذاب کو حلال کر لیا۔'' (2)

حدیث ۱۶: ابوداود و نسائی و ابن حبان ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ''جو عورت کسی قوم میں اوس کو داخل کر دے جو اوس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اوس سے اولاد ہوئی) تو اوسے اللہ (عزوجل) کی رحمت کا حصہ نہیں اور اوسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔'' (3)

حدیث ۱۷: مسلم و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائیگا اور نہ اونھیں پاک کریگا اور نہ اون کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اون کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر متکبر۔'' (4)

حدیث ۱۸: بزار بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔'' (5)

حدیث ۱۹: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اوس نے پیدا کیا۔'' میں نے عرض کی، بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔'' میں نے عرض کی پھر کونسا؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔'' (6)

حدیث ۲۰: امام احمد و طبرانی مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ''زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی، وہ حرام ہے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اوسے

...... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب (۹۳)، الحديث: ۱۳۸٦، ج۱، ص٤٦٨، والحديث ۷۰٤۷، ج٤، ص٤۲٥.

...... "المستدرك" للحاكم، كتاب البيوع، باب اذا اظهر الزنا والربا فى قرية، الحديث: ۲۳۰۸، ج۲، ص۳۳۹.

...... "سنن أبي داود"، كتاب الطلاق، باب التغليظ فى الانتفاء، الحديث: ۲۲٦۳، ج۲، ص٤۰٦.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار ... إلخ، الحديث: ۱۷۲-(۱۰۷)، ص٦٨.

...... "مجمع الزوائد"، كتاب الحدود، باب ذم الزنا، الحديث: ۱۰٥٤۱، ج٦، ص۳۸۹.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب كون الشرك اقبح الذنوب ...الخ، الحديث: ۱٤۱-(۸٦)، ص٥۹.

حرام کیا، وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دس (۱۰) عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پروسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔''(1)

حدیث ۲۱: حاکم و بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے جوانانِ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اوس کے لیے جنت ہے۔''(2)

حدیث ۲۲: ابن حبان اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔''(3)

حدیث ۲۳: بخاری و ترمذی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص اوس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اوس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو، (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اوس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔''(4)

حدیث ۲۴: امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''میرے لیے چھ۶ چیز کے ضامن ہو جاؤ، میں تمھارے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ بات بولو تو سچ بولو۔ وعدہ کرو تو پورا کرو۔ تمھارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنی نگاہوں کو پست کرو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔''(5)

حدیث ۲۵: ترمذی و ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو قومِ لوط(6) کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ(7) دونوں کو قتل کر ڈالو۔''(8)

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، بقية حديث المقداد بن الأسود، الحديث: ٢٣٩١٥، ج٩، ص٢٢٦.

...... "شعب الإيمان" للبيهقي، باب في تحريم الفروج، الحديث: ٥٤٢٥، ج٤، ص٣٦٥.

...... "الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب النكاح، باب معاشرة الزوجين، ذكر ايجاب الجنة للمرأة...الخ، الحديث: ١٤٥١، الجزء السادس، ج٤، ص١٨٤.

...... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحديث: ٦٤٧٤، ج٤، ص٢٤٠.

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت، الحديث: ٢٢٨٢١، ج٨، ص٤١٢.

...... حضرت لوط علیہ السلام کی قوم لڑکوں کیساتھ بدفعلی کرنے میں مبتلا تھی اور اسی وجہ سے اس قوم پر عذاب کا نزول ہوا۔

...... جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی۔

...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦١، ج٣، ص١٣٧.

حدیث ۲۶: ترمذی و ابن ماجہ و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے، وہ عمل قومِ لوط ہے۔''(1)

حدیث ۲۷: رزین ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ملعون ہے وہ جو قومِ لوط کا عمل کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن پر دیوار ڈھا دی۔(2)

حدیث ۲۸: ترمذی و نسائی و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اُس مرد کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔''(3)

حدیث ۲۹: ابو یعلیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔''(4)

حدیث ۳۰: امام احمد و ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے، وہ ملعون ہے۔''(5)

احکام فقہیّہ

حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اوس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔(6)

مسئلہ ۱: جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے

...... "جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، الحديث: ١٤٦٢، ج٣، ص١٣٨.

...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، الفصل الثالث، الحديث: ٣٥٨٣، ٣٥٨٤، ج٢، ص٣١٤ ـ ٣١٥.

...... "جامع الترمذي"، كتاب الرضاع، باب ماجاء في كراهية اتيان النساء في أدبارهن، الحديث: ١١٦٧، ج٢، ص٣٨٧.

...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحدود... إلخ، الترهيب من اللواط... إلخ، الحديث: ١٤، ج٣، ص١٩٨.

...... "سنن أبي داود"، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، الحديث: ٢١٦٢، ج٢، ص٣٦٢.

...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ج ٦، ص ٥.

بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور اگر حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو حد ساقط ہوجائیگی۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اوسکے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کرسکتا۔ اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اوس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو لہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف الخلقۃ (2) پر قائم نہ کرینگے بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہوجائے اوس وقت حد قائم کرینگے۔ (3) (عالمگیری)

حد کی چند صورتیں ہیں، اون میں سے ایک حد زنا ہے۔ وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ (4) کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ (5) دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہہ ہو نہ شبہۂ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلّف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔ (6) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں۔ اور جس کا حشفہ کٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے وطی کی تو حد واجب نہیں اگرچہ نابالغ سمجھ وال ہو۔ یوہیں اگر گونگا ہو یا مجبور کیا گیا ہو یا اتنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ (8) کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ (9) نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی (10) ہوئی تو حد نہیں۔ یوہیں کسی نے اپنے لڑکے کی باندی (11) یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہۂ نکاح (12) یا شبہۂ مِلک (13) ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں

...... "الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدو د،مطلب: التوبةتسقط الحد قبل ثبوته ، ج ٦،ص ٦.

...... یعنی پیدائشی کمزور۔

......" الفتا وى الهندية" ،كتاب الحدو د، الباب الاول فى تفسيره... الخ ،ج ٢ ،ص١٤٣.

......قابلِ شہوت۔

......سرِ ذَکر کے برابر۔

......"الدر المختار"، كتاب الحدود ،ج ٦ ، ص٧.

و"الفتاوى الهندية"كتاب الحدود، الباب الثانى فى الزنا،ج٢،ص١٤٣.

......" رد المحتار"،كتاب الايمان ،مطلب الزنى شرعاً ...الخ، ج ٦، ص ٨.

......آقا، مالک۔

......آقا کی اجازت کے بغیر۔

......مجامعت، ہمبستری۔

...... بیٹے کی لونڈی۔

......نکاح کا شبہہ۔

......ملکیت کا شبہہ۔

عدت کے اندر اوس سے وطی کی یا لڑکے نے باپ کی باندی سے وطی کی اگر اوس کا یہ گمان تھا کہ وطی حلال ہے تو حد نہیں، ورنہ ہے۔ (1) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: حاکم کے نزدیک زنا اوس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر وطی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو زنا ثابت نہ ہوگا۔ (2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آکر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اوٹھ اوٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کرلی جائے گی۔ اور اگر دارالقضا (3) کے باہر سب مجتمع (4) تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آکر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو۲ یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اوس پر حد ہے نہ گواہوں پر، اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہ اوس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو اون تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔ (6) (بحر)

مسئلہ ۸: اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو نہ اوس پر حد ہے، نہ ان پر۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی اون سے دریافت کریگا کہ زنا کس کو کہتے ہیں۔ جب گواہ اس کو بتالیں گے اور یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اوس کے ساتھ وطی کی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو اون سے دریافت کریگا کہ کس طرح زنا کیا یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتالیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا کہ زمانہ دراز گزر کر تمادی (8) تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے وطی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہ کہاں زنا کیا کہ شاید دارالحرب میں ہوا ہو تو حد نہ ہوگی۔ جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اب اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی

......"الفتاوى الهندية" كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج۲، ص۱۴۳.

و" رد المحتار" كتاب الايمان ،مطلب الزنى شرعاً ...الخ، ج ٦، ص ٩.

......" الدر المختار"، كتاب الحدود ج ٦ ، ص ١١ ،وغيره.

...... یعنی عدالت، قاضی کی کچہری۔

......اکٹھے۔

......" رد المحتار"، كتاب الحدود ج ٦ ،ص ١١.

......" البحر الرائق"، كتاب الحدود، ج ٥ ،ص٩.

......" الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

......اتنی مدت جس کے گزر جانے کے بعد دعویٰ دائر کرنے کا حق نہیں رہتا۔

کو معلوم ہے تو خیر ورنہ ان کی عدالت (1) کی تفتیش کرے گا یعنی پوشیدہ وعلانیہ اس کو دریافت کرے گا۔ پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پورے پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس امر کو لکھ دیں کہ یہ عادل ہے اسکی گواہی قابل قبول ہے اسکے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اوسے بلا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا کیا جس شخص کی نسبت تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے جب وہ تصدیق کرلے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوگئی۔ اب اوس کے بعد اُس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کریگا کہ تو محصن ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو)۔ اگر وہ اپنے محصن ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنے دریافت کرینگے یعنی اگر خود اوس نے محصن ہونے کا اقرار کیا ہے تو اوس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کرینگے۔ اگر اس کے صحیح معنے بتا دیے تو رجم کا حکم دیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا میں محصن نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اوس کا احصان ثابت نہ ہوا تو سَو دُرے مارنے کا قاضی حکم دیگا۔ (2) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کرینگے یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اوس پر نہ گواہوں پر۔ یوہیں جب اون سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اوسے نہیں پہچانتے یا پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے، بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ، جب بھی حد نہیں۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۱۱: دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اُس کے اقرار کو رد کردے جب چوتھی بار اوس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سؤال قاضی اس سے بھی کریگا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں اور کس کے ساتھ کیا اور کب کیا اور کہاں کیا اور کس طرح کیا اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دیدے تو حد قائم کریں گے۔ اور اگر قاضی کے سوا کسی اور کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ بتاتا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے یعنی جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اوس وقت میں اس کی زوجہ تھی یا مرد

---

[1] ......یعنی قابل شہادت ہونے۔

[2] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ۲، ص ۱۴۳، وغيره.

[3] ......"البحر الرائق"، كتاب الحدود، ج ۵، ص ۹.

کا عضوِ تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے۔ غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں صلاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اوس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان سب صورتوں میں حد نہیں۔ (1) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۱۲: زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کریگا۔ یوہیں اگر عورت کنیز تھی اور زنا کے بعد اوسے خرید لیا تو اس سے حد جاتی نہ رہے گی۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار قرار دیا جائیگا اور اگر چار دنوں میں یا چار مہینوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائے جائیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بہتر یہ ہے کہ قاضی اوسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہہ کے ساتھ وطی کی ہوگی یا تو نے اوس سے نکاح کیا ہوگا۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اوس نے کہا میں پہچانتا نہیں یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اوس سے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کرینگے۔ (5) (بحر)

مسئلہ ۱۶: قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد نہیں قائم کرسکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرلے۔ اور اگر کہیں دوسری جگہ اوس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔ (6) (بحر)

مسئلہ ۱۷: جب اقرار کرلے گا تو قاضی دریافت کریگا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احصان کے معنے پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کیا اور گواہوں سے اوس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ دُرے مارنا۔ (7) (عالمگیری)

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ٢، ص ١٤٣.

و"الدرمختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص ١٥، وغيرهما.

......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦ ص ١٦.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ٢، ص ١٤٤.

......المرجع السابق.

......"البحر الرائق"، كتاب الحدود، ج ٥، ص ١٢.

......المرجع السابق.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثاني في الزنا، ج ٢ ص ١٤٣.

مسئلہ ۱۸: اقرار کرچکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان حد میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا یا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اُسے چھوڑ دینگے حد قائم نہ کرینگے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا ہو تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے۔ اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کر گیا(1) تو رجم نہ کرینگے۔(2) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اوسے دوڑ کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔(3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: رجم کی صورت یہ ہے کہ اوسے میدان میں لیجا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مرجائے اور رجم کے لیے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں۔ اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے(4) کہ ایسا ماروں کہ مرجائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ ہاں اگر یہ اوس کا ذی رحم محرم ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اوس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر نہ قصاص ہے نہ دیت مگر سزا دینگے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی۔ ہاں اگر حکمِ رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص یا دیت واجب ہوگی۔(5) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہیں مثلاً سخت بیمار ہیں یا اون کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا اون میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گواہی کے بعد ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہوگیا۔(6) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: سب گواہوں میں یا اون میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہوگیا یا اندھا یا گونگا ہوگیا یا اوس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگرچہ یہ عیوب حکم رجم کے بعد

......یعنی اپنے محصن ہونے کے اقرار سے مکر گیا۔

......"الد ر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص١٦.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدو د، الباب الثانی فی الزنا، ج٢، ص ١٤٤.

...... ارادہ کرے۔

......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص ١٧.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدو د، الباب الثانی فی الزنا، ج٢، ص ١٤٥.

......"الدر المختار"، کتاب الحدود، ج٦، ص ١٧.

پائے گئے تو رجم ساقط ہوجائیگا۔ یوہیں اگر زانی غیر محصن (1) ہو تو کوڑے مارنا بھی ساقط ہے اور گواہ مرگیا یا غائب ہوگیا تو دُرّے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔ (2) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر ماریگا پھر اور لوگ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا ہو تو پہلے بادشاہ شروع کرے اوس کے بعد اور لوگ۔ (3) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: اگر قاضی عادل فقیہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگرچہ ان کے سامنے شہادت نہ گزری ہو رجم کرسکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے نہ گزری ہو یا فیصلہ کی تفتیش کر کے موافقِ شرع نہ پالے اوس وقت تک رجم جائز نہیں۔ (4) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: جس کو رجم کیا گیا، اوسے غسل و کفن دینا اور اوس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (5) (تنویر)

مسئلہ ۲۶: اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اوسے دُرّے مارے جائیں، اگر آزاد ہے تو سو ۱۰۰ دُرّے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس ۵۰ اور دُرّہ اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو نہ اُس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا ہو تو اوس کو کوٹ کر ملائم کرلیں اور متوسط طور پر ماریں، نہ آہستہ نہ بہت زور سے۔ نہ دُرّے کو سر سے اُونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اوسے کھینچے بلکہ اُوپر کو اوٹھالے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے، بلکہ مختلف جگہوں پر مگر چہرہ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔ (6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دُرّہ مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اوتار لیے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اوتاریں کہ ستر ضرور ہے اور عورت کے کپڑے نہ اوتارے جائیں ہاں پوستین (7) یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اوتروالیں مگر جبکہ اوس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اوتروائیں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر دُرّے ماریں۔ زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ

......جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی نہ کی ہو۔

......" الدر المختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ١٧.

......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود ،الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٦، وغيره.

......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود ،الباب الثانی فی الزنا، ج ٢، ص ١٤٦.

و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص ١٩.

......"تنوير الابصار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٠.

......" الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص ٢٠.

...... چمڑے کا کوٹ۔

ہو تو اوسے ستون سے باندھ کر یا پکڑ کر کوڑے ماریں۔ اور عورت کے لیے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لیے نہ کھودیں۔ (1) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس مارے تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لیے شہر بدر کردیں۔ ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کرسکتا ہے مگر یہ حد کے اندر داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: زانی اگر مریض ہے تو رجم کردینگے مگر کوڑے نہ مارینگے جب تک اچھا نہ ہوجائے ہاں اگر ایسا بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اوس سے ماریں کہ سب شاخیں اوس کے بدن پر پڑیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہولے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رجم کرنا ہے تو فوراً کردیں، ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنیوالا کوئی نہ ہو تو دو۲ برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رجم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اور اوس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معاینہ کریں اگر یہ کہہ دیں کہ حمل ہے تو دو۲ برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہوگیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کردیں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: محصن ہونے کی سات شرطیں ہیں: آزاد ہونا۔ عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا۔ نکاح صحیح ہونا۔ نکاحِ صحیح کے ساتھ وطی ہونا۔ میاں بی بی دونوں کا وقتِ وطی میں صفاتِ مذکورہ کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا ہے یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن ومحصنہ نہیں، ہاں اگر اوس کے آزاد ہونے کے بعد وطی

---

[1] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدو د ،الباب الثاني في الزنا،ج٢،ص ١٤٦.
و" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنى شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ٢١.

[2] ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب الزنى شرعا ...الخ ،ج ٦، ص ٢١.

[3] ......" الدر المختار" و"رد المحتار"، كتاب الحدود ،مطلب في الكلام على السياسة ،ج ٦، ص ٢٢.

[4] ......المرجع السابق ،ص ٢٤.

[5] ......المرجع السابق.

واقع ہوئی تو اب محصن ہو گئے۔ (1) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳: مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بی بی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہو لے رجم نہ کرینگے۔ (2) (بحر)

مسئلہ ۳۴: مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا۔ اور پاگل اور بوہرا ہونے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے مگر ان دونوں میں اچھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگرچہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ہو جائیگا۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: محصن رہنے کے لیے نکاح کا باقی رہنا ضرور نہیں، لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے، اگرچہ عمر بھر مجرد (5) رہے۔ (6) (درمختار)

کہاں حد واجب ہے اور کہاں نہیں

ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو، اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اوسے چھوڑ دو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے، یہ اوس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔'' (7) نیز ترمذی وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اوس عورت پر حد نہ لگائی اور اوس مرد پر حد قائم کی جس نے اوس کے ساتھ کیا تھا۔ (8)

......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص٢٥، وغيره.

......"البحر الرائق"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا ...الخ، ج ٥، ص ٤١.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الثالث فى كيفية الحد، ج ٢، ص١٤٥.

......المرجع السابق.

...... یعنی شادی کے بغیر۔

......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج ٦، ص ٢٨.

......"سنن الترمذى"، كتاب الحدود، باب ماجاء فى درء الحدود، الحديث: ١٤٢٩، ج٣، ص١١٥.

......المرجع السابق، باب ماجاء فى المرأة اذا استُكرِهَت على الزنا، الحديث: ١٤٥٨، ج٣، ص١٣٥.

مسئلہ۱: یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائیگی اور اگر اوس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائیگی اور اوس کا اعتبار صرف اوس شخص کی نسبت کیا جا سکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہو سکتا ہے اور جس کو نہیں ہو سکتا وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضرور ہے فقط وہم کافی نہیں۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ۲: اکراہ (2) کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوگی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کر لے کہ اکراہ پایا گیا۔ (3) (درمختار)

مسئلہ۳: جس عورت سے وطی کی گئی اُس میں مِلک کا شبہہ ہو تو حد قائم نہ ہوگی اگرچہ اوس کو حرام ہونے کا گمان ہو، جیسے اپنی اولاد کی باندی۔ جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور وہ عدت میں ہو، اگرچہ تین طلاق کی نیت کی ہو۔ بائع (4) کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری (5) نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع اگر فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مَہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اوس لونڈی سے وطی کی۔ لونڈی میں چند شخص شریک ہیں، اون میں سے کسی نے اوس سے وطی کی۔ اپنے مکاتب کی کنیز (6) سے وطی کی۔ غلام ماذون جو خود اور اوس کا تمام مال دَین میں مستغرق ہے (7)، اُس کی لونڈی سے وطی کی۔ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے اون میں سے کسی سے وطی کی۔ بائع کا اوس لونڈی سے وطی کرنا جس میں مشتری کو خیار (8) تھا۔ یا اپنی لونڈی سے استبرا سے قبل وطی کی۔ یا اوس لونڈی سے وطی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے۔ یا اوس کی بہن اس کے تصرف (9) میں ہے۔ یا اپنی اوس لونڈی سے وطی کی جو مجوسیہ (10) ہے۔ یا اپنی زوجہ سے وطی کی (11) جو مرتدہ ہوگئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہوگئی، مثلاً اس کے بیٹے سے اوس کا تعلق ہو گیا یا اوس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔ (12) (درمختار، ردالمحتار)

......"الفتاری الهندية"، كتاب الحدو د، الباب الرابع في الوطء الذى يوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٧.

......اس سے مراد اِکراہ شرعی ہے۔

......"الدر المختار"، كتاب الحدو د، باب الوطء الذى يوجب الحد ...الخ، ج ٦، ص ٢٩.

...... بیچنے والا۔

...... خریدار۔

......لونڈی۔

...... یعنی قرض تمام مال کو شامل ہو۔

......اختیار۔

......قبضہ، ملک، نکاح۔

......آگ کی پوجا کرنے والی۔

......جماع کیا۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذى يوجب...الخ، مطلب: فى بيان شبهة المحل، ج٦، ص ٣٠-٣٢.

مسئلہ ۴: شبہہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگرچہ وہ جانتا ہے کہ یہ وطی حرام ہے بلکہ اگرچہ اس کو حرام بتاتا ہو۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: شبہۂ فعل اس کو شبہۂ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں، مگر اس نے اوس وطی کو حلال گمان کرلیا تو جب ایسا دعویٰ کریگا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی اگرچہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ماں باپ کی لونڈی سے وطی کی یا عورت کو صریح لفظوں میں تین طلاقیں دیں اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے۔ ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں۔ یا اپنی عورت کی باندی یا مولیٰ کی باندی سے وطی کی یا مرتہن (2) نے اُس لونڈی سے وطی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا دوسرے کی لونڈی اس لیے عاریۃً لایا تھا کہ اوس کو گروی رکھے گا اور اوس سے وطی کی یا عورت کو مال کے بدلے میں طلاق دی یا مال کے عوض خلع کیا، اُس سے عدت میں وطی کی یا ام ولد کو آزاد کردیا اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی، ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں وطی حلال تھی اور اگر اس قسم کی وطی ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اوس کا گمان معلوم ہوسکے تو جو موجود ہے، اوس پر حد قائم کی جائے گی۔ (3) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لیے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا نوکر رکھ کر لایا تھا یا اس کے پاس امانۃً تھی اوس سے وطی کی تو حد ہے اگرچہ حلال ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کرکے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بی بی ہے اس نے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بی بی نہ تھی تو حد نہیں۔ (5) (درمختار) یعنی جبکہ پیشتر سے (6) یہ اوس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو اون عورتوں کا قول کس

......"رد المحتار"، کتاب الحدود، مطلب الزنی شرعا...الخ، ج ٦، ص٩.

......جس کے پاس گروی رکھی ہے۔

......"الدرالمختار" کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٣٣۔٣٥.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج ٢، ص ١٤٨.

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، ج ٦، ص ٤١.

......پہلے سے۔

طرح اعتبار کریگا۔ یوہیں اگر عورتیں نہ کہیں مگر سُسرال والوں نے جس عورت کو اوس کے یہاں بھیج دیا ہے اُس میں بیشک یہی گمان ہوگا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ پیشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض واقعے ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو براتیں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں بہنیں بدل گئیں اوس کی اوس کے یہاں اوسکی اس کے یہاں آگئی لہٰذا یہ اشتباہ ضرور معتبر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: شبہہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا اوس سے نکاح کر کے وطی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت ابھی عدّت میں تھی اوس سے نکاح کیا تو اگرچہ یہ نکاح نکاح نہیں مگر حد ساقط ہوگئی، مگر اسے سزا دی جائے گی۔ یوہیں اگر اوس عورت کے ساتھ نکاح تو ہوسکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد وطی کی تو حد ساقط ہوگئی۔ (1) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اوسے زوجہ گمان کر کے وطی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے وطی کی اگرچہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عاقل بالغ نے پاگل عورت سے وطی کی یا اتنی چھوٹی لڑکی سے وطی کی، جس کی مثل سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سورہی تھی اوس سے وطی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہوگی، عورت پر نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مرد نے چوپایہ سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلادیں، اوس سے نفع اوٹھانا مکروہ ہے۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اوس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اوسے اوندھا کر کے گرائیں اور اوس پر پتھر برسائیں یا اوسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اوسے قتل کرڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے، اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے

......"الدر المختار"، كتاب الحدود، ج٦، ص٣٦-٣٨، وغيره.

......"رد المحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ... الخ، مطلب اذا استحل المحرم ... الخ، ج ٦، ص ٤٠.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الرابع في الوطء ... الخ ج٢، ص ١٤٩.

...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد ... الخ، مطلب في وطء البهيمة، ج٦، ص ٤١.

نزدیک حد قائم کرنے سے اوس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو، اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو(1) حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔(2) (درمختار، بحر وغیرہما)

مسئلہ ۱۳: کسی کی لونڈی غصب کرلی اور اوس سے وطی کی پھر اوس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یوہیں اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کرلیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔(3) (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ ۱: جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی اب دیتا ہے تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کے سبب ہے مثلاً بیمار تھا یا وہاں سے کچہری دور تھی یا اوس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک(4) تھا تو یہ تاخیر مضر(5) نہیں یعنی گواہی قبول کرلی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی مگر حدِ قذف(6) میں اگرچہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور تمادی ہوچکی ہے(7) تو حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔(8) (درمختار)

مسئلہ ۲: اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگرچہ تمادی ہوگئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور تمادی ہو تو حد نہیں۔(9) (درمختار)

مسئلہ ۳: شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ مونھ سے بُو اُڑ گئی تو تمادی ہوگئی اور اس کے علاوہ اوروں میں تمادی جب ہوگی کہ ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔(10) (تنویر)

......یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کرنے کو۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٥.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٥، ص٢٧، ٢٨، وغیرھما.

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ...الخ، ج٦، ص٤٨.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الغصب، الباب الحادی عشر فیما یلحق العبد المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٤٥.

......خطرناک۔ ......نقصان دہ۔

......تہمتِ زنا کی حد۔ ......یعنی اتنی مدت گزر چکی ہے جس کے بعد حد نافذ نہیں ہوتی۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی والرجوع عنھا، ج٦، ص٥٠.

......المرجع السابق.

......"تنویر الأبصار"، کتاب الحدود، باب الشھادة علی الزنی والرجوع عنھا، ج٦، ص٥١.

مسئلہ ۴: تمادی عارض ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو نہ زانی پر حد ہے، نہ گواہوں پر۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہیں چلی گئی ہے تو مرد پر حد قائم کرینگے۔ یوہیں اگر زانی خود اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۶: چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا۔ یا دو کہتے ہیں کہ اس نے جبراً زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں کہ عورت راضی تھی۔ یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے دوسرا مکان بتایا۔ یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے درجہ میں زنا کیا اور دو کہتے ہیں بالاخانہ پر۔ یا دو نے کہا جمعہ کے دن زنا کیا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں۔ یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا۔ یا دو ایک عورت کو کہتے اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں۔ یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت اون چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں، نہ ان پر نہ گواہوں پر۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے۔ یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا۔ یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبی کہتا ہے اور کوئی ٹھگنی (4) تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اوسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو نہ زنا کی حد قائم ہوگی

...... "ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنىٰ...إلخ، ج٦، ص٥١.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى والرجوع عنها، ج٦، ص٥١.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الخامس فى الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٢، ١٥٣.

......چھوٹے قد والی۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب الحدود، الباب الخامس فى الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٣.

نہ قصاص۔ یہ اوس وقت ہے کہ دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور اگر ایک شہادت گزری اور حاکم نے اوس کے مطابق حکم کر دیا، اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا اندھا یا نابالغ یا مجنون ہے یا اوس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا کافر ہے تو اوس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوگی۔ اور اگر ان کی شہادت کے بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اوس شخص پر جو کوڑے مارنے سے چوٹ آئی بلکہ مر بھی گیا اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کیا بعد کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص نا قابل شہادت تھا تو بیت المال سے دیت دینگے۔ (2) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۰: رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کی تو صرف اسی پر حدِ قذف جاری کرینگے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کی تو سب پر حدِ قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کی تو اس پر کچھ نہیں اور اون چار باقیوں میں ایک نے اور رجوع کی تو ان دونوں پر حدِ قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں ملکر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کی تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں، ہر ایک ایک ایک حصہ دے۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۱۱: جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا (4) وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھے تو مرجوم (5) کی دیت اوسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے نہ حد قذف۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: گواہوں کا تزکیہ ہوا (7) اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو بیت المال سے دیت

...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب الخامس فی الشهادة علی الزنا والرجوع عنها، ج٢، ص١٥٣.

...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی ...إلخ، ج٦، ص٥٢، ٥٣.

و "البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی ...إلخ، ج٥، ص٣٧، ٣٨.

...... "البحرالرائق" كتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی ...إلخ، ج٥، ص٣٨، ٣٩.

...... عادل ومعتبر ہونے کی تحقیق کی۔ ...... جسے رجم کیا گیا ہو۔

...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة علی الزنی ...إلخ، ج٦، ص٥٥.

...... بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درمختار" میں اس مقام پر "لم يزك الشهود" یعنی "گواہوں کا تزکیہ نہ ہوا" مذکور ہے۔... عِلْمِیہ

دی جائے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اوس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق نہ ہونگے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے، لہٰذا بغرض ادائے شہادت جائز ہے جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے (2) اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لیے نظر کی تھی تو فاسق ہوگئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔ (3) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: مرد اپنے محصن ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہوگا یا اوس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی محصن ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زوجہ سے وطی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد محصن ہے اور عورت نہیں۔ (4) (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝۹۲ ﴾ (5)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمھارے اندر عداوت اور بغض ڈالدے اور تم کو اللہ (عزوجل) کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم ہو باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ (عزوجل) کی اور رسول کی اطاعت کرو اور

...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها، ج٦، ص٥٦.

...... یعنی حقنہ کرنے والے۔

...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٦، ص٥٦، ٥٧.

و"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٥، ص٤٠، ٤١.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب الشهادة على الزنى ... إلخ، ج٦، ص٥٧.

...... پ٧، المائدة: ٩٠-٩٢.

پرہیز کرو اور اگر تم اعراض کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صاف طور پہنچا دینا ہے۔

شراب پینا حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اگر اس کو معاصی (1) اور بے حیائیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے۔ احادیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی وابوداود وابن ماجہ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے، وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔''(2)

حدیث ۲: ابوداود ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضا کو سست کرنے والی، حواس کو کند کرنے والی مثلاً افیون) سے منع فرمایا۔(3)

حدیث ۳: بخاری ومسلم وابوداود وترمذی ونسائی وبیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دُنیا میں شراب پیے اور اوس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے، وہ آخرت کی شراب نہیں پیے گا۔''(4)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالٰی نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیے گا اوسے طینة الخبال سے پلائیگا۔'' لوگوں نے عرض کی، طینة الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ''جہنمیوں کا پسینہ یا اون کا عصارہ (نچوڑ)۔''(5)

حدیث ۵: صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ اونھوں نے عرض کی، ہم تو اوسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔''(6)

...... یعنی گناہوں۔

...... "جامع الترمذي"، ابواب الاشربة، باب ماجاء ما اسكر كثيره ... إلخ، الحديث: ١٨٧٢، ج٣، ص٣٤٣.

...... "سنن أبي داود"، كتاب الاشربة، باب النهى عن المسكر، الحديث: ٣٦٨٦، ج٣، ص٤٦١.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ٧٣-(٢٠٠٣)، ص١١٠٩.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب بيان ان كل مسكر خمرا ... إلخ، الحديث: ٧٢-(٢٠٠٢)، ص١١٠٩.

...... "صحيح مسلم"، كتاب الاشربة، باب تحريم التداوى بالخمر... إلخ، الحديث: ١٢-(١٩٨٤)، ص١٠٩٧.

حدیث ۶: ترمذی نے عبداللہ بن عمر اور نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیے گا، اوس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول فرمائیگا پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) قبول فرمائیگا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا اور نہر خبال سے اوسے پلائیگا۔''(1)

حدیث ۷: ابو داود نے ویلم حمیری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں (2) کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا: ''کیا اُس میں نشہ ہوتا ہے؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''تو اس سے پرہیز کرو۔'' میں نے عرض کی، لوگ اسے نہیں چھوڑینگے۔ فرمایا: ''اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے قتال کرو۔''(3)

حدیث ۸: دارمی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (4)

حدیث ۹: امام احمد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیے گا، میں اوسکو اوتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اوسے چھوڑے گا، میں اوس کو حوض قدس (5) سے پلاؤں گا۔''(6)

حدیث ۱۰: امام احمد و نسائی و بزار و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''تین شخصوں پر اللہ (عزوجل) نے جنت حرام کردی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا

...... "جامع الترمذي"، كتاب الاشربة، باب ماجاء في شارب الخمر، الحديث: ١٨٦٩، ج٣، ص٣٤٢.

...... گندم۔

...... "سنن أبي داود"، كتاب الاشربة، باب النهى عن السكر، الحديث: ٣٦٨٣، ج٣، ص٤٦٠.

...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ...إلخ، الحديث: ٣٦٥٣، ج٢، ص٣٣٠.

...... اس سے مراد جنت کے حوض ہیں جن میں حوضِ کوثر بھی داخل ہے۔ ...علمیہ

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابى امامة الباهلى، الحديث: ٢٢٢٨١، ج٨، ص٢٨٦.

اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔"(1)

حدیث ۱۱: امام احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان و حاکم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: "تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔"(2)

حدیث ۱۲: امام احمد نے ابن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: "شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔"(3)

حدیث ۱۳: ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس۱۰ شخصوں پر لعنت کی۔ بنانے والا اور بنوانے والا اور پینے والا اور اُٹھانے والا اور جس کے پاس اُٹھا کر لائی گئی اور پلانے والا اور بیچنے والا اور اس کے دام(4) کھانے والا اور خریدنے والا اور جس کے لیے خریدی گئی۔(5)

حدیث ۱۴: طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: "جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ شراب نہ پیے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔"(6)

حدیث ۱۵: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: "شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔"(7)

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۵۳۷۲، ج۲، ص ۳۵۱.

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان تحریر فرماتے ہیں: "بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں خبیث سے مراد زنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچوں کے زنا یا بے حیائی، بے پردگی اجنبی مردوں سے اختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوجود قدرت کے نہ روکے وہ بے حیا دیُّوث ہے مگر مرقات نے یہاں فرمایا کہ تمام بے غیرتی کے گناہ اس میں شامل ہیں جیسے شراب نوشی، غسلِ جنابت نہ کرنا دیگر اس قسم کے جُرم، اللہ تعالیٰ دینی غیرت دے۔

("مرقاۃ المفاتیح"، ج ۷، ص ۲۴۱ تحت الحدیث: ۳۶۵۵، "مرآۃ المناجیح"، ج ۵، ص ۳۳۷)

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث: ۱۹۵۸۶، ج۷، ص ۱۳۹.

...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن العباس، الحدیث: ۲۴۵۳، ج ۱، ص ۵۸۳.

...... **قیمت۔**

...... "جامع الترمذي"، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ خلا، الحدیث: ۱۲۹۹، ج۳، ص ۴۷.

...... "المعجم الکبیر"، الحدیث: ۱۱۴۶۲، ج ۱۱، ص ۱۵۳.

...... "المستدرک للحاکم"، کتاب الاشربة، باب اجتنبو الخمر ... إلخ، الحدیث: ۷۳۱۳، ج ۵، ص ۲۰۱.

حدیث ۱۶: ابن ماجہ وبیہقی ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وصیت فرمائی: کہ ''خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا، اگرچہ ٹکڑے کر دیے جاؤ، اگرچہ جلا دیے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً(1) ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے، اوس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''(2)

حدیث ۱۷: ابن حبان وبیہقی حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر فریفتہ(3) ہوگئی اس نے اوس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اوسے بُلا کر لا، وہ بُلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اوس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کردونگی۔ جب اوس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑیگا کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہٰذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اون میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔(4)

حدیث ۱۸: ابن ماجہ وابن حبان ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اوس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور اون کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سوئر بنا دیے جائیں گے۔''(5)

حدیث ۱۹: ترمذی و ابو داود نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شراب پیے، اُسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیے تو اسے قتل کر ڈالو۔'' اور یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خوار(6) لایا گیا، اُسے کوڑے مارے

......جان بوجھ کر۔

......"سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب الصبر على البلاء، الحديث: ٤٠٣٤، ج٤، ص٣٧٦.

......عاشق۔

......"صحيح ابن حبان"، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة، الحديث: ٥٣٢٤، ج٧، ص٣٦٧.

......"سنن ابن ماجه"، أبواب الفتن، باب العقوبات، الحديث: ٤٠٢٠، ص٢٧١٩.

......شراب پینے والا۔

اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ (1)

حدیث ۲۰: بخاری و مسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (2)

حدیث ۲۱: صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا، ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے اوسے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اَسّی ۸۰ کوڑے کا حکم دیا۔ (3)

حدیث ۲۲: امام مالک نے ثور بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے حدِ خمر (4) کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اَسّی ۸۰ کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا، بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا، افترا کرے گا، لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی ۸۰ کوڑوں کا حکم دیا۔ (5)

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱: مسلمان، عاقل، بالغ، ناطق، غیر مضطر (6) بلا اکراہ شرعی (7) خمر (8) کا ایک قطرہ بھی پیے تو اوس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اوسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا گونگے نے پی تو حد نہیں۔ یوہیں اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کہ جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یوہیں اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔ شراب کی حرمت کو جانتا ہو اس کی دو ۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ واقع میں اوسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کہ دارالاسلام میں رہتا ہو تو اگرچہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائیگا کہ اسے معلوم ہے کیونکہ

......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... إلخ، الحديث:١٤٤٩، ج٣، ص١٢٨.

......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب ماجاء في ضرب شارب الخمر، الحديث:٦٧٧٣، ج٤، ص٣٢٨.

......"صحيح البخاري"، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، الحديث:٦٧٧٩، ج٤، ص٣٢٩.

......یعنی شراب کی سزا۔

......"الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الأشربة، باب الحد في الخمر، الحديث:١٦١٥، ج٢، ص٣٥١.

......یعنی انتہائی مجبور نہ ہو۔ ......اکراہ شرعی کے بغیر۔ ......شراب۔

دارالاسلام میں جہل (1) عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دارالحرب سے آکر مشرف باسلام ہوا (2) اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۲: شراب پی اور کہتا ہے میں نے دودھ یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔ (4) (بحر)

مسئلہ ۳: انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے اور اوس میں جھاگ پیدا ہو جائے اُسے خمر کہتے ہیں۔ اسکے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جب تک اسکے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں۔ اور اگر خمر کا عرق کھینچا (5) تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اوس وقت ہے کہ نشہ آجائے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۵: شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جبکہ حرم میں پناہ لی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دارالحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔ (8) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جاتے رہنے کے بعد قائم کریں اور نشہ کی حالت میں قائم کردی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔ (9) (درمختار)

مسئلہ ۷: شراب خوار پکڑا گیا اور اس کے مونھ میں ہنوز (10) بُو موجود ہے، اگرچہ افاقہ ہو گیا ہو (11) یا نشہ کی حالت میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت اونھوں نے پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُو تھی،

...... یعنی لاعلمی۔ ...... اسلام لایا، اسلام سے سرفراز ہوا۔

...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٨۔ ٦١.

...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

...... رس نکالا، رس چوسا۔

...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد الشّرب المحرّم، ج٦، ص٥٩.

...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، ج٦، ص٦٠.

...... "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشّرب المحرّم، مطلب: فی نجاسة العرق... إلخ، ج٦، ص٦٢.

...... "الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٥٨ و ٦٢.

...... ابھی تک۔ ...... ہوش میں آگیا ہو۔

مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بو جاتی رہی تو حد ہے، جبکہ گواہ بیان کریں کہ ہم نے جب پکڑا تھا اوس وقت نشہ تھا اور بُو تھی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: نشہ والا اگر ہوش آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز (2) بُو موجود ہے تو حد ہے اور بو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: نشہ یہ ہے کہ بات چیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان (4) ہو اگرچہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں (5) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: شراب پینے کا ثبوت فقط مونھ میں شراب کی سی بدبو آنے بلکہ قے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بُو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کرینگے کہ ہوسکتا ہے حالت اِضطرار (6) یا اکراہ میں پی ہو مگر بو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کرینگے جبکہ ثبوت نہ ہوا اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا۔ اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لیے یہ ثبوت نہ ہوا۔ (7) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی اون سے چند سوال کرے گا۔ خمر کس کو کہتے ہیں۔ اس نے کس طرح پی، اپنی خواہش سے یا اِکراہ (8) کی حالت میں، کب پی، اور کہاں پی، کیونکہ تمادی (9) کی صورت میں یا دارالحرب میں پینے سے حد نہیں۔ جب گواہ ان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہوجائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ ہولے۔ (10) (درمختار)

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السادس في حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

......اب بھی۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السادس في حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

......بے ہودہ باتیں کرنا، بکواس۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السادس في حد الشرب، ج۲، ص۱۵۹.

و"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٦٥.

......ایسی حالت جس میں نہ کھائے نہ پیے تو مر جانے کا غالب گمان ہو۔

......"الدرالمختار وردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: في نجاسة العرق...إلخ، ج٦، ص٦٣.

......یعنی اِکراہ شرعی۔ ......وہ میعاد جس کے گزرنے کے بعد حد وغیرہ نافذ نہیں ہوتی۔

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٦٣.

مسئلہ ۱۲: گواہوں نے جب بیان کیا، اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تھا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا، سُنا نہ جائیگا۔ (1)(بحر)

مسئلہ ۱۳: گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کہ میرے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔ (2)(درمختار) مگران سب صورتوں میں سزا دینگے۔

مسئلہ ۱۴: اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کردیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔ (3)(درمختار)

مسئلہ ۱۵: کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور اون کی مجلس اوس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگرچہ اُنھیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دیجائے۔ (4)(ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اس کی حد میں اَسّی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو چالیس اور بدن کے متفرق (5) حصوں میں ماریں گے، جس طرح حدِ زنا میں بیان ہوا۔ (6)(درمختار)

مسئلہ ۱۷: نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں، مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگئی۔ صرف چند باتوں میں اس کے احکام علیحدہ ہیں۔ اگر کوئی کلمۂ کفر بکا تو اوسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اوس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے، ورنہ نہیں۔ جو حدود خالص حق اللہ ہیں اون کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں۔ اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ اپنے چھوٹے بچہ کا مہرِ مثل سے زیادہ پر نکاح نہیں کرسکتا۔ اپنی نابالغہ لڑکی کا مہرِ مثل سے کم پر نکاح نہیں کرسکتا۔ کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ میرا سامان بیچ دے

......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب حد الشّرب، ج٥، ص٤٣.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، ج٦، ص٦٤.

......المرجع السابق.

......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: في نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

......مختلف۔

......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حدالشرّب المحرّم، مطلب: في نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٤.

اور نشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی۔ کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اوس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کرینگے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لیے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: حد ماری جارہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تمادی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ بقیہ پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لیے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل (3) ہوگئی۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

حد قذف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۠﴾ (5)

اور جو لوگ مسلمان مرد اور عورتوں کو ناکردہ باتوں سے ایذا دیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اوٹھایا۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (6)

اور جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہ لائیں اون کو ۸۰ اَسّی کوڑے مارو اور اون کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ کہ اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی حالت درست کرلیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: فی نجاسة العرق ...إلخ، ج٦، ص٦٥.

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: فی البنج ...إلخ، ج٦، ص٦٦.

......یعنی اب دوسری بار حد مارنے سے پہلی بھی ادا ہو جائے گی، علیحدہ سے پہلی کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حدالشرب المحرم، مطلب: فی البنج...إلخ، ج٦، ص٦٧.

......پ ۲۲، الاحزاب: ۵۸.   ......پ ۱۸، النور: ٤، ٥.

احادیث

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے، قیامت کے دن اوس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے، جیسا اوس نے کہا۔''(1)

حدیث ۲: عبد الرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تو نے زنا کرتے دیکھا ہے؟ اوس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: قسم ہے اوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اَسّی ۸۰ کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔(2)

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یوہیں لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگائی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر اَسّی ۸۰ کوڑے ہے اور غلام پر چالیس۔(3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کے اتہام(4) کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے البتہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے(5) جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (بحر)

مسئلہ ۳: قذف کا ثبوت دو ۲ مردوں کی گواہی سے ہوگا یا اوس تہمت لگانے والے کے اقرار سے۔ اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادۃ علی الشہادۃ(6) کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے اور کتاب القاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کرسکتا۔ یوہیں

...... "صحیح مسلم"، کتاب الأیمان، باب التغلیظ علی من قذف... إلخ، الحدیث: ۳۷۔(۱۶۶۰)، ص ۹۰۵.

...... "المصنّف"، لعبد الرزاق، کتاب العقول، [باب قذف الرجل مملوکہ]، الحدیث: ۱۸۲۹۱، ج ۹، ص ۳۲۰.

...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۶، ص ۶۹.

...... تہمت لگانا۔

...... "البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج ۵، ص ۴۹.

...... اصل گواہ قاضی کے پاس حاضر نہ ہوسکے وہ کسی دوسرے سے کہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں تم میری طرف سے قاضی کے دربار میں یہ گواہی دے دینا۔

اگر قاذف (1) نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اوس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اوس پر حلف رکھا گیا اور اوس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو حد قائم نہ کرینگے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہوا، ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کرینگے۔ اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے مثلاً فارسی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اُردو میں تو حد نہیں۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ۴: جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ ابھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو محبوس (3) رکھیں گے اور اوس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ لایا فبہا (4) ورنہ اوسے رہا کر دینگے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ۵: تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ جس پر تہمت لگائی وہ مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، پارسا ہو اور تہمت لگانے والے کا نہ وہ لڑکا ہو، نہ پوتا اور نہ گونگا ہو، نہ خصی، نہ اوس کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہو، نہ اوس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی اور اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور وقتِ حد تک وہ شخص محصن ہو، لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوہرا ہو گیا یا وطی حرام کی یا گونگا ہو گیا تو حد نہیں۔ (6) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۶: جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانۂ عدت میں اوس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اوس کے خریدنے یا اوس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشترک لونڈی تھی اوس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً (7) زنا کیا یا غلطی سے زوجہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے اوس سے وطی کی یا زمانۂ کفر میں زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا۔ یا حالتِ جنون میں زنا کیا۔ یا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام تھی اوس سے وطی کی۔ یا جو باندی اس کے

......زنا کی تہمت لگانے والا۔

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٠.

......قید۔

......تو بہتر۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧١.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧١.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزیر، ج٥، ص١٦٠، ١٦١.

......یعنی زبردستی۔

باپ کی موطوہ تھی اوسے اس نے خریدا اور وطی کی۔ یا اوس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لڑکی کو خریدا اور وطی کی۔ ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد نہیں۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حرہ (2) اس کے نکاح میں ہے اسکے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا۔ یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپی بھتیجی اور وطی کی۔ یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے جماع کیا۔ یا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی۔ پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا۔ یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا۔ یا جان بوجھ کر عدّت کے اندر یا اوس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہے اوس کو کسی نے تہمت لگائی۔ یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بی بی میں قاضی نے لعان کرایا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا۔ یا عورت کے بچہ ہے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا۔ یا بچہ موجود تھا مگر اوس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا جھوٹا ہونا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جس عورت کو اس نے شہوت کے ساتھ چھوا یا شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اب اوس کی ماں یا بیٹی کو خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی۔ یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اوسی طرح چھوا یا نظر کی تھی اوس کو اس نے خرید کر یا نکاح کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اوس پر حد ہے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا۔ یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیے جماع کیا یا عورت روزہ

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج ۲، ص ۱۶۱.

......آزاد عورت جو باندی نہ ہو۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج ۲، ص ۱۶۱.

......المرجع السابق. ......المرجع السابق.

......المرجع السابق.

دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اوس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی۔ یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی۔ یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہوگئی (2)۔ (3) (بحر)

مسئلہ ۱۳: حدِ قذف اوس وقت قائم ہوگی جب صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تُو زانی ہے یا تُو نے زنا کیا یا تُو زنا کار ہے اور اگر صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تُو نے وطی حرام کی یا تُو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تُو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تُو زانی ہے یا کہا تُو فلاں کے پاس جا کر اوس سے کہہ کہ تُو زانی ہے اور قاصد نے یوہیں جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اوس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اوس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا کیسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنے بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں (5) مگر پہلی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہو اگرچہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ ماں کا نہیں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی (7) کا نام لیکر کہا کہ تو اوس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔ (8) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: کسی شخص کو اوس کی قوم کے سوا دوسری قوم کی طرف نسبت کرنا یا کہنا کہ تو اوس قوم کا نہیں ہے سبب حد

---

(1) ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف و التعزير، ج۲، ص۱٦۱.

(2) ......یعنی اب حد قائم نہ ہوگی۔

(3) ......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج۵، ص۵۲.

(4) ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۷۳.

(5) ......یعنی اپنے باپ جیسا نہیں۔

(6) ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۷۵.

(7) ......پرورش کرنے والا۔

(8) ......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۷۸.

نہیں۔ پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحقِ تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔ (1) (درمختار، ردالمحتار) اگر کسی شخص نے بہادری کا کام کیا اوس پر کہا کہ یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ نہ تہمت ہے، نہ گالی۔

مسئلہ ۱۷: کسی عفیفہ (2) عورت کو رنڈی (3) یا کسبی (4) کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ اُنھیں کے لیے ہے جنھوں نے زنا کو پیشہ کرلیا ہے۔

مسئلہ ۱۸: ولد الزنا (5) یا زنا کا بچہ کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرام زادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وطی حرام سے پیدا ہوا اور وطی حرام کے لیے زنا ہونا ضرور نہیں اس لیے کہ حیض میں وطی حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔ (6) (درمختار وغیرہ) اور حرام زادہ میں حد نہ ہونے کی یہ وجہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لیے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یوہیں حرامی یا حیضی بچہ (7) یا ولد الحرام (8) کہنے پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ ۱۹: عورت کو اگر جانور بیل۔ گھوڑے۔ گدھے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔ (9)

مسئلہ ۲۰: جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوگی ورنہ نہیں یعنی اوس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگرچہ وہ موجود نہ ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مرگیا بلکہ مطالبہ کے بعد بلکہ چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو باقی ساقط ہے۔ ہاں اگر اوس کا انتقال ہوگیا اور اوس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اوس تہمت کی وجہ سے

......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

......پاکدامن۔ ......یعنی بدکار عورت۔

......فاحشہ، بازاری عورت۔ ......زنا سے پیدا ہونے والا۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩ و ٨٨، وغیرہ.

......حالت حیض میں جماع کرنے سے پیدا ہونے والا بچہ۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''۔ (جامع الترمذی، الحدیث: ١٣٥، ج١، ص١٨٥) اگر کوئی ایسا کرے تو کفارہ دے، اور استغفار واجب ہے، سنن ابوداود شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے''۔ (الحدیث: ٢٦٦، ج١، ص١٢٤) نیز جامع الترمذی شریف میں ہے ''جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے''۔ (الحدیث: ١٣٧، ج١، ص١٨٧) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۵۶ پر فرماتے ہیں: اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار، اور دینار دس درم کا ہوتا ہے اور دس درم دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ حیض کے تفصیلی احکام بہارشریعت ج اوّل حصہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔... عِلْمِیه

......حرام وطی سے پیدا ہونے والا۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٧٩.

حرف آتا ہے(1) تو اوس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کردی جائے گی مثلاً اس کے دادا یا دادی یا باپ یا ماں یا بیٹا یا بیٹی پر تہمت لگائی اور جسے تہمت لگائی مر چکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ محجوب(2) یا محروم(3) بھی مطالبہ کرسکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کرسکتا ہے اگرچہ محجوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث(4) کو مار ڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق ہے(5) اگرچہ محروم ہیں۔ یوہیں نواسہ اور نواسی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔(6) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قریبی رشتہ دار نے مطالبہ نہ کیا یا معاف کردیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہ ہوگا بلکہ یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔(7) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مر چکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوگی مگر ایک ہی حد ہوگی دو نہیں۔ یوہیں اگر وہ دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوگی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔(8) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔(9) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اوس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی اور چوری بھی کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہوجانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اوسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہوجائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حدِ قذف جاری کریں

......یعنی عیب لگتا ہے۔

......وہ فرد جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم یا بالکل ختم ہوجائے۔

......وہ فرد ہے جو کسی سبب سے مورث کے ترکہ سے کچھ نہ پائے۔

......جس کا یہ وارث ہے۔

......یعنی حق حاصل ہے۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج۲، ص۱٦٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۸۰.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص۸۰.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: فی الشرف من الأم، ج٦، ص۸۱.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حدالقذف والتعزير، ج۲، ص۱٦٥.

اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ پہلے کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم وتاخیر کا اختیار ہے(1) پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔(2) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: اگراوس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے پھر حد قذف قائم کی جائے اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر محصن ہو اور باقی حدیں ساقط اور محصن نہ ہو تو اوسی طرح عمل کریں۔ اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اگر اوسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔(3) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یوہیں ماں یا دادا یا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر مری زوجہ پر تہمت لگائی تو بیٹا مطالبہ نہیں کرسکتا ہاں اگر اوس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا یا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کرسکتا ہے۔(4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر گیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے۔ یوہیں اگر باہم صلح کرلیں اور کچھ معاوضہ لیکر معاف کردے یا بلا معاوضہ معاف کردے تو حد معاف نہ ہوگی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کرسکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔(5) (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تو زانی ہے اوس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور اگر ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہوگئے اور تہمت میں چونکہ حق اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کرسکتے ہیں حق اللہ کو ساقط

---

[1] ......یعنی ان دو حدوں میں سے جو بھی حد پہلے لگائے اُس کا اُسے اختیار ہے۔

[2] ......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٨٢.

[3] ......المرجع السابق.

[4] ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج٢، ص١٦٥.

[5] ......"فتح القدیر"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٩٧، وغیره.

کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔ (1) (بحروغیرہ)

مسئلہ ۲۹: شوہر نے عورت کو زانیہ کہا، عورت نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو، تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حدِ قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح کے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستری ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح (2) کردی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ وہ زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کردیے یا مقذوف نے (4) زنا کا چار بار اقرار کرلیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اوس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی اور تہمت لگانے والا بری ہے۔ اور اگر فی الحال گواہ لانے سے عاجز ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کرلاؤں تو اوسے کچہری کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اوسے جانے نہ دینگے بلکہ کہا جائیگا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بُلا لے۔ اور اگر چار فاسق گواہ پیش کردیے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر (5) حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۳۱: کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو۲ گواہ پیش کیے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حدقذف قائم کریں گے۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: حدِ قذف میں سوا پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے کے کچھ نہ اوتاریں۔ (8) (بحر)

مسئلہ ۳۳: جس شخص پر حد قذف قائم کی گئی اوس کی گواہی کسی معاملہ میں مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول

......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٦٢، وغیرہ.

......وضاحت۔

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، مطلب: هل للقاضي العفو ...إلخ، ج٦، ص٨٦.

......جس پر زنا کی تہمت لگائی اس نے۔

......زنا کی تہمت لگانے والے پر۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٦، ص٩٠.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج٢، ص١٦٤.

......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، باب حد القذف، ج٥، ص٤٨.

کرلیں گے۔ یوہیں اگر کافر پر حدِ قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں۔ ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اسکی گواہی بھی کبھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یوہیں غلام پر حدِ قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہوگیا تو گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر کسی پر حد قائم کی جارہی تھی اور درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کرلی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کیے جنھوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کردیا تو قاضی کے لیے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ (2) (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى
اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ
لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۱۱) ﴾ (3)

اے ایمان والو! نہ مرد مرد سے مسخرہ پن کریں، عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ دو اور بُرے لقبوں سے نہ پکارو کہ ایمان کے بعد فاسق کہلانا برا نام ہے اور جو توبہ نہ کرے، وہی ظالم ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ترمذی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اوسے بیس۲۰ کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس۲۰ مارو اور اگر کوئی اپنے

......''الفتاوی الھندیة''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۶.

......''الفتاوی الھندیة''، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، ج۲، ص۱۶۷.

......پ۲۶، الحجرات: ۱۱.

محارم سے زنا کرے تو اوسے قتل کر ڈالو۔"(1)

حدیث ۲: بیہقی نے روایت کی، کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر، اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں، حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ (2)

حدیث ۳: بیہقی نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچادے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔"(3)

مسئلہ ۱: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اوس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لیے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اوس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو آقا غلام کو ماں باپ اپنی اولاد کو اُستاذ شاگرد کو تعزیر کرسکتا ہے۔ (4) (ردالمحتار وغیرہ)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلا خوف وخطر معاصی (5) کرتے اور اون پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے۔ اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت (6) کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب وانسب (7) ہوگا۔ بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی (8) اوس کا بند کردیتے اور نہ اوس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اوس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرلے اور اس کی وجہ سے اون لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر اون کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے انسداد (9) میں ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچایتی قانون (10) کو چھوڑ کر شرع مطہر (11) کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک یہی کیا اگر اپنے دیگر معاملات ومنازعات (12) میں بھی

......"جامع الترمذي"، كتاب الحدود، باب ماجاء فيمن يقول لآخر يا مخنّث، الحديث: ۱٤٦۷، ج۳، ص۱٤۱.

......"السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الحدود، باب من حد في التعريض، الحديث ۱۷۱٤۹، ۱۷۱٥۰، ج۸، ص٤٤۰.

......"السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب الأشربة، باب ماجاء في التعزير ... إلخ، الحديث ۱۷٥۸٤، ج۸، ص٥٦۷.

......"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص۹٥، وغيره.

......گناہ۔

......یعنی سرعام گناہ کرنے اور ان پر دلیر ہونے۔

......بہت زیادہ مناسب۔

......یعنی بول چال، لین دین، ملنا جلنا۔

......روک تھام۔

......کسی قوم یا گاؤں کی انتظامی مجلس کے قوانین۔

......یعنی اسلامی قانون۔

......لڑائی جھگڑے وغیرہ۔

شرع مطہر کا دامن پکڑیں اور روزمرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دست برداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دُنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں۔ مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں (1) اور اس سلسلہ کے دراز ہونے سے بغض وعداوت جو دلوں میں گھر کرجاتی ہے (2) اوس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ۲: گناہوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بڑا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیادار باعزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک دلیر (3) ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت (4) (ردالمحتار، بحر)

مسئلہ۳: سادات وعلما اگر وجاہت (5) وعزت والے ہوں کہ کبیرہ تو کبیرہ صغیرہ بھی نادراً (6) یا بطور لغزش (7) اون سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ (8) کی ہوگی کہ قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہدے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لیے اتنا کہہ دینا ہی باز آنے کے لیے کافی ہے۔ اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہوگئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ خونا خون ہوگیا یا چند بار جرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ (9) میں بیٹھتا ہے یا لواطت (10) میں مبتلا ہے تو اب جرم کے لائق سزا دی جائے گی ایسی صورتوں میں دُرے لگائے جائیں یا قید کیا جائے۔ اُون علما وسادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تجار اور مالداروں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کیے جائیں گے پھر قاضی انھیں متنبہ (11) کرے گا کہ کیا تم نے ایسا کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لیے قید ہے۔ چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں (12) کا ہے کہ اونھیں مارا بھی جائے مگر جرم جب اس قابل ہو جب ہی یہ سزا ہے۔ (13) (ردالمحتار)

......مقدمہ بازی کے اخراجات بھی نہ اٹھانے پڑیں۔ ......یعنی دلوں میں بس جاتی ہے۔

......بے پرواہ یعنی ایسے بے حیا جو سرعام گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٦.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٨.

......صاحب مرتبہ، بلند مقام والے۔ ......کبھی کبھار۔

......بھول چُوک۔ ......سب سے ہلکی، بہت کم۔

......شراب پینے والوں کی مجلس۔ ......لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا۔

......خبردار، تنبیہ۔ ......کمینہ کی جمع ہے انتہائی گھٹیا قسم کے لوگ۔

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص٩٧.

مسئلہ۴: تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں۔ قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا(1)، ڈانٹنا، ترش روئی سے(2) اوس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔(3) (زیلعی)

مسئلہ۵: اگر تعزیر ضرب(4) سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے لگائے جائیں، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس، بیس کی ہو تو بیس، تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اوس سے کمی نہ کرے۔ ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو اونتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کردے۔ کم از کم تین کوڑے یہ بعض متون کا قول ہے اور امام ابن ہمام وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس(5) بھی ہے۔(6) (ردالمحتار)

مسئلہ۶: اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بے کار نہ ہو جائے۔(7) (درمختار)

مسئلہ۷: تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لیے باز نہ آئیگا تو وصول کرلے پھر جب اوس کام سے توبہ کرلے واپس دیدے(8) (بحر وغیرہ) پنچایت(9) میں بھی بعض قومیں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں اونھیں اس سے باز آنا چاہیے۔

مسئلہ۸: جس مسلمان نے شراب بیچی اوس کو سزا دی جائے۔ یوہیں گویّا اور ناچنے والے اور مخنث اور نوحہ کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ مقیم بلاعذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔(10) (عالمگیری)

......بطور سزا کان مروڑنا، تنبیہ کرنا۔ ......سخت اور نفرت کے انداز سے۔

......"تبیین الحقائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۳، ص۶۳۳.

......مارنا۔ ......سمجھ میں آنے والی بات۔

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۶.

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۷.

......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۸، وغیرہ.

......کسی قوم یا گاؤں کی انتظامی کمیٹی، جرگہ۔

......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۶۹.

مسئلہ ۹: کوئی شخص کسی کی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اوس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اوس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے، یہاں تک کہ مرجائے یا اوسے واپس کرے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگرچہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہیے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو یہی کرے اور اگر ان باتوں کا اوس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اوس کے ساتھ راضی ہے تو عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اوس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یوہیں اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اوسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا (2) گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے، اسے مار ڈالے۔ (3) (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۱: چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلانے یا شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشّار (4) اور ہر ظالم اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا ہے۔ اور جس گھر میں ناچ رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اوس کا محاصرہ کرکے (5) گھر میں گھس پڑیں (6) اور خم (7) توڑ ڈالیں اور اونھیں نکال باہر کر دیں اور مکان ڈھا دیں۔ (8) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۲: یہ احکام جو بیان کیے گئے ان پر اوس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہِ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔ (9) (درمختار)

قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے، لہٰذا حالت موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزیر، فصل فی التعزیر، ج۲، ص۱۷۰.

......عصمت برباد ہونے کا، عزت لوٹنے کا۔

......"البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۶۹.

و"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۹۹.

......زبردستی، ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے۔ ......چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر۔

......اجازت کے بغیر، زبردستی داخل ہو جائیں۔ ......شراب کے مٹکے۔

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۲.

و"البحر الرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج۵، ص۷۰.

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج۶، ص۱۰۴.

کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مُقاطعہ (1) کیا جائے اوران سے میل جول نشست و برخاست (2) وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ ۱۳: اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی مگر کسی وجہ سے ساقط ہوگئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوگی، مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زانیہ کہا تو یہ صورت حدِ قذف کی تھی مگر چونکہ محصنہ نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوگی اور اگر اوس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے اوسے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: چوپایہ کے ساتھ برا کام کیا یا کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا بازار میں اوس کے سر سے پگڑی اوتار لی تو مستحق تعزیر ہے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: تعزیر کے دُرّے سختی سے مارے جائیں اور زنا کی حد میں اس سے نرم اور شراب کی حد میں اور نرم اور حد قذف میں سب سے نرم۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، لوطی (8)، سودخوار، شراب خوار، خائن (9)، دیوث، مخنث (10)، بھڑوا چور، حرام زادہ، ولدالحرام (11)، پلید، سفلہ (12)، کمین (13)، جواری کہنے پر تعزیر کی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے

......بائیکاٹ، قطع تعلق۔ ......اٹھنا بیٹھنا۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزير، فصل فی التعزير، ج۲، ص۱٦٧.

...... "الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص١٠٥.

......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف والتعزير، فصل فی التعزير، ج۲، ص١٦٩.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص١٠٦.

...... المرجع السابق.

......یعنی لواطت کرنے والا۔ ......خیانت کرنے والا۔

......ہیجڑا۔ ......وطی حرام سے پیدا ہونے والا۔

......گھٹیا نالائق۔ ......کمینہ، نیچی ذات، گھٹیا۔

کہا اور اگر واقع میں یہ عیوب (1) اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کہ اس نے خود اپنے کو عیبی بنا رکھا ہے، اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔ (2) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اوس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا ہے کیونکہ یہ فاسق ہے تو اوس کا فاسق ہونا گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور قاضی اوس سے دریافت کرے کہ اس میں فِسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اوس خاص فِسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے اور اگر خاص فِسق نہ بیان کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قول معتبر نہیں۔ اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اوس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لیے یہی بس ہے۔ اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو علانیہ فِسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے یا علانیہ سود لیتا ہے وغیرہ وغیرہ تو کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔ (3) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے رہا یہ کہ وہ قائل خود کافر ہوگا یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اوسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے کہ مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے۔ ہاں اگر اوس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر تکفیر ہو سکے (4) اور اوس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا۔ (5) (درمختار، ردالمحتار) یہ اوس صورت میں ہے کہ وہ وجہ جس کی بنا پر اوس نے کافر کہا ظنی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائیگا مگر جس نے اوسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا۔ اور اگر اوس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا (6) تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بیشک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے بلکہ ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ ۲۱: کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق

......برائیاں۔

......"البحرالرائق"، كتاب الحدود، فصل في التعزير، ج٥، ص٦٩، وغيره.

......"الدرالمختار"، كتاب الحدود، باب التعزير، ج٦، ص١٠٨، وغيره.

......کافر ہونے کا حکم لگ سکتا ہو۔

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحدود، باب التعزير، مطلب: في الجرح المجرد، ج٦، ص١١١.

......یعنی کسی بھی طرح کفر کے سوا اور بات مراد نہ لی جاسکتی ہو۔

تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔ (1)(ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: رافضی، بدمذہب، منافق، زندیق (2)، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ کہنے پر بھی تعزیر ہے۔ (3)(درمختار، بحر) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بدمذہب یا بدعتی کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اوس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یو ہیں سُنّی کو وہابی یا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۳: حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرام زادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہیے، کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام (4) میں یہ لفظ کافر کے معنے میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۴: سوئر، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، اُلو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ علما و سادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کیے۔ (5)(ہدایہ وغیرہ) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کریہ وفحش (6) الفاظ گالی میں بولے جاتے یا بعض بیباک (7) مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسے الفاظ بالقصد (8) نہیں لکھے اور اون کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی اون الفاظ سے ہتک حرمت (9) ہوتی ہے تو تعزیر ہے یا اون الفاظ سے ہر شخص کی بے آبروئی (10) ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ ۲۵: جس کو گالی دی یا اور کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اوس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اوس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یو ہیں اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص کی طرف سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔ (11)(ردالمحتار)

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی الجرح المجرد، ج٦، ص١١٣.

......وہ شخص جس کا کوئی دِین نہ ہو۔ (ردالمحتار، ج٦، ص١١٢)

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١١٢.

و"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج٥، ص٦٩.

......عام بول چال۔

......"الهداية"، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ج١، ص٣٦٠، وغیرہ.

......بہت برے اور بے ہودہ۔ ......آوارہ، بے حیا، اوباش۔ ...... ارادۃً۔

......ذلت ورسوائی۔ ......بے عزتی، توہین۔

......"ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فیمالو شتم... إلخ، ج٦، ص١١٨.

مسئلہ ۲۶: جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: جہاں تعزیر میں کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اوس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر مدعی کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ ① عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اوس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور اگر شوہر مردانہ لباس پہننے کو یا گودنا گودانے (3) کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مارنے کا حق نہیں۔ یوہیں اگر عورت بیمار ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اوس کے پاس نہیں ہے تو نہیں مار سکتا۔ ② غسل جنابت نہیں کرتی۔ ③ بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اوسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ ④ اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جبکہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ ⑤ چھوٹے ناسمجھ بچہ کے مارنے پر۔ ⑥ شوہر کو گالی دی، گدھا وغیرہ کہا۔ ⑦ یا اوس کے کپڑے پھاڑ دیے۔ ⑧ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ ⑨ اجنبی مرد سے کلام کیا۔ ⑩ شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔ (4) (بحر)

مسئلہ ۲۹: عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا اور کوئی معصیت (5) کریں تو اولاد کو چاہیے کہ اونھیں سمجھائے اگر مان لیں فبہا (6) ورنہ سکوت کرے (7) اور اون کے لیے دعا و استغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو اولاد کو منع کرنے کا حق نہیں۔ (8) (درمختار، ردالمحتار)

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج٦، ص١١٩.

......المرجع السابق، ص ١٢٠.

......بدن کے کسی حصہ پر سوئی سے نقش و نگار وغیرہ کر کے اس میں سرمہ یا نیل بھرنا۔

......"البحرالرائق"، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ج ٥، ص٨٢.

......گناہ۔ ......توضیح۔ ......خاموش رہے۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتھم، ج٦، ص ١٢٥.

مسئلہ ۳۰: چھوٹے بچہ کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اوس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے۔ قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لیے بچہ کو اوس کے باپ، ماں مجبور کر سکتے ہیں۔ یتیم بچہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی اون باتوں پر مار سکتا ہے جن پر اپنے لڑکے کو مارتا۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: عورت کو اتنا نہیں مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر اتنا مارا اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو شوہر پر اس مارنے کی تعزیر ہے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۳۲: عورت نے اس غرض سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اوسے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اوسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (3) (درمختار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(۳۸) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۹) ﴾ (4)

چورانے والا مرد اور چورانے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ سزا ہے اون کے فعل کی اللہ (عزوجل) کی طرف سے سرزنش ہے اور اللہ (عزوجل) غالب حکمت والا ہے اور اگر ظلم کے بعد توبہ کرے اور اپنی حالت درست کر لے تو بیشک اللہ (عزوجل) اوس کی توبہ قبول کرے گا، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور پر اللہ (عزوجل) کی لعنت کہ بیضہ (خود) (5) چوراتا ہے، جس پر اوس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چوراتا ہے، اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔'' (6)

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب: فی تعزیر المتهم، ج۶، ص۱۲۵.

......"الدرالمختار"، کتاب الحدود، باب التعزیر، ج ۶، ص۱۲۶.

......المرجع السابق، ص۱۲۸.

......پ۶، المائدة: ۳۸، ۳۹.

......لوہے کی بنی ہوئی ایک خاص ٹوپی جو جنگ کے دوران پہنتے ہیں۔

......"صحیح البخاري"، کتاب الحدود، باب لعن السارق... إلخ، الحدیث: ۶۷۸۳، ج۴، ص۳۳۰.

حدیث۲: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اوس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے حکم فرمایا: ''وہ کٹا ہوا ہاتھ اوس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔''(1)

حدیث۳: ابن ماجہ صفوان بن امیہ سے اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور اون کی چادر لے بھاگا، اونھوں نے اوسے پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائے، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان نے عرض کی، میرا یہ مطلب نہ تھا، یہ چادر اوس پر صدقہ ہے۔ ارشاد فرمایا: ''میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔''(2)

حدیث۴: امام مالک نے عبداللہ بن عمرو(3) رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چورایا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کہ یہ تمھارا خادم ہے، جس نے تمھارا مال لیا ہے۔(4)

حدیث۵: ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''خائن اور لوٹنے والے اور اُچک لے(5) جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔''(6)

حدیث۶: امام مالک و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھل اور گابھے(7) کے چورانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔'' یعنی جبکہ پیڑ(8) میں لگے

......''جامع الترمذي''، كتاب الحدود باب ماجاء في تعليق يدالسارق، الحديث:١٤٥٢، ج٣، ص١٣١.

......''سنن الدارمي''، كتاب الحدود، باب السارق يوهب... إلخ، الحديث:٢٢٩٩، ج٢، ص٢٢٦.

و''سنن ابن ماجه''، كتاب الحدود، من سرق من الحرز، الحديث:٢٥٩٥، ج٣، ص٢٤٦.

...... بہارِشریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''عبداللہ بن عمر'' رضی اللہ تعالٰی عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ''موطأ امام مالک'' میں حضرت سیدنا ''عبداللہ بن عمرو'' رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، لہٰذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔... عِلْمِیه

......''الموطأ''، لإمام مالك، كتاب الحدود، باب مالا قطع فيه، الحديث:١٦١١، ج٢، ص٣٤٩.

...... چھین کر، جھپٹ کر۔

......''جامع الترمذي''، كتاب الحدود، باب ماجاء في الخائن... إلخ، الحديث:١٤٥٣، ج٣، ص١٣٢.

...... کھجور کا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے، نیز کھجور کے درخت سے نکلنے والا سفید گوند جو چربی کی طرح کا ہوتا ہے۔ ...... درخت۔

ہوں اور کوئی چورائے۔ (1)

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''درختوں پر جو پھل لگے ہوں، اون میں قطع نہیں اور نہ اون بکریوں کے چورانے میں جو پہاڑ پر ہوں، ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن (2) میں جمع کر لیے جائیں اور سپر (3) کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔'' (4)

حدیث ۸: عبداللہ بن عمر، ودیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت میں روایات بہت مختلف ہیں، بعض میں تین درہم، بعض میں ربع دینار، بعض میں دس درہم۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احتیاطاً دس درہم والی روایت پر عمل فرمایا۔ (5)

احکام فقہیّہ

چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

چورانے والا مکلّف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

گونگا نہ ہو انکھیارا (6) ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہوسکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یوہیں اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

دس درم چورائے یا اس قیمت کا سونا یا اور کوئی چیز چورائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اور دس درم کی قیمت چورانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی۔

اور اتنی قیمت اوس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ لہٰذا اگر چورانے کے وقت وہ چیز دس درم قیمت کی تھی مگر ہاتھ

......''جامع الترمذي''، كتاب الحدود، باب ماجاء لاقطع في ثمرولا كثر، الحديث: ١٤٥٤، ج٣، ص١٣٢.

......وہ جگہ جہاں پھل یا غلہ وغیرہ جمع کر کے صاف کیے جاتے ہیں۔ ......ڈھال۔

......''الموطأ''، لإمام مالك، كتاب الحدود، باب ما يجب فيه القطع، الحديث: ١٥٩٩، ج٢، ص٣٤١.

......''فتح القدير''، كتاب السرقة، ج٥، ص١٢٢۔١٢٤.

......درست آنکھوں والا، بینا۔

کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہوگئی یا جہاں چورایا ہے وہاں تو اب بھی دس درم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہوگئی یا اوس میں سے کچھ ضائع ہوگئی کہ دس درم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

اور چورانے میں خود اس شے کا چورانا مقصود ہو لہٰذا اگر اچکن (1) وغیرہ کوئی کپڑا چورایا اور کپڑے کی قیمت دس درم سے کم ہے مگر اوس میں دینار نکلا تو جس کو بالقصد چورایا وہ دس درم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ کپڑا ان درموں کے لیے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چورانا نہیں بلکہ اوس شے کا چورانا ہے یا کپڑا چورایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کو قصداً چورانا قرار دیا جائیگا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چورانا تھا۔ یوہیں اگر روپے کی تھیلی چورائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چورائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چورانا تھا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اوس کے قول کا اعتبار نہ کیا جائیگا۔

اوس مال کو اس طرح لے گیا ہو کہ اُس کا نکالنا ظاہر ہو لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نگل لی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

خفیۃً (2) لیا ہو یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں جانا اور وہاں سے مال لینا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر گیا چھپ کر مگر مال کا لینا علانیہ (3) ہو جیسا ڈاکو کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب وعشا کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے۔ اور اگر رات میں چوری کی اور جانا خفیۃً ہوا اگرچہ مال لینا علانیۃً یا لڑ جھگڑ کر ہو ہاتھ کاٹا جائے۔

جس کے یہاں سے چوری کی اوس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین (4) اور اگر چور کے یہاں سے چورالیا (5) تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جاچکا ہو، ورنہ اس کا کاٹا جائے۔

ایسی چیز نہ چورائی ہو جو جلد خراب ہوجاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

وہ چوری دارالحرب میں نہ ہو۔

مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لیے بنائی گئی ہو جیسے مکان، دوکان، خیمہ، خزانہ، صندوق۔ دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان۔

......ایک قسم کا لباس جو کوٹ کی طرح ہوتا ہے۔

......چھپا کر۔

......ظاہراً، سب کے سامنے۔

......یعنی اس کے پاس مال بطور امانت ہو۔

......یعنی چور جو مال چوری کر کے لایا تھا اسے چرایا۔

بقدر دس درم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لے گیا کہ سب کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے، مگر ہر بار دس سے کم کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ (1) نہیں بلکہ متعدد (2) ہیں، اب اگر دس درم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چرایا جن کا مجموعہ دس درم یا زیادہ ہے اگرچہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے (3)۔

شبہہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو، لہٰذا اگر باپ کا مال چرایا یا قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہہ ہے اور دوسرے میں یہ تاویل ہے کہ پڑھنے کے لیے لیا ہے۔ (4) (درمختار، بحر، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۱: چند شخصوں نے ملکر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں خواہ سب نے مال لیا ہو یا بعضوں نے لیا اور بعض نگہبانی کرتے رہے۔ (5) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۲: چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے تو یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۳: قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے کس طرح چوری کی، اور کہاں کی، اور کتنے کی کی، اور کس کی چیز چورائی، جب گواہ ان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۴: پہلے اقرار کیا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اسکی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ

---

[1] ......ایک بار چوری کرنا۔

[2] ......زیادہ۔

[3] ......یعنی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

[4] ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٢_١٣٨.
و"البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٦، ص٨٤_٨٦.
و"الفتاوى الهندية"، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة ...إلخ، ج٢، ص١٧٠، وغیرها.

[5] ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب السرقة، الباب الأول فی بیان السرقة...إلخ، ج٢، ص١٧٠.
و"البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٥، ص٨٩.

[6] ......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٨.

[7] ......المرجع السابق، ص١٣٨.

جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کی تو تاوان لازم ہے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۵: اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے۔ اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگرچہ بھاگ جائے اگرچہ حکم سنانے سے پہلے بھاگا ہو البتہ اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تمادی عارض ہوگئی مگر تاوان لازم ہے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۶: مدعی گواہ نہ پیش کر سکا چور پر حلف (3) رکھا اوس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۷: چور کو مار پیٹ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۸: ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اوسی کا ہے یا میں نے اوس کے پاس امانۃً رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اوس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۹: گواہوں کے بیان میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں۔ (7) (بحر) اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۰: ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضرور نہیں (8) بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ (9) (درمختار)

...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٣٩.

...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٤٠.

...... قسم اٹھانا۔

...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج٦، ص١٤٠.

...... المرجع السابق، ص١٤١.

...... المرجع السابق، ص١٤٣.

...... "البحرالرائق"، کتاب السرقة، ج٥، ص٨٨.

...... بہارشریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ 'درمختار' میں ہے کہ ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کا حاضر ہونا شرط ہے گواہوں کا حاضر ہونا شرط نہیں۔...عِلمیہ

...... "الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع وإثباته، ج٦، ص١٦٩.

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کس میں نہیں

مسئلہ ۱: ساکھو(1)، آبنوس(2)، اگر کی لکڑی(3)، صندل، نیزہ، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، موتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو(4)، لکڑی کے برتن۔ یوہیں تانبے، پیتل، لوہے، چمڑے وغیرہ کے برتن، چھری، چاقو، قینچی اور ہر قسم کے غلے گیہوں، جَو، چاول اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، منقے، روئی، اُون، کتان(5)، پہننے کے کپڑے، بچھونا اور ہر قسم کے عمدہ اور نفیس مال میں ہاتھ کاٹا جائیگا۔

مسئلہ ۲: حقیر چیزیں جو عادۃً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور ہنوز(6) ان میں کوئی ایسی صنعت(7) بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جیسے معمولی لکڑی، گھاس، نرکل(8)، مچھلی، پرند، گیرو(9)، چونا، کوئلے، نمک، مٹی کے برتن، پکی اینٹیں۔ یوہیں شیشہ اگرچہ قیمتی ہو کہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور ٹوٹنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یوہیں وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تربوز، خربزہ، ککڑی، کھیرا، ساگ، ترکاریاں اور تیار کھانے جیسے روٹی بلکہ قحط کے زمانہ میں غلہ گیہوں، چاول، جَو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسے انگور، سیب، ناشپاتی، بہی(10)، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائیگا جیسے اخروٹ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں، اگرچہ درخت مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چورائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ ۳: شراب چورائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اوس برتن کی قیمت دس۱۰ درم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چورانا بھی مقصود تھا، مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت(11) ہے تو قطع ہے۔(12) (ردالمحتار)

......ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

......جنوب مشرقی ایشیا کے ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔

......ایک خوشبودار درخت کی لکڑی جسے جلانے سے خوشبو ہوتی ہے۔

......لگایا نہ گیا ہو۔ ......ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

......ابھی تک۔ ......دستکاری۔ ......سرکنڈا۔

......ایک قسم کی لال مٹی۔ ......ایک پھل کا نام جو ناشپاتی کے مشابہ ہوتا ہے۔ ......زیادہ قیمت والا۔

......"ردالمحتار"، کتاب السرقۃ، مطلب: فی ضمان الساعی، ج۶، ص۱۴۷، ۱۴۸۔

مسئلہ ۴: لہو و لعب کی چیزیں جیسے ڈھول، طبلہ (1)، سارنگی (2) وغیرہ ہر قسم کے باجے اگرچہ طبل جنگ (3) چرایا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یوہیں سونے چاندی کی صلیب (4) یا بت اور شطرنج نرد (5) چرانے میں قطع نہیں اور روپے اشرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے اشرفیاں تو قطع ہے۔ (6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہوگئیں۔ جیسے آج کل بمبئی کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع (7) ہے۔ (8) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑ فانوس (9)۔ ہانڈیاں۔ قمقمے۔ گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چرانے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اوسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں یہاں تک کہ سچی توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس میں کسی شبہہ کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر کی جائے۔ (10) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چرانے میں قطع نہیں اگرچہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور اونٹ کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔ (11) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کرکے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں اور باز، شکرا، کتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چرایا تو قطع نہیں۔ (12) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مصحف شریف چرایا تو قطع نہیں اگرچہ سونے چاندی کا اوس پر کام ہو۔ یوہیں کتب تفسیر و حدیث و فقہ و نحو

......ایک قسم کا خاص ڈھول جس میں بائیں کا منہ دائیں سے نسبتاً چوڑا ہوتا ہے، یہ انگلیوں کی ضرب اور ہتھیلی کی تھاپ سے بجایا جاتا ہے۔

......ایک ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اور اسے گز (چھوٹی کمان) سے بجایا جاتا ہے۔

......اعلان جنگ کے لیے بجائے جانے والا نقارہ، بڑا ڈھول۔

......عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

......شطرنج کا مُہرہ۔

......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب السرقۃ، مطلب: فی ضمان الساعی، ج۶، ص۱۴۸.

......ہاتھ کاٹنا۔

......"ردالمحتار"، کتاب السرقۃ، مطلب: فی ضمان الساعی، ج۶، ص۱۴۶.

......ایک قسم کا فانوس جو گھروں میں روشنی اور خوبصورتی (Decoration) کیلئے لگاتے ہیں۔

......"ردالمحتار"، کتاب السرقۃ، مطلب: فی ضمان الساعی، ج۶، ص۱۴۸.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقۃ، الباب الثانی فی مایقطع فیه ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج۲، ص۱۷۶.

......المرجع السابق.

ولغت واشعار میں بھی قطع نہیں۔ (1) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حساب کی بہیاں (2) اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے، ورنہ نہیں۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: آزاد بچہ کو چورایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یوہیں اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہے چورایا تو قطع نہیں، اگرچہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چورایا ہو اور اگر ناسمجھ غلام کو چُرایا تو قطع ہے۔ (4) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص کے دوسرے پر دس درم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپے یا اشرفیاں چورا لیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب (5) چورایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لیے لایا تو قطع نہیں۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُچک لیا (7) تو قطع نہیں۔ یوہیں قبر سے کفن چورانے میں قطع نہیں اگرچہ قبر مقفل مکان (8) میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اُس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چورایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چورائی تو قطع نہیں، ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست (9) ہاتھ کاٹ دیں گے۔ (10) (درمختار)

مسئلہ ۱۴: ذی رحم محرم (11) کے یہاں سے چورایا تو قطع نہیں اگرچہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی رحم محرم کا مال دوسرے

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فیه ومالا ...إلخ، الفصل الأول ، ج۲، ص۱۷۷

و"ردالمحتار"، کتاب السرقة، مطلب: فی ضمان الساعی، ج۶، ص۱۴۹.

......بہی کی جمع، وہ رجسٹر جس میں حساب وغیرہ لکھتے ہیں۔

......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶، ص ۱۵۰.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فیه ومالا ...إلخ، الفصل الأول ، ج۲، ص۱۷۷، وغیرہ.

......گھریلو ساز وسامان۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع فیه ومالاً...إلخ، الفصل الأول ، ج۲، ص۱۷۷.

......جھپٹ کر چھین لیا۔ ......تالا لگے ہوئے مکان۔

......یعنی حکمت عملی کے تحت تاکہ چوری سے باز آجائے۔

......"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ۶ ص ۱۵۰، ۱۵۱.

......ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

کے یہاں تھا وہاں سے چورایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اوس کے شوہر کے یہاں چوری کی تو قطع نہیں۔ یو ہیں تاجروں کی دوکانوں سے چرانے میں بھی قطع نہیں ہے جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اوس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اوس کا مالک وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یو ہیں میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور محافظ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (2) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جو جگہ ایک شے کی حفاظت کے لیے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لیے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری کیے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اُسے سیاسۃً قتل کرسکتا ہے۔ (4) (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ ۱: چور کا دہنا ہاتھ گٹے (5) سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دینگے (6) اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اُسے قید میں رکھیں۔ گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے کی اجرت اور تیل کھولانے کے مصارف (7) سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں گٹے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرلے یعنی اُس کے بُشرہ (8) سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ سچے دل سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔ (9) (درمختار وغیرہ)

……"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٥٣ تا ١٥٦.

……"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩.

و"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٥٨.

……"الفتاوی الهندية"، کتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا ...إلخ، الفصل الأول، ج ٢، ص ١٧٩.

……"الدرالمختار"، کتاب السرقة، ج ٦، ص ١٦٥.

……کلائی۔ ……ہاتھ کے کٹے ہوئے حصے کو کھولتے تیل سے جلادیں گے۔ ……اخراجات۔ ……چہرہ۔

……"الدرالمختار"، کتاب السرقة، باب کیفية القطع...إلخ، ج ٦ ص ١٦٧، ١٦٦، وغیرہ.

مسئلہ ۲: اگر دہنا ہاتھ اُس کا شل (1) ہوگیا ہے یا اس میں کا انگوٹھا یا اونگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کا انگوٹھا یا دو اونگلیاں کٹی ہوں تو اب دہنا نہیں کاٹیں گے۔ یوہیں اگر دہنا پاؤں بیکار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے، بلکہ قید کریں گے۔ (2) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳: ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے، خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہ گواہی دیں اُس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اُس وقت بھی موجود ہو لہٰذا اگر چور چوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو غائب ہے اُس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے میں نے چرائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں (3) اور پہلی صورت میں جبکہ غائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۴: جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کرسکتا ہے جیسے امین (5) و غاصب (6) و مرتہن (7) و متولی (8) اور باپ اور وصی اور سود خوار جس نے سودی مال پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور سود دینے والا جس نے سود کے روپے ادا کردیے اور یہ روپے چوری گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔ (9) (درمختار)

مسئلہ ۵: وہ چیز جس کے چرانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس دلائیں گے اور جاتی رہی تو تاوان نہیں اگرچہ اس نے خود ضائع کردی ہو۔ اور اگر بیچ ڈالی یا ہبہ کردی اور خریدار یا موہوب لہ نے (10) ضائع کردی تو یہ تاوان دیں اور خریدار چور سے ثمن (11) واپس لے۔ اور اگر ہاتھ کاٹا نہ گیا ہو تو چور سے ضمان لے گا۔ (12) (درمختار)

......بے کار۔

......"الفتاوی الهندية"، كتاب السرقة، الباب الثانی فی مایقطع ومالا...إلخ، الفصل الثالث، ج ٢، ص ١٨٢.

و"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٧، ١٦٨.

......یعنی ہاتھ کاٹنا نہیں۔

......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٦٩، ١٧٠.

......امانت دار۔ ......غصب کرنے والا۔

......جس کے پاس مال گروی رکھا ہے۔ ......مالِ وقف کا نگران۔

......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٧٠.

......جس کو چیز ہبہ کردی ہے اس نے۔ ......مقررہ قیمت۔

......"الدرالمختار"، كتاب السرقة، باب كيفية القطع ...إلخ، ج ٦، ص ١٧٥.

مسئلہ ۶: کپڑا چرایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیے، اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس۱۰ درم ہے تو قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہوگئی تو پوری قیمت کا ضمان لازم ہے اور قطع نہیں۔ (1)

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۟ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟۠ ﴾ (2)

جو لوگ اللہ (عزوجل) و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انھیں سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیے جائیں یا جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، مگر وہ کہ تمھارے قابو پانے سے قبل توبہ کرلیں تو جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

ابو داود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں، اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے، محصن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) (یعنی مسلمانوں) سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اوسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔'' (3) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ عُکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سنگستان میں ڈلوا دیا، وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ (4)

مسئلہ ۱: راہزن (5) جس کے لیے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے، اُس میں چند شرطیں ہیں۔ (۱) ان میں اتنی

......''الدرالمختار''، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع ....إلخ، ج ٦، ص١٧٦.

......پ٦، المائدة: ٣٣، ٣٤.

...... ''سنن أبي داود''، کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد ... إلخ، الحدیث: ٤٣٥٣، ج ٤، ص١٦٩.

......''صحیح البخاری''، کتاب الوضو، باب أبوال الابل ... إلخ، الحدیث٢٣٣، ج١، ص١٠٠، والحدیث٥٧٢٧، ج٤، ص٢٨.

......یعنی ڈاکو۔

طاقت ہو کہ راہ گیر اُن کا مقابلہ نہ کرسکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے۔ (۲) بیرون شہر راہزنی کی ہو(1) یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈالا۔ (۳) دارالاسلام میں ہو۔ (۴) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔ (۵) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے بادشاہ اسلام نے اُن کو گرفتار کرلیا ہو۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ۲: ڈاکہ پڑا مگر جان و مال تلف(3) نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو تعزیزاً اسے زدوکوب(4) کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اُس کی حالت قابل اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور فقط زبانی توبہ کافی نہیں، جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو تو قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اُس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پیر کاٹیں۔ یوہیں اگر چند شخص ہوں اور مال اتنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کیے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ (۱) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرڈالے یا (۲) سولی دیدے یا (۳) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھادے یا (۴) صرف قتل کردے یا (۵) قتل کر کے سولی پر چڑھادے یا (۶) فقط سولی دیدے۔ یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں(5) پھر جب مرجائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اُس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اُس کے ورثہ دفن کردیں اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ڈاکو کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (6) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۳: ڈاکوؤں کے پاس اگر وہ مال موجود ہے تو بہر حال واپس دیا جائے اور نہیں ہے اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے یا قتل کردیے گئے تو اب تاوان نہیں۔ یوہیں جو اُنھوں نے راہگیروں کو زخمی کیا یا مار ڈالا ہے اسکا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔ (7) (درمختار، ردالمحتار)

......یعنی شہر سے باہر ڈکیتی کی ہو۔

......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطریق، ج۲، ص۱۸٦.

......ضائع۔ ......مارپیٹ۔ ......یعنی نیزہ ماریں۔

......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطریق، ج۲، ص۱۸٦.

و"الدرالمختار"، کتاب ا لسرقة، باب قطع الطریق، ج ٦، ص ۱۸۱، ۱۸۲.

......"الدرالمختار وردالمحتار"، کتاب السرقة، باب قطع الطریق، ج٦، ص۱۸۳.

مسئلہ ۴: ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا یا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوگی وہ صرف اوسی ایک کی نہ ہوگی، بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ کچھ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا یا قتل کیا اور مال لیا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی اور مال واپس دیدیا یا اون میں کوئی غیر مکلّف (2) یا گونگا ہو یا کسی راہگیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں۔ اور ولیِ مقتول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے۔ (3) (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ﰅۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﰆ ﴾ (4)

اون لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ اون پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ (عزوجل) اون کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق اون کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ (عزوجل) ہے اور اگر اللہ (عزوجل) لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ (عزوجل) کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ (عزوجل) اوس کی مدد کرے گا جو اوس کے دین کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ (عزوجل) قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﰽ وَ اقْتُلُوْهُمْ

......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السرقة، الباب الرابع فی قطاع الطریق، ج۲، ص۱۸۷ .

......یعنی عاقل بالغ نہ ہو۔

......"الدر المختار"، کتاب السرقة، باب قطع الطریق، ج۶، ص۱۸۳ .

......پ ۱۷، الحج: ۳۹، ۴۰ .

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ ﴾ (1)

اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ (عزوجل) زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور اون سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو اونھیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور اون سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ (عزوجل) کے لیے ہوجائے اور اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا ومافیہا (2) سے بہتر ہے۔'' (3)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب سے بہتر اوس کی زندگی ہے جو اللہ (عزوجل) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ (4) پکڑے ہوئے ہے، جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اوسے کوئی بلاتا ہے تو اوڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اوس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے) یا اوس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لیکر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے، وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکاۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔'' (5)

حدیث ۳: ابوداود و نسائی و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین سے جہاد کرو، اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دِین حق کی اِشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے طیار ہوجاؤ۔'' (6)

......پ ۲، البقرۃ: ۱۹۰، ۱۹۳.

......دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

......"صحیح البخاري"، کتاب الجھاد، باب الغدوۃ والروحۃ فی سبیل اللّٰہ... إلخ، الحدیث: ۲۷۹۲، ج ۲، ص ۲۵۱.

......لگام۔

......"صحیح مسلم"، کتاب الامارۃ، باب فصل الجھاد و الرباط، الحدیث: ۱۲۵ ـ (۱۸۸۹)، ص ۱۰۴۸.

......"سنن أبي داود"، کتاب الجھاد، باب کراھیۃ ترک الغزو، الحدیث: ۲۵۰۴، ج ۳، ص ۱۶.

حدیث ۴: ترمذی وابوداود فضالہ بن عبید سے اور دارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو مرتا ہے اوس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اوس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔''(1)

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''(2)

حدیث ۶، ۷: صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک دن اور رات اللہ (عزوجل) کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا، جاری رہے گا اور اُس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔''(3)

ترمذی و نسائی کی روایت عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔''(4)

مسائلِ فقہیّہ

مسئلہ ۱: مسلمانوں پر ضرور ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں زہے نصیب حدیث میں فرمایا ''اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت فرما دے تو یہ اوس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا'' یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمھیں مل جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تمھاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور اگر کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو بادشاہ اسلام اون پر جزیہ مقرر کردے کہ وہ ادا کرتے رہیں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔ (5) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: مجاہد صرف وہی نہیں جو قتال کرے (6) بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے (7) یا نیک مشورہ

......"جامع الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من مات مرابطا، الحديث: ١٦٢٧، ج٣، ص ٢٣٢.

......"صحيح البخاري"، كتاب الجهاد، باب فضل رباط يوم... إلخ، الحديث: ٢٨٩٢، ج ٢، ص ٢٧٩.

......"صحيح مسلم"، كتاب الامارة، باب فضل الرباط في سبيل الله عزوجل، الحديث: ١٦٣-(١٩١٣)، ص ١٠٥٩.

......"جامع الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرابط، الحديث: ١٦٧٣، ج٣، ص ٢٥٢.

......"الدر المختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص١٩٣، وغيره.

......جہاد کرے، کفار سے جنگ کرے۔ ......خرچ کرے۔

سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اور اسی کے توابع (1) سے رباط ہے یعنی بلاد اسلامیہ (2) کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے کہ اس کی نماز پانسو نماز کی برابر ہے اور اس کا ایک درم خرچ کرنا سات سو درم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے گا تو روزمرہ رباط کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اوٹھایا جائے گا اور فزع اکبر سے مامون (3) رہے گا۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۳: جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں (5) تو وہاں والے مقابلہ کریں اور اون میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں (6) اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ (7) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یوہیں بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائے۔ یوہیں اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جاسکتا۔ اور اگر دین میعادی (8) ہو اور جانتا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے گا تو جانا جائز ہے۔ اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یوہیں اگر اوس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہدے کہ جن کی جن کی امانت ہے دیدینا تو اب جاسکتا ہے۔ (9) (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵: اگر کفار ہجوم کر آئیں تو اس وقت فرض عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر و مولیٰ (10) پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یوہیں ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے (11) اجازت کی حاجت

......متعلقات، اقسام۔ ......اسلامی ممالک۔ ......محفوظ۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج۶، ص۱۹۳۔۱۹۵.

......اچانک حملہ کردیں۔ ......مدد کریں۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، ج۶، ص۱۹۶۔۱۹۸.

......ایسا قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر ہو۔

......"البحرالرائق"، کتاب السیر، ج۵، ص۱۲۱.
و "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج۶، ص۲۰۱.

......آقا، مالک۔ ......یعنی مقروض کو اپنے قرض خواہ سے۔

نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں پورانا مریض کہ جانے پر قادر نہ ہو وہ معاف ہے۔ (1)(بحر)

مسئلہ۶: جہاد واجب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو نیز اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی۔ اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (2)(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۷: بیت المال (3) میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لیے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بِطِیب خاطر (4) کچھ دینا چاہتا ہے تو اصلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو۔ اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جاسکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر غازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوگئی اور یوں کہا تو غازی کو لینا بھی جائز نہیں۔ (5)(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۸: جن لوگوں کو دعوت اسلام نہیں پہنچی ہے اونھیں پہلے دعوت اسلام دی جائے بغیر دعوت اون سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے ایسی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو دعوت حق کردینا مستحب ہے۔ (6)(درمختار)

مسئلہ۹: کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو اون کے گھروں کو آگ لگادینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور تباہ کردینا سب کچھ جائز ہے یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کرینگے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اوٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ تلف (7) نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔ (8)(درمختار)

مسئلہ۱۰: بندوق، توپ اور بم کے گولے مارنا سب کچھ جائز ہے۔

......"البحرالرائق"، کتاب السیر، ج۵، ص۱۲۲.

......"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب الأول فی تفسیرہ ...إلخ، ج۲، ص۱۸۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، ج۶، ص۲۰۳.

......اسلامی حکومت کا خزانہ۔ ......خوشدلی سے۔

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجھاد، ج۶، ص۲۰۳.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب السیر، الباب الأول فی تفسیرہ ...إلخ، ج ۲، ص ۱۹۱.

......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، ج۶، ص۲۰۵، ۲۰۶.

......ضائع۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجھاد، ج۶، ص۲۰۶.

مسئلہ ۱۱: اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو اپنے آگے کرلیا کہ گولی وغیرہ ان پر پڑے ہم ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مرجائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اوس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہلِ شہر میں سے کوئی نکل گیا تو اب باقیوں کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: جو چیزیں واجب التعظیم ہیں (3) اون کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں جیسے قرآن مجید، کتب فقہ وحدیث شریف کہ بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یوہیں عورتوں کو بھی نہ لے جانا چاہیے اگرچہ علاج وخدمت کی غرض سے ہو۔ ہاں اگر لشکر بڑا ہو کہ خوف نہ ہو تو عورتوں کو لے جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں بوڑھیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔ (4) (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۴: عہد توڑنا مثلاً یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانۂ عہد میں (5) جنگ کی یہ ناجائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع کیے جنگ شروع کردی تو حرج نہیں۔ (6) (مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۵: مُثلہ یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مونھ کالا کردینا منع ہے یعنی فتح ہونے کے بعد مُثلہ کی اجازت نہیں اور اثنائے جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً تلوار ماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تو حرج نہیں۔ (7) (فتح)

مسئلہ ۱۶: عورت اور بچہ اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لنجھے (8) اور اپاہج (9) اور راہب (10) اور پوجاری (11) جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا دہنا ہاتھ کٹا ہو یا خشک ہوگیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی

---

[1] ......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٦.

[2] ......المرجع السابق، ص٢٠٧.

[3] ......جن چیزوں کی تعظیم واجب ہے۔

[4] ......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٧.
و"البحر الرائق"، کتاب السیر، ج٥، ص١٣٠.

[5] ......معاہدہ کی مدت کے دوران۔

[6] ......"مجمع الانهر"، کتاب السیر والجهاد، ج٢، ص٤١٤.

[7] ......"فتح القدیر"، کتاب السیر، باب کیفیة القتال، ج٥، ص٢٠١.

[8] ......ہاتھ پاؤں سے معذور۔ [9] ......چلنے پھرنے سے معذور۔ [10] ......پادری، عیسائیوں کا پیشوا۔ [11] ......مندر کا مجاور۔

مدد نہ دیتے ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورہ سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اُسے قتل کر دیں گے۔ اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں۔ اور بچہ اور مجنون کو اثنائے جنگ میں (1) قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے۔ اور جنھیں قتل کرنا منع ہے اونھیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دارالاسلام میں لائیں گے۔ (2) (درمختار، مجمع الانہر)

مسئلہ ۱۷: کافروں کے سر کاٹ کر لائیں یا اون کی قبریں کھود ڈالیں اس میں حرج نہیں۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا ناجائز ہے مگر اوسے چھوڑے بھی نہیں بلکہ اوس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آکر اوسے مار ڈالے۔ ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کے درپے ہو اور اسے بغیر قتل کیے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اگرچہ کچھ مال لے کر یا دے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے اونھیں اس کی اطلاع کر دیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے۔ یہ اوس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اور اگر میعاد ہو تو میعاد پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: صلح کے بعد اگر کسی کافر نے لڑنا شروع کیا اور یہ اونکے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازتِ بادشاہ برسرِ پیکار ہے (6) تو صرف انھیں قتل کیا جائے ان کے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے حق میں باقی ہے۔ (7) (مجمع الانہر)

مسئلہ ۲۱: کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگرچہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یوہیں تاجروں پر حرام ہے کہ یہ چیزیں اون کے ملک میں تجارت کے لیے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں

...... جنگ کے دوران۔

...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٠، ٢١١.
و"مجمع الانهر"، كتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٤.

...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢١١.

...... "الدرالمختار وردالمختار"، كتاب الجهاد، مطلب: في بيان نسخ المثلة، ج٦، ص٢١١، ٢١٢.

...... المرجع السابق، ص٢١٢.

...... یعنی جنگ لڑ رہی ہے۔

...... "مجمع الأنهر"، كتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٨.

کو حاجت ہو تو غلہ اور کپڑا ابھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دیدی تو امان (2) صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگرچہ امان دینے والا فاسق یا اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ اور بچہ یا غلام کی امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اونھیں قتال (3) کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں۔ امان صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سنا ہو اگرچہ کسی زبان میں ہو اگرچہ اس لفظ کے معنی وہ نہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور پر ہوں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔ (4) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: امان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو بادشاہِ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اوسے سزا دی جائے۔ (5) **(مجمع الانہر)**

مسئلہ ۲۴: ذمی اور تاجر اور قیدی اور مجنون اور جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچہ اور غلام جنھیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔ (6) (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱) ﴾ (7)

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو نفل اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہیں، اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ

......"الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الجهاد، مطلب: فی بیان نسخ المثلة، ج٦، ص٢١٣.

......یعنی حفاظت کی ضمانت دینا، پناہ دینا۔ ...... جہاد، جنگ۔

......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٤.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب الثالث فی الموادعة والامان...إلخ، ج٢، ص١٩٨، ١٩٩.

......"مجمع الانهر"، کتاب السير والجهاد، ج٢، ص٤١٩، ٤٢٠.

......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢١٧، ٢١٨.

......پ٩، الانفال: ١.

وَابْنِ السَّبِيلِ ۙ﴾ (1)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اوس میں سے پانچواں حصہ اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی، اللہ تعالٰی نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔'' (2)

حدیث ۲: سنن ترمذی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا۔'' یا فرمایا: ''میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔'' (3)

حدیث ۳: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا: کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے، جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے (4) اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اوس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور (5) خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ (بیت المقدس) کے قریب پہنچے، وقت عصر آ گیا (وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے، جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا) اونھوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا: تو مامور ہے اور میں مامور ہوں۔ اے اللہ! (عزوجل) آفتاب کو روک دے، آفتاب رک گیا اور اللہ (عزوجل) نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اوسے کھانے کے لیے آگ آئی، مگر اوس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے زمانہ میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اوترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا: کہ تم نے خیانت کی ہے، لہٰذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپک گیا،

...... پ ١٠، الانفال: ٤١.

......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث: ٣٢_١٧٤٧، ص٩٥٩.

......"جامع الترمذي"، کتاب السیر باب ماجاء فی الغنیمة، الحدیث: ١٥٥٨، ج ٣، ص١٩٦.

......یعنی بیوی سے ہمبستری نہیں کی ہے۔

......وہ جانور جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

فرمایا: تمھارے قبیلہ میں کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر برابر تھا، اوس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ (عزوجل) نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔''(1)

حدیث ۴: ابوداود نے ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اوس وقت پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا، جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے اون میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا، صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور اون کے رفقا(2) انھیں کو حصہ دیا۔(3)

حدیث ۵: صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدۂ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا؟ یزید سے فرمایا'' کہ لکھدو کہ ان کے لیے سہم (حصہ) نہیں ہے، مگر کچھ دیدیا جائے''۔(4)

حدیث ۶: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لیے کہیں بھیجتے تو انھیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔(5)

حدیث ۷: نیز صحیحین میں اونھیں سے مروی، کہتے ہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس(6) میں سے نفل دیا تھا، مجھے ایک بڑا اُونٹ ملا تھا۔(7)

حدیث ۸: ابن ماجہ و ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب تحلیل الغنائم... إلخ، الحدیث: ٣٢۔(١٧٤٧)، ص٩٥٩.

و"صحیح البخاري"، کتاب فرض الخمس، باب قول النبي صلی اللہ علیه وسلم احلت لکم... إلخ، الحدیث: ٣١٢٤، ج٢، ص٣٤٩.

......ساتھی، ہمسفر، ہمراہی۔

......"سنن أبي داود"، کتاب الجهاد، باب فیمن جاء بعد الغنیمة... إلخ، الحدیث: ٢٧٢٥، ج ٣، ص ٩٨.

......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب النساء الغازیات... إلخ، الحدیث: ١٣٩۔(١٨١٢)، ص١٠٠٧.

......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب الانفال، الحدیث: ٤٠۔(١٧٥٠)، ص ٩٦١.

......مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔

......"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد، باب الانفال، الحدیث: ٣٨۔(١٧٥٠)، ص ٩٦١.

تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی تھی۔ (1)

حدیث ۹: امام بخاری خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''کچھ لوگ اللہ (عزوجل) کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں، اون کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔'' (2)

حدیث ۱۰: ابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک شتر (3) کے پاس تشریف لائے اوس کے کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا: ''اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ بھی نہیں سوا خمس کے (کہ یہ میں لونگا) وہ بھی تمھارے ہی اوپر رد ہو جائیگا، لہٰذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو۔'' ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی، میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اسمیں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمھیں دیا۔'' اوس شخص نے کہا، جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔ (4)

حدیث ۱۱: ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔ (5)

مسائل فقہیّہ

غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے۔ اور لڑائی کے بعد جو اون سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور فئے کل بیت المال میں رکھا جائے۔ (6) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے وہاں مسلمانوں کا تسلط (7) نہ ہوا تھا تو صرف اون پر عُشر مقرر ہوگا یعنی جو زراعت پیدا ہوا اوس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کردیں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہوئے تو اون

......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب فى النفل،الحديث:١٥٦٧، ج ٣، ص٢٠٢.

......"صحيح البخاري"، كتاب فرض الخمس، باب قوله تعالىٰ ﴿فان لله خمسه وللرسول﴾ يعنى... إلخ، الحديث:٣١١٨، ج٢، ص٣٤٨.

......اونٹ۔

......"سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب فى فداء الاسير بالمال، الحديث: ٢٦٩٤، ج ٣، ص٨٤.

......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب فى كراهية بيع المغانم... إلخ، الحديث: ١٥٦٩، ج٣، ص٢٠٣.

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢١٨، وغيره.

......مسلمانوں کا غلبہ۔

کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور اون پر جزیہ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے اون پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عُشر لے یا خراج مقرر کرے یا اون کو اور اون کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کردے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے اونھیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد اونھیں اور اون کے اموال مجاہدین پر تقسیم کردے اور زمینوں پر عُشر مقرر کردے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں بچّوں اور اموال کو بعدِ خمس تقسیم کردے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کردے اور چاہے تو انھیں وہاں سے نکالدے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو اون کو چھوڑ دے اور زمین اونھیں واپس دے اور عورتوں، بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کردے مگر اس صورت میں بقدرِ زراعت اونھیں کچھ مال بھی دیدے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کردے اور اونھیں اور عورتوں، بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیدے (1) ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کردیں اور اون کو چھوڑ دیا تو یہ ناجائز ہے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی اُن پر باقی رکھیں اُس کے خلاف کرنے کی نہ اُنھیں اجازت ہے نہ بعد والوں کو اور وہاں کی زمین اُنھیں لوگوں کی مِلک (3) رہے گی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۳: دارالحرب کے جانور قبضہ میں کیے اور اُن کو دارالاسلام تک نہیں لاسکتا تو ذبح کر کے جلا ڈالے۔ یوہیں اور سامان جن کو نہیں لاسکتا ہے جلادے اور برتنوں کو توڑ ڈالے روغن وغیرہ بہادے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو جلنے کے قابل نہیں اُنھیں پوشیدہ جگہ دفن کردے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۴: دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کردی جائے کہ دارالاسلام میں آکر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۵: مال غنیمت کو دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبلِ تقسیم صرف کرسکتے ہیں مثلاً جانوروں کا چارہ اپنے کھانے کی چیزیں کھانا پکانے کے لیے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے خشک وتر اور تیل لگانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل

......یعنی اتنا مال جس سے کھیتی باڑی کرسکیں۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج۲، ص۲۰۵.

......مِلکیت میں۔

......"الدر المختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص۲۱۸.

......المرجع السابق، ص۲۲۳. ......المرجع السابق، ص۲۲٤.

لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغنِ گُل (1) وغیرہ اُس وقت استعمال کرسکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کرسکتے ہیں مگر چمڑا مالِ غنیمت میں واپس کریں۔ اور مجاہدین اپنی باندی، غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مالِ غنیمت سے کھلا سکتے ہیں۔ اور جو شخص تجارت کے لیے گیا ہے لڑنے کے لیے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف (2) نہیں کرسکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھاسکتے ہیں۔ اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کرینگے ناجائز ہے۔ یوہیں جو چیز کام کے لیے لی تھی اور بچ گئی اوسے بیچنا بھی ناجائز ہے اور بیچ ڈالی تو دام (3) واپس کرے۔ (4) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۷: دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں، ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں اون میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آگیا تو بقیہ واپس کردے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہوچکی تو فقرا پر تصدق کردے (6) اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد بقیہ کو صرف کرڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہوچکی ہے تو قیمت تصدق کردے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔ (7) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: مالِ غنیمت میں قبلِ تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔ (8) (درمختار)

مسئلہ ۹: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوگیا وہ خود اور اوس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اوس کے پاس مال ومتاع (9) ہے سب محفوظ ہیں یہ جبکہ اسلام لانا گرفتار کرنے سے پہلے ہو اور اسکے بعد کہ سپاہیوں نے اوسے گرفتار کیا اگر مسلمان ہوا تو وہ

......پھولوں کا تیل۔ ......خرچ۔ ......قیمت۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق...إلخ، ج٦، ص٢٢٩.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج٢، ص٢٠٩.

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢٢٥-٢٢٦.

......فقیروں پر صدقہ کردے۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع فی الغنائم، الفصل الاول، ج٢، ص٢١٢.

و "الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢٣٠.

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٠٨.

......ساز وسامان وغیرہ۔

غلام ہے۔ اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اُس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لیکر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اُس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فئے ہیں۔ (1)(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اُس نے پیشتر (2) سے کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اُس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فئے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلا آیا پھر مسلمانوں کا اُس شہر پر تسلط (3) ہوا تو اُس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اُس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اُسی کے ہیں باقی سب فئے ہے۔ (4)(درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱: جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اوسکی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائداد غیر منقولہ (5) اور اوس کے باندی غلام لڑنے والے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ، یہ سب غنیمت ہیں۔ (6)(درمختار)

مسئلہ ۱۲: جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لیے آگیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اُس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فئے ہے۔ (7)(درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ ۱: غنیمت کے پانچ حصے کیے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں اور سوار بہ نسبت پیدل کے دونا (8) پائے گا یعنی ایک اوس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے۔ سردارِ لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اوتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو اون کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اوتنا ہی

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق... إلخ، ج٦، ص٢٣١.

......پہلے۔ ......قبضہ، غلبہ۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢٣١.

و"فتح القدیر"، کتاب السیر، باب الغنائم وقسمتها، ج٥، ص٢٣٠.

......یعنی وہ جائداد جو دوسری جگہ نہیں لے جا سکتا مثلاً مکان، زمین وغیرہ۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، ج٦، ص٢٣١.

......المرجع السابق، ص٢٣١.

......دگنا۔

ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لیے ملتا تھا۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: سوار دوچند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اوس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا تھا مگر وہاں پہنچ کر مر گیا تو سوار کا حصہ پائے گا اور سوار کے دوچند (2) حصہ پانے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اوس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا بیمار تھا اور غنیمت سے قبل اچھا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ نہیں اور اگر بچھیرا (3) تھا اور غنیمت کے قبل جوان ہو گیا تو نہیں اور اگر گھوڑا لیکر چلا مگر سرحد پر پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اوس پر سواری لینے لگا یا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اوسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بیچ ڈالا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔ (4) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: سوار کے لیے یہ ضرور نہیں کہ گھوڑا اوس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو (5) بلکہ اگر غصب کر کے (6) لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائیگا اور غصب کا گناہ اوس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائیگا مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اوس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: غلام اور بچہ اور عورت اور مجنون کے لیے حصہ نہیں ہاں خمس نکالنے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انھیں کچھ دیدیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اوس وقت کہ انھوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری کرنا اون کو پانی پلانا وغیرہ۔ (8) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا گیا ہے اوس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لیے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لیے اور اگر یہ تینوں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ (9) یا مساکین پر صرف کر دیے (10) جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔ (11) (درمختار)

......"الفتاوی الهندية" كتاب السير، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٢.

......یعنی دگنا۔ ......گھوڑی کا بچہ۔

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٣٢-٢٣٤.

......یعنی جنگ کے لیے مانگ کر لایا ہو۔ ......چھین کر۔

......"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، مطلب: مخالفة الامير حرام، ج٦، ص٢٣٣.

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، ج٦، ص٢٣٥.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی الغنائم و قسمتها، الفصل الثانی، ج٢، ص٢١٤.

......یتیموں۔ ......خرچ کر دیے۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٣٧.

مسئلہ ۶: بنی ہاشم وبنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ بہ نسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقرا تو زکاۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۷: جو فوج یا جو شخص لڑنے کے ارادہ سے دارالحرب میں پہنچا اور جس وقت پہنچا لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یوہیں جو شخص گیا مگر بیماری وغیرہ سے لڑائی میں شریک نہ ہوسکا تو غنیمت پائیگا اور اگر کوئی تجارت کے لیے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جو شخص دارالحرب میں مرگیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اوس کا حصہ نہیں یعنی اوس کا حصہ اوس کے وارثوں کو نہیں دیا جائیگا اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جاچکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اوس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۹: تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک تھا اور گواہوں سے اس امر (4) کو ثابت بھی کردیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر بیت المال سے دیا جائے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: غنیمت میں کتابیں ملیں اور معلوم نہیں کہ اون میں کیا لکھا ہے تو نہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کردیں کہ کافروں کو نہ مل سکیں اور اگر بادشاہِ اسلام مسلمان کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابلِ اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اوس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں۔ اگر سونے یا چاندی کے ہار ملے جن میں صلیب (6) یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے انھیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپے اشرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑنے کے تقسیم و بیع کرسکتے ہیں۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: شکاری کتے اور باز اور شکرے (8) غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کیے جائیں اور تقسیم سے قبل ان سے شکار

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی کیفیة القسمة، ج٦، ص٢٣٧، ٢٣٨.

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المغنم وقسمته، مطلب: فی ان معلوم المستحق ...إلخ، ج٦، ص٢٢٦.

......"الدرالمختار"، باب المغنم وقسمته، کتاب الجهاد، ج٦، ص٢٢٦.

......دعویٰ، بات۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٤۔٢١٥.

......عیسائیوں کا ایک مقدس نشان۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب الرابع، الفصل الثانی فی کیفیة القسمة، ج٢، ص٢١٥.

......باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

مکروہ ہے۔(1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جو جماعت بادشاہ سے اجازت لیکر دارالحرب میں گئی یا باقوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر(2) وہاں سے مال لائی تو یہ غنیمت ہے خمس لیکر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ اجازت لی نہ باقوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انھیں کا ہے خمس نہ لیا جائے۔(3) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ باقوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اوس میں سے خمس لیکر باقی ان پر تقسیم ہوجائیگا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اوس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اوسی کا ہے اوس کا ساتھ والا بھی اوس میں شریک نہیں۔ اور اگر اجازت والے اور بے اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہوگئی تو اب خمس لیکر غنیمت کی مثل تقسیم ہوگی یعنی ایک نے بھی جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہوجائیگا۔(4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور چیز تھوڑی تو بادشاہ کو اختیار ہے کہ فقرا پر تصدق کردے یا بیت المال میں جمع کردے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔(5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اجازت لیکر ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اوس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے اوس میں خمس نہیں لونگا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اوس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائیگا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔(6) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ یا سپہ سالار(7) اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہدے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمھارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اوس کا سامان اوس کے لیے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے اون سپاہیوں کو ترغیب ہوگی۔ اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اوسی پانے والے کا ہے۔ اگر یہ لفظ کہے

---

[1] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی االغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج٢، ص٢١٥.

[2] ...... رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ کرکے۔

[3] ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤١.

[4] ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع فی االغنائم وقسمتها، الفصل الثانی، ج٢، ص٢١٦.

[5] ...... المرجع السابق.

[6] ...... "الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فی كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤١.

[7] ...... لشکر کا سربراہ۔

تھے کہ جو جس کافر کو قتل کریگا اوس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سو روپے لو اور فلاں کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مار ڈالا تو تمھیں ہزار روپے دونگا۔ لڑائی ختم ہونے اور غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔ (1) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: جن لوگوں کو نفل (انعام) دینا کہا ہے اونھوں نے نہیں سنا اوروں نے سن لیا جب بھی اوس انعام کے مستحق ہیں۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور اون سے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمھارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو ناجائز۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز نہ تھا مثلاً بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اوس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اوس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے، لہٰذا اگر لونڈی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا نہ کرے (5)، وطی نہیں کرسکتا، نہ اوسے فروخت کرسکتا ہے۔ (6) (عامۂ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ ۱: دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کرلیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اوس کا مالک ہوگیا لہٰذا اگر ہم اون سے خرید لیں یا ان قید کرنیوالوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اوس کافر کو اون سے لے لیا تو مسلمان مالک ہوگئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔ (7) (درمختار وغیرہ)

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل في كيفية القسمة، مطلب: في االتنفيل، ج٦، ص٢٤١۔٢٤٥.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع في الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج ٢، ص ٢١٦.

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل في كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الرابع في الغنائم وقسمتها، الفصل الثالث، ج٢، ص٢١٧.

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل في كيفية القسمة، ج٦، ص٢٤٥.

......یعنی جماع سے باز رہے تاکہ رحم کا نطفہ سے خالی ہونا واضح ہوجائے۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل في كيفية القسمة، ج٦، ص٢٥٠.

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار ...الخ، ج ٦، ص ٢٥٣، ٢٥٤، وغيره.

مسئلہ ۲: اگر حربی کافر ذِمی کو دارالاسلام سے پکڑ لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۳: حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ اون کا پیچھا کریں اور اون سے چھین لیں۔ پھر جب کہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہوگئے تو اب بالکل ان کی مِلک ثابت ہوگئی کہ اب اون سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان اُن حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے اوسے دیدیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اوسے بلا معاوضہ دیدینگے اور غنیمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب بقیمت دینگے اور جس دن غنیمت میں وہ چیز ملی اوس دن جو قیمت تھی وہ لی جائیگی۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۴: کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز چرا کر دارالحرب میں لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلا دی جائے گی۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اوسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہونگے، لہٰذا اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام غنیمت میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے اگرچہ غنیمت تقسیم ہو چکی ہو ہاں تقسیم کے بعد اگر دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اوسے بیت المال سے قیمت دیں۔ (4) (فتح)

مسئلہ ۶: مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اوس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر اون سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلا معاوضہ مالک کو دلایا جائے اور باقی چیزیں بقیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہوگئے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۷: جو کافر امان لیکر دارالاسلام میں آیا اوس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لینا واجب ہے اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار...إلخ، ج٦، ص٢٥٤.

...... المرجع السابق، ص٢٥٤، ٢٥٧.

......"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار ...إلخ، مطلب: في ان الأصل في الاشياء الإباحة، ج٦، ص٢٥٧.

......"فتح القدير"، كتاب السير، باب استيلاء الكفار، ج٥، ص٢٦٢.

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار...إلخ، ج٦، ص٢٦٠.

یا مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور اُس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ غنیمت کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔

یوہیں اگر حربی غلام مسلمان ہوگیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آگیا یا ہمارا لشکر دارالحرب میں تھا اُس لشکر میں آگیا یا اُس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالحرب میں خرید لیا یا اُس کے مالک نے بیچنا چاہا یا مسلمانوں کا ان پر غلبہ ہوا بہر حال آزاد ہوگیا۔ (1) (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا۔ دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (2)

مسئلہ ۱: دارالحرب میں مسلمان امان لیکر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا (3) اس پر حرام ہے کہ جب امان لی تو اُس کا پورا کرنا واجب ہے۔ یوہیں اُن کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہوکر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگرچہ کافروں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔ (4) (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲: مسلمان امان لے کر گیا اور وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہوگیا مگر یہ مِلکِ حرام وخبیث ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہٰذا حکم ہے کہ فقرا پر تصدق کردے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہوگئی۔ (5) (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بدعہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کرلیا یا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک (6) نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرے تو گنہگار نہیں کہ بدعہدی اُن کی جانب سے ہے اِسکی جانب سے نہیں اور اِس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں

......"الدر المختار"، كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار... إلخ، ج٦، ص٢٦١.

......"الدر المختار"، كتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢.

......بے جا دخلت۔

......"الجوهرة النيرة"، كتاب السير، الجزء الثاني، ص٣٤٥.
و"الدر المختار"، كتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٢.

......"الجوهرة النيرة"، كتاب السير، الجزء الثاني، ص٣٤٥.
و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، باب المستأمن، ج٦، ص٢٦٣.

......تلافی، پوچھ گچھ، ازالہ۔

سے لائے گا حلال ہے۔ (1) (شرح ملتقی)

مسئلہ۴: مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یوہیں اگر اُس کو قرض دیا اور یہ ٹھہرا لیا کہ مہینہ بھر میں سو کے سوا سو (2) لوں گا یہ جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ۵: مسلمان دارالحرب میں امان (4) لیکر گیا ہے اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ اُدھار بیچی یا حربی نے اس مسلمان کو قرض دیا یا اس کے ہاتھ کوئی چیز اُدھار بیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع (5) ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کریگا ہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائیگا۔ یوہیں اگر دو حربی امان لیکر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ۶: مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لیے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لیے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ۷: حربی امان لیکر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دینگے اور اُس سے کہہ دیا جائیگا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہیگا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھر رہ گیا تو جزیہ لیا جائیگا اور وہ ذمی ہو جائیگا اور اب دارالحرب جانے نہ دینگے، اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لیے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بدستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔ (8) (جوہرہ)

مسئلہ۸: سال سے کم جتنی چاہے بادشاہِ اسلام اس کے لیے مدت مقرر کردے اور یہ کہہ دے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اُس وقت وہ ذمی ہو جائیگا۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ۹: حربی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عُشری زمین خریدی اور خراج اُس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور

......"مجمع الانھر فی شرح ملتقی الأبحر"، کتاب السیر و الجهاد، باب المستأمن، ج۲، ص۴۴۹.

......سوا سو یعنی ۱۲۵۔

......"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج۶، ص۲۶۲.

......یعنی جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا معاہدہ، پناہ۔ ......اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے والا قاضی۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المستأمن، ج۶، ص۲۶٤.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الاول، ج۲، ص۲۳۳.

......"الجوهرة النیرة"، کتاب السیر، الجزء الثانی، ص۳٤٦.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الثانی، ج۲، ص۲۳٤.

جس وقت خراج مقرر ہوا اُسی وقت سالِ آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کتابیہ عورت امان لیکر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہوگئی اب دارالحرب کو نہیں جاسکتی۔ یوہیں اگر میاں بی بی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہوگیا تو عورت اب نہیں جاسکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہوسکتا ہے کہ طلاق دیکر چلا جائے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لیے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آکر مسلمان ہوگیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن حربی کے لیے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب پھر حربی ہوگیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا اُن پر اُس کا دَین تھا اور اُس کافر کو کسی نے قید کر لیا یا اُس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اُس کو مار ڈالا تو دَین ساقط ہوگیا اور وہ امانت فے ہے اور اگر بغیر غلبہ وہ مارا گیا یا مر گیا تو دَین اور امانت اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔ (4) (ملتقی)

مسئلہ ۱۳: حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اُسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اُسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلے تو قتل کریں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اُس وقت ہوگی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہوجائیں اور دارالاسلام اُس وقت دارالحرب ہوگا، جبکہ یہ تین باتیں پائی جائیں۔ (۱) کفر کے احکام جاری ہوجائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا۔ (۲) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو۔ (۳) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان اول پر باقی نہ ہو۔ (6) (درمختار، ردالمحتار) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالٰی اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الثانی، ج٢، ص٢٣٥.

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی استئمان الکافر، ج٦، ص٢٧١.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب السادس فی المستأمن، الفصل الثانی، ج٢، ص٢٣٥.

......"ملتقی الابحر مع مجمع الانهر"، کتاب السیر والجهاد، باب المستأمن، فصل لایمکن مستامن... إلخ، ج٢، ص٤٥٣.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی استئمان الکافر، مطلب: مهم الصبی... إلخ، ج٦، ص٢٧٦.

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی استئمان الکافر، مطلب: فی ما تصیربه دارالإسلام... إلخ، ج٦، ص٢٧٦، ٢٧٧.

خواہ مخواہ اسے دار الحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضا مندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ کم از کم اسلامی معاملات جن کے لیے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اُس سے فیصلہ کرائیں اور یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز اُنھیں اُس سے نہیں روکتے پھر بھی اُنھیں احکام شرعیہ کے اجرا(1) کی بالکل پرواہ نہیں۔

عشر و خراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر قہراً فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری(2) ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں، جن کو ہم کتاب الزکاۃ(3) میں بیان کر آئے اور جو شہر بطور صلح فتح ہوا یا جو لڑ کر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیے گئے، یہ سب خراجی(4) ہیں۔ بنجر زمین کو مسلمان نے کھیت کیا، اگر اُس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری اور خراجی ہے تو خراجی۔

مسئلہ: زمین وقف کر دی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب بھی عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراج نہیں اور عشری تھی تو عُشر ہے۔(5) (ردالمحتار)

عشر و خراج کے مسائل بقدر ضرورت کتاب الزکاۃ میں بیان کر دیے گئے وہاں سے معلوم کریں اُن سے زائد جزئیات(6) کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا اُنھیں پر اکتفا کریں۔

تنبیہ: اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر و خراج کو عموماً چھوڑ رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے(7) وہ مسلمان ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں، جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع(8) نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ﴾ (9)

خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اُس سے کہ ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا۔

......جاری کرنے۔

......وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کرنا لازم ہو۔

......بہار شریعت جلد 1 حصہ 5 ملاحظہ فرمائیں۔

......وہ زمین جس کی پیداوار سے خراج ادا کرنا لازم ہو۔

......"ردالمحتار"، کتاب الجہاد، باب العشر والخراج، مطلب: اراضی المملکۃ... إلخ، ج٦، ص٢٨١.

......یعنی مسائل۔

......بہت سے۔

......شریعت اسلامیہ۔

......پ٣، البقرۃ: ٢٦٧.

اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا (عزوجل) کے بندے وہ ہیں جو اتباعِ شریعت (1) کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکاۃ دیتے ہیں انھیں بھی ادا کریں گے، واللہ ھو الموفق۔

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (2)

اللہ (عزوجل) نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا، اُس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ، ولیکن اللہ (عزوجل) اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلّط فرما دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ (عزوجل) نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ (عزوجل) و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لیے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں، اسے لو اور جس چیز سے منع کریں، اُس سے باز رہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، بیشک اللہ (عزوجل) سخت عذاب والا ہے۔

احادیث

حدیث ۱: ابوداود معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمایا کہ ''ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری۔'' یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (3)

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں''۔ (4)

......اسلامی احکام پر عمل کرنے، شریعت کی پیروی۔

......پ۲۸، الحشر: ۶، ۷ .

......"سنن أبي داود"، كتاب الخراج... إلخ، باب في اخذا الجزية، الحديث: ۳۰۳۸، ج۳، ص۲۲۵ .

......"المسند"، للإمام أحمد، مسند عبدالله بن العباس، الحديث: ۱۹۴۹، ج۱، ص۴۷۹ .

حدیث ۳: ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں، وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں، نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً(1) لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے۔) ارشاد فرمایا کہ ''اگر تمھارے حقوق خوشی سے نہ دیں، تو جبراً وصول کرو۔''(2)

حدیث ۴: امام مالک اسلم سے راوی، کہ امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا، سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی اُن کے ذمہ تھی۔(3)

مسائل فقہیّہ

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہوسکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہوجائے وہ ہے۔ دوسری یہ کہ مُلک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک(4) بدستور چھوڑ دیے گئے ان پر سلطنت(5) کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائیگا اس میں اُن کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس ۴۸ درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم۔ متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم۔ اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں دوسری صورت میں آسانی ہے۔ مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص نادار ہو یا دوسو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دوسو سے دس ۱۰ ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔(6) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱: فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں(7) نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ

......زبردستی۔

......"جامع الترمذي"، كتاب السير، باب ماجاء ما يحل من اموال اهل الذمة، الحديث: ۱۵۹۵، ج۳، ص۲۱۶.

......"الموطأ"، لإمام مالك، كتاب الزكاة، باب جزية أهل الكتاب والمجوس، الحديث: ۶۲۹، ج۱، ص۲۵۷.

......جائیداد، مکانات وغیرہ۔ ......یعنی اسلامی حکومت۔

......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الجهاد، فصل في الجزية، ج۶، ص۳۰۵، ۳۰۶.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، ج۲، ص۲۴۴.

......یعنی درست ہو۔

رہتا ہوا ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو نہ اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط۔ ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائیگا اُس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اُس وقت کوئی عذر ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ عذر اثنائے سال (2) میں جاتا رہا اور سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔ (3) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مرتد سے جزیہ نہ لیا جائے اسلام لائے فبہا (4) ورنہ قتل کر دیا جائے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۴: بچہ اور عورت اور غلام و مکاتب و مدبر، پاگل، بوہرے، لنجھے (6)، بیدست وپا (7)، اپاہج (8)، فالج کی بیماری والے، بوڑھے عاجز، اندھے، فقیر ناکارہ، پوجاری (9) جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہو ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں۔ (10) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔ (11) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا، مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔ (12) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اثنائے سال میں یا سالِ تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگرچہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو۲ برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ نہ لیا اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال گذشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یوہیں مرجانے، اندھے ہونے، اپاہج ہو جانے، فقیر ہو جانے، لنجھے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں

......"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣٠٦.

......سال کے دوران۔

......"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب الثامن فی الجزية، ج ٢، ص٢٤٦.

و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج ٦، ص٣٠٧، ٣٠٨.

......تو صحیح، ٹھیک۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣٠٩.

......ہاتھ پاؤں سے معذور۔ ......جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہو۔

......چلنے پھرنے سے معذور۔ ......مندر کا مجاور۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزية، ج٦، ص٣١٠.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب الثامن فی الجزية، ج ٢، ص ٢٤٥.

......المرجع السابق. ......المرجع السابق. ص٢٤٥، ٢٤٦.

جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ (1) (درمختار)

مسئلہ ۸: نوکر یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھا لے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اوس کے ہاتھ میں دیدے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔ (2) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: جزیہ وخراج مصالح عامۂ مسلمین میں صرف کیے جائیں (3) مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اوس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد وحوض وسرا (4) بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام ومؤذن پر خرچ کریں اور علما وطلبہ اور قاضیوں اور اون کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کے کھانے کے لیے دیں۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے (6) اور بت خانے اور آتش کدہ (7) نہیں بنا سکتے اور پہلے کے جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے۔ اگر لڑ کر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو بدستور عبادت خانے رہیں گے۔ اگر ان کے عبادت خانے منہدم (8) ہو گئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے تھے ویسے ہی اوسی جگہ بنا سکتے ہیں نہ بڑھا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ اون کے بدلے میں بنا سکتے نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنا سکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بادشاہ اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کر دیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور پیشتر سے اب کچھ زیادہ کر دیا ہو تو ڈھا دینگے۔ (9) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: ذمی کافر مسلمانوں سے وضع قطع (10) لباس وغیرہ ہر بات میں ممتاز (11) رکھا جائیگا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہو گا وہ ذمی نہ پہنے۔ اوس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار بنانے کی اوسے اجازت نہیں بلکہ اوسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دینگے۔ زنار (12) وغیرہ جو اوس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انھیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کو دھوکا نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے۔ ریشم کی زنار نہ باندھے۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة، ج٦،ص ٣١٢.

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر،الباب الثامن فی الجزیة ، ج ٢،ص ٣٤٦.وغیره

......عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کئے جائیں۔ ......مسافر خانہ۔

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد،فصل فی الجزیة،مطلب: فی مصارف بیت المال،ج٦،ص٣٣٦،٣٣٧.

......عیسائیوں کے عبادت خانہ۔ ......مجوسیوں کا عبادت خانہ۔ ......گر گئے۔

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، فصل فی الجزیة، مطلب: فی أحکام الکنائس...إلخ،ص٣١٤۔٣٢٠.

......شکل وصورت، چال ڈھال۔ ......جداگانہ، منفرد۔

......وہ دھاگہ یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں جبکہ عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

لباس فاخرہ (1) جو علما وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے۔ مسلمان کھڑا ہو تو وہ اُس وقت نہ بیٹھے۔ اُن کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کہیں سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اُس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔ (2) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود اون کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جبکہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس و وضع قطع میں کفار سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید (3) میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گچھا (4) مونچھیں بڑی بڑی یا بیچ میں ذرا سی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر رکھیں تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب ناپسند، کپڑے جوتے ہوں تو نصرانیوں کے سے، کھانا کھائیں تو اون کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہوئے (5) تو گھر لوٹ کر نہ آئے بلکہ مشرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی ٹوپی ہندو کے نام کی، ہندو جو کہیں اوس پر دل و جان سے حاضر اگرچہ اسلام کے احکام پسِ پشت ہوں (6) اگر وہ کہے اور جب وہ کہے روزہ رکھنے کو طیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا نہ شرم نہ عار، وہ کہے تو دن بھر بازار بند خرید و فروخت حرام اور خدا فرماتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید و فروخت چھوڑ دو (7) اس کی طرف اصلاً التفات نہیں (8) غرض مسلمانوں کی جو ابتر حالت (9) ہے، اس کا کہاں تک رونا رویا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منفعلہ (10) اتنی قوی ہے اور قوت فاعلہ (11) زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کرینگے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

......عمدہ لباس۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، فصل فى الجزية، ج ٦، ص ٣٢٠-٣٢٤

و" الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن فى الجزية، فصل، ج ٢، ص ٣٥٠.

......عیسائیوں کے پیچھے چلنے یعنی اُن کے طریقوں کو اپنانے۔ ......گُچھا۔

......برگشتہ ہوئے، اکتائے۔ ......چھوڑ دیے ہوں۔

......اذانِ جمعہ کے شروع سے ختمِ نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲ حصہ ۱۱، ص ۷۲۳)

......توجہ نہیں۔ ......بہت بری حالت۔

......کسی بات سے متاثر ہونے کی صلاحیت۔ ......کسی بات میں اثر ڈالنے کی قوت۔

مسئلہ ۱۲: نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچا دے تو نہ لیجائے اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت اور وہ آتا ہو تو اُس کے لیے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اُس کے لیے تنگ راستہ چھوڑے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کافر سنکھ (3) یا ناقوس (4) بجانا چاہیں تو مسلمان نہ بجانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بجائیں۔ یوہیں اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالیں تو روک دیں اور کفر و شرک کی بات علانیہ بکنے سے بھی روکے جائیں یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گڑھی ہوئی تورات و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مطلقاً روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں۔ (5) (عالمگیری) جب تورات و انجیل کے لیے یہ احکام ہیں تو رامائن (6)، وید (7) وغیرہا خرافاتِ ہنود (8) کہ مجموعہ شرک ہیں ان کے لیے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی جگہوں سے دور بھاگیں نہ یہ کہ عیسائیوں اور آریوں (9) کے لکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بیحرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا و رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر نہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ حیا رکھتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ ۱۵: شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائیگا اگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے اور نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے سرکہ بنانے کے لیے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دینگے ورنہ شراب بہادینگے اور اُسے سزا دینگے اور قید کرینگے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ نہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہیے تو اسے شہر سے نکالدیں اور کہہ دیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔ (10) (عالمگیری)

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ٢، ص ٣٥٠.

......المرجع السابق.

......ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔

......سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ٢، ص ٣٥٠.

......ایک رزمیہ نظم جس میں رام چندر کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔

......ہندوؤں کی مقدس کتاب کا نام۔

......ہندوؤں کی بکواسات، من گھڑت کتابیں۔

......آریا مذہب کے اعتقاد و طریقے پر چلنے والی ہندو جماعت۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب الثامن في الجزية، فصل، ج ٢، ص ٢٥١.

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِۚ وَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝۲۱۷ ﴾ (1)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اسکے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۝۵۴ ﴾ (2)

”اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ (عزوجل) ایک ایسی قوم لائیگا جو اللہ (عزوجل) کو محبوب ہو گی اور وہ اللہ (عزوجل) کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہو گی وہ لوگ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرینگے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ (عزوجل) وسعت والا، علم والا ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْؕ ﴾ (3)

”تم فرمادو! کیا اللہ (عزوجل) اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے“۔

---

(1) ……پ۲، البقرہ: ۲۱۷.

(2) ……پ۶، المائدہ: ۵۴.

(3) ……پ۱۰، التوبۃ: ۶۵، ۶۶.

احادیث

حدیث ۱: امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کبھی اللہ تعالٰی کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے اسکے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے، کہ ''مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے، اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔''(1)

حدیث ۲و۳: صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ (عزوجل) کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں، مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے۔'' اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔ (2)

حدیث ۴: صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں زندیق (3) پیش کیے گئے انھوں نے ان کو جلا دیا۔ جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو۔'' اور میں انھیں قتل کرتا، اس لیے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے دین کو بدل دے، اُسے قتل کر ڈالو۔''(4)

مسئلہ ۱: کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات (5) میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے (6)۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسا نہ

......''الصحیح البخاری''، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ٦٤٧٧،٦٤٧٨، ج٤، ص ٢٤١.

و''صحیح مسلم''، کتاب الزھد... إلخ، باب التکلم بالکلمة یھوی... إلخ، الحدیث: ٥٠،٤٩_٢٩٨٨، ص ١٥٩٥.

......''صحیح البخاري''، کتاب الدیات، باب قول اللّٰہ تعالیٰ ﴿ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ﴾... إلخ، الحدیث: ٦٨٧٨، ج ٤، ص ٣٦١.

......وہ شخص جو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا قائل نہ ہو۔

......''صحیح البخاري''، کتاب استتابة المرتدین... إلخ، الحدیث: ٦٩٢٢، ج ٤، ص ٣٧٨.

......تاک، داؤں۔

......''سنن الترمذی''، کتاب الرضاع، باب ماجاء کراھیة.. الخ، الحدیث ١١٧٥، ج٢، ص ٣٩١.

چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لَوٹ پَوٹ ہوتا رہتا ہے (1) ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے (2) اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. (3)

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (4)

مسئلہ۲: جو بطور تمسخر اور ٹھٹے (5) کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ۳: کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی (7)۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔ (8) (ردالمحتار وغیرہ) آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمانے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ''ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا'' یہ بھی غلط ہے قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا

......یعنی بدلتا رہتا ہے۔

......''المسند''، للامام احمدبن حنبل، مسندالکوفیین، حدیث أبی موسی الأشعری، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج۷، ص۱٤٦.

......''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم ...الخ، ج٦، ص۳٥٤.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔

......''الدرالمختار''، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج٦، ص۳٤٤.

......ہنسی مذاق کے طور پر۔

......''الدرالمختار''، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج٦، ص۳٤۳.

......یعنی اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔

......''ردالمحتار''، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم دین مسلم، ج٦، ص۳٥٤. وغیرہ.

اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کروگے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علما نے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علما ہی جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلوتہی (1) اور اعراض (2) کے کیا معنی۔

مسئلہ ۴: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی (3) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔ (4)

مسئلہ ۵: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔ (5)

مسئلہ ۶: مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: عقل۔ ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ اختیار مجبوری اور اکراہ (6) کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید (7) کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو ”اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ“. (8)

مسئلہ ۷: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہہ بیان

......کنارہ کشی۔ ......روگردانی۔ ......کی ہوئی بات پر اَڑا رہا۔

......”ردالمحتار“، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: الأسلام یکون بالفصل...إلخ، ج٦، ص٣٥٣.

......”الفتاوی الهندیة“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج٢، ص٢٨٣.

......یعنی اکراہِ شرعی ہے۔ ......بہت سخت مارنا۔

......”الفتاوی الهندیة“، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج٢، ص٢٥٣۔٢٧٦.

کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔(1) یوہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔(2) (درمختار) مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا(3) تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت(4) تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع(5) کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں، واللہ الموفق۔

مسئلہ ۸: کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اُس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمۂ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمۂ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوئر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔(6) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کرینگے بلکہ قید کرینگے یہاں تک کہ توبہ کرے اور

......اسلام پیش کرے، اسلام کی رغبت دلائے۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج ٦، ص ٣٤٦، ٣٤٨.

......مزاحمت نہ کی گئی۔ ......دانشمندی کا تقاضا۔ ......ختم۔

......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی ان الکفار خمسة اصناف... إلخ، ج ٦، ص ٣٤٩.

مسلمان ہوجائے۔(1) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مرتد اگر ارتداد(2) سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اُس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔(3)

مسئلہ ۱۱: مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے اگرچہ گواہان عادل سے اسکا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہٰذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت(4) ہوجائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کرچکا تھا بیکار ہوگیا۔(5) (درمختار، بحرالرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی(6) تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنے بیان کرکے اپنی نبوّت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرتِ سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی شانِ پاک میں سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ(7) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں کلماتِ دشنام(8) استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول(9) کرکے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش! اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی ان شاءاللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اُس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ ۱۲: زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہوگئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کرچکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہوگئی مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحبِ استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔(10) (درمختار)

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٤.

......مرتد ہونے سے۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦.

......ضائع۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٧٦.
و"بحرالرائق"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج٦، ص٢١٣.

......فضول جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔ ......وہابیوں کے پیشوایان۔

......نازیبا کلمات۔ ......ایسی تاویل جو نا قابل قبول ہو۔

......"الدرالمختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٨٣-٣٨٥.

مسئلہ ۱۳: اگر کفر قطعی (1) ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کرسکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت (2) زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین (3) کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۱۴: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہوگیا تو عدت گزار کر نکاح کرسکتی ہے خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: عورت مرتد ہوگئی پھر اسلام لائی تو شوہرِ اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتوی ہے۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ (7) سے نہ کنیز (8) سے۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بِسْمِ اللّٰہ کرکے ذبح کرے۔ یوہیں کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگرچہ چھوڑنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہہ لی ہو۔ (10) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہوسکتا اور زمانہ ارتدار میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔ (11) (درمختار، ردالمحتار)

......یقینی۔ ......یعنی ہمبستری، مجامعت۔ ......علمِ کلام کے ماہرین۔

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٧٧.

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: لو تاب المرتد ...إلخ، ج٦، ص٣٨٦.

......"الدرالمختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص ٣٨٧.

......آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ ......لونڈی۔

......"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب التاسع فی أحكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٥.

......المرجع السابق، ص٢٥٥.

......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: جملة من لا يقتل...إلخ، ج٦، ص٣٨١.

مسئلہ ۱۹: ارتداد سے مِلک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک واموال (1) تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانۂ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان دیون (2) کو ادا کرینگے جو زمانۂ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانۂ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانۂ ارتداد کے دیون ادا کرینگے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔ (3) (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۰: عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ (4) (تبیین)

مسئلہ ۲۱: مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دیدیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی (5) تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دَین واجب الادا ہو گئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وصیّت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ (6) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۲: مرتد ہبہ قبول کر سکتا ہے۔ کنیز (7) کو ام ولد کر سکتا ہے، یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانۂ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے، لہٰذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائیگی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ (9) کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیع وغیرہ کر کے اِنتقالِ مِلک کر چکے (10) اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ (11) (عالمگیری)

......مال وجائداد۔ ......قرضے۔

......"الهداية"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، الجزء الثاني، ص۴۰۷، وغيرها.

......"تبيين الحقائق"، كتاب السير، باب المرتدين، ج۴، ص۱۷۷.

......وہ قرضے جن کی ادئیگی کا وقت مقرر ہو۔

......"فتح القدير"، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج۵، ص۳۱۶.

......لونڈی۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج۲، ص۲۵۵.

......میت کے وارثین۔ ......یعنی دوسروں کی ملکیت میں دے چکے۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في احكام المرتدين، ج۲، ص۲۵۵.

تنبیہ: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود ادّعائے اسلام (1) کلماتِ کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان حصّہ اول میں گزرا۔ یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں (2) بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ ۲۴: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت (4) کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی (7) سے یہ کہنا کہ خدا تمھاری زبان کا مقابلہ کرہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ (8) (خلاصۃ الفتاویٰ)۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

......اسلام کا دعویٰ کرنے والے، یعنی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود۔ ......یعنی بولتے ہیں۔

......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۵۷.

......نافرمانی۔

......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۵۷.

......المرجع السابق، ص۲۵۸.

......گستاخ، بہت زیادہ بکواس کرنے والا۔

......"خلاصۃ الفتاوی"، کتاب الفاظ الکفر، ج٤، ص۳۸٤.

مسئلہ ۲۷: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔ (1) (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروانہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اُس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کرسکتا ہے اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزخ میں ڈالدے۔ یا کہا خدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ (4) (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا: ''**كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا**'' (5) محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ ۳۱: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا (6) کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (7) (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کررہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔ (8) (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں، کہ لَآ اِلٰـهَ

......"الفتاوى الخانية"، كتاب السير، باب مايكون كفرا... إلخ، ج٢، ص٤٧٠.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٠، ٢٦٢.

......المرجع السابق، ص٢٦١. ......المرجع السابق، ص٢٦٢.

......"شعب الايمان"، باب فى الحث على ترك الغل والحسد، الحديث ٦٦١٢، ج٥، ص٢٦٧.

......یعنی بگاڑنا۔

......"البحرالرائق"، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ج٥، ص٢٠٣.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى أحكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٣.

پڑھتا ہے یہ بہت قبیح (1) ہے کہ یہ نفیِ محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ ۳۳: انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش (2) و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔ (3)

مسئلہ ۳۴: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک (4) کو تحقیر (5) سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت (6) کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔ (7)

مسئلہ ۳۵: اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف (8) میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنے میں ہے۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (10) کی شان پاک میں سب وشتم کرنا (11)، تبرا کہنا (12) یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت وخلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ (13) (عالمگیری وغیرہ) حضرت امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

......بُرا۔

......شرمناک باتیں، ایسی باتیں جو بے حیائی پر مبنی ہو۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲٦۳.

......مقدّس بال۔

......بے ادبی، توہین، حقارت۔

......توہین کرنا۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲٦۳.

......یعنی عام بول چال۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲٦۳.

......یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

......لعن طعن کرنا۔

......یعنی اظہار بیزاری کرنا۔

......"الفتاوی الهندیة"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲٦٤، وغیرہ.

مسئلہ ۳۷: دشمن ومبغوض (1) کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت (2) آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبریئل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔ (3)

مسئلہ ۳۸: قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن (4) کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴾ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلاّ صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف وتبدیل (5) بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود (6) ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھونگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى ﴾ (7)

مسئلہ ۳۹: مزامیر (8) کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ گراموفون میں قرآن سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں بلکہ رکاڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لہوولعب (9) کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔ (10)

مسئلہ ۴۰: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔ (11)

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا

......ناپسندیدہ شخص، جس سے بغض ہو۔ ......موت کا فرشتہ، عزرائیل علیہ السلام۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٦.

......ہنسی مذاق۔ ......اصل لفظ یا معنی میں جان بوجھ کر تبدیلی کرنا۔ ......قصد وارادہ۔

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٦.

......گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ۔

......عیش ونشاط، کھیل کود وغیرہ

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٧.

......"الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج٢، ص٢٦٨.

انکار معلوم ہوتا ہے۔ (1)

مسئلہ ۴۲: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک وتحقیر (3) ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ ۴۴: علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دِین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں (4) پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (5) (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالمِ دِین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ ۴۵: کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت ''بِسمِ اللّٰہ'' کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ''لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ'' دوسرے نے کہا لَاحَول کا کیا کام ہے یا لَاحَول کو میں کیا کروں یا لَاحَول روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یوہیں سُبحَانَ اللّٰہ اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب (8) میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اسطرح بکنا کفر ہے۔ (9)

مسئلہ ۴۸: مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم وتلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔ یوہیں کسی کی عورت کو

......''الفتاوی الھندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۶۸.

......المرجع السابق، ص۲۶۹.

......بے حرمتی۔

......ہنسی مذاق کے طور پر مسائل پوچھیں۔

......''الفتاوی الھندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۷۰.

......المرجع السابق، ص۲۷۲.

......المرجع السابق، ص۲۷۳.

......مصیبتیں، پریشانیاں۔

......''الفتاوی الھندیة''، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج۲، ص۲۷۵.

کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا، تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے، یہ کہنے والا کافر ہوگیا۔ (1) (خانیہ)

مسئلہ ۴۹: ہولی (2) اور دیوالی (3) پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا (4) اور جنم اشٹمی (5) اور رام نومی (6) وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔ (7) (بحر الرائق)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حمیت (8) اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط (9) رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو! ورنہ شیطان گمراہ کردیگا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے (10) کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

اے اللہ! (عزوجل) تُو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تُو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تُو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وَصَلَّے اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

۱۲۔ ماہ مبارک رمضان الخیر ۱۳۴۸ھ

...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب السیر، باب مایکون کفرا... إلخ، ج۲، ص٤٦٦.

...... ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسمِ بہار میں منایا جاتا ہے۔

...... ہندوؤں کے تہوار جس میں وہ لکشمی (ایک بت کا نام) کی پوجا کرتے اور خوب روشنی کرتے ہیں۔

...... ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

...... ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی منائی جاتی ہے۔ کرشن ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تیسرا دیوتا ہے جسے مہادیو بھی کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس کا کام مخلوق کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔

...... ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم کے دن خوشی کے طور پر مناتے ہیں۔

...... "البحر الرائق"، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج٥، ص٢٠٨.

...... دینی جوش و جذبہ۔ ...... میل جول۔ ...... یعنی افسوس کرنے۔